مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	05:12
طلوع آفتاب	06:25
زوال آفتاب	12:34
غروب آفتاب	06:42

آج کی حدیث

حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ میں) میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ سوکھی روٹی اور سرکہ ہے، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" لے آؤ، وہ گھر سالن سے خالی نہیں ہے جس میں سرکہ ہے۔" (ترمذی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 258, Thursday- 17 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۵۸ ❁ جمعرات، ۱۷ستمبر، ۲۰۲۶، ۵ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴روپیے، صفحات:۸

سعودی عرب اور دیگر مسلم ممالک کی

حوثی ملیشیا کی جانب سے مکہ پر حملے کی کوشش کی شدید مذمت

عرب نیوز کے مطابق مملکت نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مقدس شہر پر یہ 'بزدلانہ' اور 'دہشت گردانہ حملہ' حوثی ملیشیا کی ان کارروائیوں کا تسلسل ہے جن کا مقصد مقدس مقامات کو نشانہ بنانا اور اُن کی حُرمت کو پامال کرنا ہے۔ سعودی وزارتِ خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ 'حوثی ملیشیا کا یہ عمل دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔' وزارت کے مطابق 27 جولائی 2017 کی پہلی کوشش کے بعد مکہ کو نشانہ بنانے کی یہ دوسری کوشش کی گئی ہے۔ مملکت نے سعودی رائل ایئر ڈیفنس فورسز کی چابک دستی اور بروقت کارروائی کو سراہا جس نے ڈرون کو مکہ کی ممنوعہ فضائی حدود میں داخل ہونے سے پہلے ہی فضا میں تباہ کر دیا۔ سعودی عرب نے عالمی برادری سے ایک بار پھر مطالبہ کیا کہ وہ ان شدید حملوں کی مذمت کرے اور مقدس مقامات، مملکت کے شہری اور معاشی اثاثوں پر حوثی ملیشیا کی جارحیت اور بحری جہاز رانی کی آزادی کے لیے پیدا ہونے والے خطرات کے خلاف سخت موقف اختیار کرے۔ مملکت نے حرمین شریفین، زائرین اور سعودی عرب کی سرزمین، شہریوں اور مقیم افراد کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے کے اپنے قانونی و آئینی حق کا بھی اعادہ کیا۔ خطے کے دیگر مسلم ممالک اور تنظیموں نے بھی ان حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے سعودی عرب کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) نے سعودی عرب بالخصوص 'مکہ اور مدینہ کے خطوں' پر حوثی حملوں کی سخت

مذمت کی ہے۔ او آئی سی نے ایک بیان میں کہا کہ 'یہ حملے بے گناہ شہریوں میں خوف و ہراس پھیلاتے ہیں، مقدس مقامات اور مساجد کی حرمت کو پامال کرتے ہیں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے ہیں۔' او آئی سی کا مزید کہنا تھا کہ 'حوثی دہشت گرد ملیشیا کی جانب سے مقدس مقامات، مساجد اور شہری انفراسٹرکچر پر کیے جانے والے یہ افعال دہشت گردی کے زُمرے میں آتے ہیں جو اسلامی اقدار، بین الاقوامی قوانین، اصولوں اور قواعد کے بالکل منافی ہیں۔' رابطہ عالم اسلامی نے بھی ان حملوں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں 'پاکیزہ دین کی اقدار اور بنیادی انسانی اصولوں کی کھلی خلاف ورزی' قرار دیا۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل شیخ ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ نے کہا کہ حوثی ملیشیا کے اقدامات 'مسلمانوں کی جانوں اور ان کے مقدس مقامات کو خطرے میں ڈال کر خدا کی مقرر کردہ حُرمتوں کی پامالی کر رہے ہیں۔' عرب لیگ کے سیکریٹری جنرل نبیل فہمی نے حوثیوں کی جانب سے مکہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کی مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا کہ 'ملیشیا کی جانب سے مسلسل کشیدگی میں اضافہ خطے میں تناؤ کو بڑھا رہا ہے۔' انہوں نے 'مملکت کے ساتھ مکمل یکجہتی' اور سعودی سرزمین و سلامتی کے تحفظ کے لیے اٹھائے گئے تمام اقدامات کی مکمل حمایت کا اعادہ کیا۔ قطر کی وزارتِ خارجہ نے حملے کی اس کوشش کو 'قابل مذمت جارحانہ اقدام' اور 'حدود سے سنگین تجاوز' قرار دیتے ہوئے سعودی عرب کے ساتھ اپنی یکجہتی کا اعادہ کیا۔ کویت اور اردن نے بھی حملے کی اس کوشش کی مذمت کی اور سعودی عرب کی سلامتی اور مقدس مقامات کی حرمت کے تحفظ کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی مکمل حمایت اور یکجہتی کا اظہار کیا۔ مصر اور بحرین نے بھی مکہ کو نشانہ بنانے کی حوثیوں کی کوشش کی مذمت کرتے ہوئے ایسے تمام اقدامات کو مسترد کر دیا جو سعودی عرب کی سلامتی کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ بحرین نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے حوثی حملوں کے خلاف سخت موقف اختیار کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے اس حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے سعودی عرب کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے لیے پاکستان کی غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کیا۔ بدھ کو سماجی رابطے کے پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں وزیر اعظم شہباز شریف نے حملے کی اس کوشش کو 'بزدلانہ اور مجرمانہ فعل' قرار دیا اور مملکت کے ساتھ پاکستان کی مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مکالمہ اور سفارت کاری ہی امن کا واحد پائیدار راستہ ہے جبکہ انہوں نے سعودی عرب کی سلامتی اور علاقائی کشیدگی کو کم کرنے کی کوششوں میں پاکستان کے تعاون کے عزم کو دہرایا۔

حوثی ڈرون کو مکہ کی فضائی حدود میں داخل ہونے سے پہلے تباہ کردیا: سعودی عرب

یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے کشیدگی میں بڑے اضافے کے دوران سعودی فضائی دفاعی نظام نے مکہ مکرمہ کی فضائی حدود میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے ایک ڈرون کو تباہ کر دیا۔

اس ڈرون کو منگل کو سعودی وقت کے مطابق شام چھ بجکر 50 منٹ پر مکہ کے جنوب میں انٹرسیپٹ کیا گیا۔ مکہ مکرمہ وہ مقدس شہر ہے جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان آتے ہیں۔ عرب نیوز کے مطابق اتحادی فورسز کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے بدھ کی صبح ایک بیان میں کہا کہ یہ اقدام سرخ لکیر (ریڈ لائن) ہے۔ ضروری اور سخت اقدامات کرنے سے نہیں ہچکچائیں گے۔ مکہ اسلام کا مقدس ترین مقام ہے اور ایران کی حمایت یافتہ گروپ کے اس اقدام سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا امکان ہے۔ ترجمان کا کہنا ہے یہ کوشش دہشت گرد حوثی ملیشیا کی خلاف ورزیوں کے ریکارڈ میں ایک سیاہ دھبہ رہے گی۔ اسے لاکھوں مسلمانوں کے جذبات بھڑکانے کی ایک دانستہ کارروائی سمجھا جا رہا ہے۔ اس اقدام کو صرف ایک شرمناک عمل قرار دیا جا سکتا ہے۔ وحی کے مرکز کو نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی یہ وہ مقام ہے جو دنیا بھر کے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کو اپنی جانب کھینچتا ہے۔ اس سے حرمین شریفین کے مہمانوں، شہریوں اور مقیمین کو خوفزدہ کرنے اور نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ عرب نیوز کے مطابق اس گروپ کی جانب سے مقدس شہر کے اطراف داغے گئے میزائل کو مار گرائے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اتحادی فورسز کے مطابق 2017 میں بھی سعودی فضائی دفاعی نظام نے حوثی ملیشیا کی جانب سے مکہ کی سمت داغے جانے والے ایک بیلسٹک میزائل کو انٹرسیپٹ کیا تھا۔ یہ میزائل طائف کے علاقے الوصلیہ کے اوپر مار گرایا گیا تھا۔ اس واقعے میں کسی نقصان یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی تھی۔ ایران کے حمایت یافتہ اس گروپ نے پیر کو خمیس مشیط، ابھا اور طائف کے شہری علاقوں کو بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے نشانہ بنایا تھا۔ ان حملوں میں 13 شہری زخمی ہوئے جبکہ سات مکانات اور دو گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ گزشتہ ہفتے سعودی عرب کے مختلف علاقوں میں حوثی ملیشیا کے حملوں میں خواتین اور بچوں سمیت 70 افراد زخمی ہوئے تھے۔ مملکت نے جمعہ کو ریاض اور مدینہ کے علاقوں کو متعدد ڈرون حملوں سے نشانہ بنائے جانے کے بعد ایسٹ ویسٹ پائپ لائن کو عارضی طور پر بند کر دیا تھا۔

یو پی آئی چارج کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچا، ایم ڈی آر کے خلاف عرضی دائر

عرضی میں آر بی آئی، این پی سی آئی اور یو پی آئی سے وابستہ اداروں کو فریق بنایا گیا ہے۔

سپریم کورٹ میں یو پی آئی چارج کے خلاف ایک عرضی دائر کی گئی ہے۔ اس عرضی میں مرکزی حکومت کی وزارت خزانہ کی جانب سے 14 اور 15 ستمبر کو جاری کیے گئے ان گزٹ نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، جن میں 2000 روپے سے زیادہ کے کمرشیل یو پی آئی لین دین پر چارج لگانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ عرضی وکیل انجن دتہ نے اس بنیاد پر دائر کی ہے کہ حال ہی میں اعلان کیے گئے چارج کا اثر بالآخر عام شہریوں پر پڑے گا۔ یہ عرضی مرکزی حکومت، آر بی آئی، نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) اور یو پی آئی کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ عرضی گزار نے دلیل دی کہ اگرچہ ان چارجز کو معمولی اور یو پی آئی پلیٹ فارم کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری بتایا جا رہا ہے، لیکن فیس براہ راست پلیٹ فارم یا تاجر پر عائد کی جائے تب بھی اس کا اثر عام لوگوں پر پڑ سکتا ہے۔ عرضی گزار نے یہ بھی کہا کہ یو پی آئی لین دین پر چارج لگانے سے نقد ادائیگی کو فروغ مل سکتا ہے۔ اس سے مشکلات بڑھ سکتی ہیں۔ عرضی میں مرکزی حکومت، ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی)، نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) اور یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) سے وابستہ اداروں کو فریق بنایا گیا ہے۔ عرضی گزار نے سپریم کورٹ سے وزارت خزانہ کی

جانب سے جاری دونوں نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ ملک میں 15 اکتوبر سے ڈیجیٹل پیمنٹ سے متعلق ایک بڑی تبدیلی ہونے جا رہی ہے۔ نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) نے منگل (15 ستمبر) کو اعلان کیا کہ 15 اکتوبر سے حکومت چنندہ پرسن ٹو مرچنٹ (پی 2 ایم) یو پی آئی لین دین پر مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) نافذ کرے گی۔ اس پالیسی کے تحت تاجروں کو 2000 روپے سے زیادہ کے لین دین پر 0.4 فیصد فیس ادا کرنی ہوگی، جبکہ 75000 روپے یا اس سے زیادہ کی ادائیگی پر 300 روپے کی حد مقرر کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مرکزی حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ نیا ضابطہ ہندوستان کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے کی سمت میں ایک اہم کڑی ہے۔ غیر ملکی سرزمین پر اپنی شناخت بنا رہی یو پی آئی کے لیے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ وہ مالی طور پر خود کفیل بنے۔ اس نئے نظام سے یو پی آئی نہ صرف زیادہ محفوظ ہوگا بلکہ سائبر خطرات سے نمٹنے کے لیے نئی ٹیکنالوجیز میں سرمایہ کاری بھی کر سکے گا۔

شاملی کے آیوش ملک نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا

الہ آباد ہائی کورٹ نے آیوش ملک کی شخصی آزادی بحال کرتے ہوئے کہا کہ وہ بالغ ہیں اور اپنی زندگی سے متعلق فیصلے خود کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں

لکھنؤ/شاملی: الہ آباد ہائی کورٹ نے شاملی کے دوا تاجر کے بیٹے آیوش ملک کی شخصی آزادی بحال کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ بالغ ہیں اور اپنی زندگی سے متعلق فیصلے خود کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بی بی سی ہندی پر شائع رپورٹ کے مطابق، عدالت نے یہ فیصلہ آیوش ملک کی جانب سے دائر کی گئی درخواست (ہیبیس کارپس) پر سماعت کے دوران دیا۔ رپورٹ کے مطابق، جسٹس سندیپ جین نے کہا کہ ایک بالغ شخص کو اپنے ضمیر اور مرضی کے مطابق مذہب اختیار کرنے اور اپنی پسند کے شریکِ حیات کا انتخاب کرنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ عدالت نے آیوش کی شخصی آزادی پر پابندی جاری رکھنے کے لیے کوئی قانونی بنیاد نہ ہونے کی بات بھی کہی۔ رپورٹ کے مطابق، عدالت کے سامنے آیوش ملک نے بیان دیا کہ انہوں نے 2014 میں اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا تھا اور اپنا نام محمد علی رکھا تھا۔ ان کے مطابق مذہب تبدیل کرنے کے فیصلے میں کسی قسم کا دباؤ، دھمکی، ناجائز اثر و رسوخ یا لالچ شامل نہیں تھا۔ انہوں نے چاندنی قریشی سے شادی کرنے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ عدالت نے قرار دیا کہ آیوش بالغ ہیں اور انہیں اپنی پسند کی جگہ پر، اپنی مرضی سے منتخب شخص کے ساتھ رہنے، اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے اور ازدواجی زندگی سے متعلق قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کی آزادی حاصل

ہے۔ خیال ہے کہ یہ معاملہ جون 2026 میں اس وقت سامنے آیا تھا جب آیوش کے والد دیوراج ملک کی شکایت پر شاملی پولیس نے مبینہ طور پر سازش کے تحت مذہب تبدیل کرانے کے الزام میں مقدمہ درج کیا۔ پولیس نے آیوش کی اہلیہ چاندنی قریشی، ان کے والد اسلام قریشی سمیت 9 نامزد افراد اور ایک نامعلوم شخص کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔ ایک عالم دین کو بھی ملزم بنایا گیا تھا۔ چاندنی قریشی اور اسلام قریشی کو گرفتار کیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق دیوراج ملک نے الزام عائد کیا تھا کہ ان کے بیٹے کو جائیداد حاصل کرنے کے مقصد سے چاندنی قریشی کے ذریعے مبینہ طور پر پھنسایا گیا اور اس کا مذہب تبدیل کرایا گیا۔ تاہم آیوش ملک نے ان الزامات کی تردید کی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے نام کوئی جائیداد نہیں ہے اور انہوں نے اپنے والد سے کہا ہے کہ جائیداد اپنی بیٹیوں اور والدہ کے نام کر دیں۔

پاکستان میں 'اسمارٹ لاک ڈاؤن' کی تیاری، دفاتر میں ۴ر دن ہوگا کام!

حکومت جن متبادلات پر غور کر رہی ہے ان میں سرکاری اور پرائیویٹ دفاتر میں ہفتہ کے 4 دن کام کرنے کا نظام سرفہرست ہے

پٹرولیم ڈویژن کے ذریعہ جاری کردہ تازہ نوٹیفکیشن کے مطابق پاکستانی حکومت نے پٹرول کی قیمت میں 10.4 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل (ایچ ایس ڈی) میں 41.6 روپے فی لیٹر کا اضافہ کر دیا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں بڑھتی فوجی کشیدگی اور بین الاقوامی بازار میں خام تیل کی قیمتوں میں اچھال کے درمیان پاکستان پر سنگین توانائی کا بحران منڈلانے لگا ہے۔ تیل کی سپلائی متاثر ہونے کے خدشے کے پیش نظر پاکستانی حکومت اب ملک میں پٹرولیم کی کھپت کو کم کرنے کے لیے 'اسمارٹ لاک ڈاؤن' سمیت کئی سخت اقدامات پر غور کر رہی ہے۔ پٹرولیم ڈویژن کے ذریعہ جاری کردہ تازہ نوٹیفکیشن کے مطابق حکومت نے پٹرول کی قیمت میں 10.4 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل (ایچ ایس ڈی) میں 41.6 روپے فی لیٹر کا اضافہ کر دیا ہے۔ اس اضافے کے بعد پاکستان میں پٹرول کی قیمت 384.34 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 415.83 روپے فی لیٹر کی اب تک کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ پاکستان کے وزیر توانائی اویس لغاری اور مصدق ملک نے تسلیم کیا کہ بین الاقوامی بازار میں مسلسل بڑھتی ہوئی قیمت حکومت کی برداشت کی صلاحیت کا امتحان لے رہی ہیں۔ واضح رہے کہ ایندھن بچانے اور ٹرانسپورٹ کے شعبہ پر دباؤ کم کرنے کے لیے وزیر اعظم شہباز شریف نے اعلیٰ افسران کے ساتھ اعلیٰ سطحی میٹنگ کی ہے۔ حکومت جن متبادلات پر غور کر رہی ہے ان میں سرکاری اور پرائیویٹ دفاتر میں ہفتہ کے 4 دن کام کرنے کا نظام سرفہرست ہے۔ اس کے علاوہ ایندھن کی بچت کے لیے کاروباری اداروں اور بازاروں کو شام میں جلدی بند کرنا اور گھریلو وسائل سے بجلی کی پیداوار میں اضافہ بھی شامل ہے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے دوران عوام کو براہ راست راحت دینے کے لیے پاکستانی حکومت نے 'پرائم منسٹر فیول ریلیف اسکیم' کو وسعت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے تحت بائیک چلانے والوں کو ہر ہفتہ 5 لیٹر سبسڈی والا پٹرول ملے گا۔ کار مالکان کو ہر 10 دن میں 10 لیٹر رعایتی پٹرول ڈیزل دیا جائے گا۔ اسلام آباد میں کامیاب پائلٹ منصوبے کے بعد اب اس کو تمام صوبوں میں نافذ کیا جا رہا ہے۔ وزیر توانائی نے بتایا کہ ایندھن بحران کے باوجود ملک میں بجلی کی سپلائی متاثر نہیں ہونے دی جائے گی۔ اگست 2026 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان اپنی مجموعی بجلی کا 72 فیصد ہائیڈرو پاور، مقامی کوئلے، جوہری اور شمسی توانائی جیسے گھریلو وسائل سے پیدا کر رہا ہے۔

بھارت اور چین حریف نہیں، شراکت دار بنیں

وزیر اعظم مودی اور شی جن پنگ میں اہم اتفاق

نئی دہلی: بھارت میں چین کے سفیر شو فے ہونگ نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان نئی دہلی میں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر ہونے والی ملاقات میں اس بات پر اہم اتفاق رائے ہوا کہ بھارت اور چین کو ایک دوسرے کا حریف نہیں بلکہ شراکت دار سمجھتے ہوئے تعلقات کو آگے بڑھانا چاہیے۔ چینی سفیر کے مطابق دونوں رہنماؤں نے اتفاق کیا کہ بھارت اور چین کے درمیان موجود اختلافات اور تنازعات کو مناسب طریقے سے سنبھالا جائے اور سرحدی علاقوں میں امن و استحکام کو مشترکہ طور پر برقرار رکھا جائے۔ دونوں ممالک نے اقتصادی اور تجارتی معاملات میں ایک دوسرے کے تحفظات کو متوازن انداز میں حل کرنے اور باہمی تجارت کو مستحکم بنیادوں پر آگے بڑھانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ وزیر اعظم مودی نے ملاقات میں واضح کیا کہ سرحدی علاقوں میں امن دوطرفہ تعلقات کی مسلسل ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کو سرحد سے متعلق موجودہ معاہدوں اور مفاہمتوں کا احترام کرنا چاہیے اور اختلافات کو تنازعات میں تبدیل ہونے سے روکنا چاہیے۔ بھارت نے باہمی احترام، باہمی حساسیت اور باہمی مفاد کو تعلقات کی بنیاد قرار دیا۔ چینی سفیر نے کہا کہ مودی اور شی جن پنگ کی یہ گزشتہ تین برسوں میں تیسری ملاقات تھی اور دونوں رہنماؤں نے ترقی کو دونوں ممالک کے درمیان سب سے بڑا مشترکہ مفاد قرار دیا۔ ان کے مطابق دنیا کی دو بڑی آبادیوں اور گلوبل ساؤتھ کے اہم ممالک کی حیثیت سے بھارت اور چین کو دوستانہ روابط، باہمی فائدے پر مبنی تعاون اور عوامی سطح پر روابط کو مزید مضبوط کرنا چاہیے۔ دونوں جانب سے برکس میں ایک دوسرے کے کردار کی حمایت، گلوبل ساؤتھ کے درمیان تعاون بڑھانے اور عالمی معاملات میں رابطہ مضبوط کرنے پر بھی اتفاق کیا گیا۔

مختصر مگر اہم خبریں

حکومت ہند نے حوثی باغیوں کے حملے کی مذمت کی

نئی دہلی: حکومت ہند نے سعودی عرب کے شہر مکہ کے قریب حوثی باغیوں کے ڈرون حملوں کی سخت مذمت کی ہے۔ ہندوستان کا کہنا ہے کہ مکہ شہر دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے مکہ کے قریب پیش آنے والا واقعہ انتہائی تشویش ناک ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بدھ کو ایک بیان جاری کر کے ڈرون حملے کی مذمت کی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ خطے میں امن اور استحکام جلد بحال ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان، سعودی عرب کی خودمختار سرزمین پر حملے اور شہریوں کی زندگیوں اور بنیادی ڈھانچے کو خطرے میں ڈالنے والی کارروائیوں کی سخت مذمت کرتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایران کی حمایت یافتہ یمن کے حوثی باغیوں نے منگل کو سعودی عرب کے شہر مکہ کے جنوبی علاقے میں ڈرون حملے کیے تھے۔ ان حملوں کو سعودی عرب کے فضائی دفاعی نظام نے روک لیا اور انہیں فضا میں ہی تباہ کر دیا۔

بنگلورو: ۹۰ر سے زائد اسپتالوں کو کینسر کی مشتبہ جعلی دوائیں فراہم کرنے کا الزام، شخص گرفتار

بنگلورو میں ایک شخص کم قیمتوں پر ایکسپائر اور جعلی دوائیں اسپتالوں کو فروخت کر رہا تھا۔ اس نے ۹۰ سے زائد اسپتالوں کو کینسر جیسے امراض کی جعلی دوائیں فروخت کی ہیں، فی الحال اسے گرفتار کر لیا گیا ہے، مزید تفتیش جاری ہے۔ ۱۴ر ستمبر کو بنگلورو میں کرپا ہیلتھ کیئر کے مالک ویریش کمار جین کو ایک ایسے مبینہ جعلی ادویات کے ریکیٹ میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا، جس کے تحت ۹۰ر سے زائد اسپتالوں اور کلینکس کو کینسر اور دیگر اہم مشتبہ جعلی دوائیں سپلائی کی جا رہی تھیں۔ یہ پورا معاملہ اس وقت سامنے آیا جب حکام نے ۱۸ر اگست کو بڑادی میں ایک ٹھکانے پر چھاپہ مار کر تقریباً ۱ء۹۴ر کروڑ روپے مالیت کی مشتبہ جعلی ادویات کے ساتھ ساتھ جعلی لیبل، بل اور دیگر آلات ضبط کئے تھے۔ تحقیقات کاروں کا الزام ہے کہ کم قیمت یا ایکسپائر ہو چکی ادویات کو دوبارہ پیک کر کے نامور فارماسیوٹیکل برانڈز کے لیبلز لگا کر فروخت کیا جا رہا تھا اور رپورٹس کے مطابق ان پر ۵۰ر فیصد تک کی چھوٹ بھی دی جا رہی تھی۔ تفتیش کے دوران میڈیکل ریپریزنٹیٹوز کے ساتھ مشتبہ تعلقات ہونے کا بھی انکشاف ہوا ہے جبکہ اس معاملے کا ایک اہم ملزم پرشانت فی الحال فرار ہے جس کی تلاش جاری ہے۔ دریں اثناء حکام ایک وسیع تر بین الریاستی نیٹ ورک کی جانچ کرتے ہوئے ادویات کے نمونوں اور سپلائی ریکارڈز کی پڑتال کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں تفتیش کا سلسلہ جاری ہے اور انتظامیہ ان تمام اسپتالوں کی شناخت کرنے کی کوشش کر رہی ہے جہاں یہ مشتبہ جعلی دوائیں بھیجی گئی ہیں۔

سعودی عرب کے مختلف شہروں میں حفاظتی الرٹس بھی جاری کیے گئے

اقوام متحدہ نے سعودی عرب پر حوثی حملوں کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے خطے میں کشیدگی کم کرنے اور شہریوں کے تحفظ پر زور دیا ہے۔ ترجمان اقوام متحدہ کے مطابق سعودی عرب کے مختلف علاقوں میں حوثی حملوں کے بعد صورتحال پر گہری تشویش ہے۔ اقوام متحدہ نے فریقین پر زور دیا ہے کہ کشیدگی میں اضافے سے گریز کیا جائے اور شہریوں کے تحفظ کو ہر صورت یقینی بنایا جائے۔ سعودی عرب کے مختلف شہروں میں حوثی حملوں کے بعد حفاظتی الرٹس بھی جاری کیے گئے۔ سعودی سول ڈیفنس کے مطابق العلا، ینبع، طائف، جازان اور جدہ سمیت مختلف علاقوں میں خطرہ ختم ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ سعودی عرب نے حوثی حملوں پر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے مؤثر کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ یمن میں جاری کشیدگی کے باعث پہلے سے موجود انسانی بحران مزید سنگین ہونے کا خدشہ ہے جبکہ سعودی عرب پر حوثی حملوں کے بعد خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی پر عالمی سطح پر تشویش میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

انڈین یوتھ کانگریس نے دہلی یونیورسٹی میں نکالا زبردست مارچ، طلبہ کیلئے ہاسٹل کا مطالبہ

ادے بھانو چب نے کہا کہ جو طلبہ دوسری ریاستوں اور ملک کے مختلف حصوں سے دہلی آکر تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں، ان کے لیے ہاسٹل کوئی عیش و آرام کی چیز نہیں بلکہ بنیادی ضرورت ہے

نئی دہلی: انڈین یوتھ کانگریس (اے وائی سی) نے آج دہلی یونیورسٹی کے طلبہ کے لیے بہتر، محفوظ اور کفایتی ہاسٹل کی سہولیات فراہم کرنے کے مطالبے کو لے کر مارچ نکالا جس میں ہزاروں کی تعداد میں طلبہ و طالبات اور یوتھ کانگریس کے کارکنان موجود تھے۔ مارچ میں خصوصی طور پر ملک کی مختلف ریاستوں سے آنے والے طلبہ کے لیے مناسب ہاسٹل کی سہولت فراہم کرنے کے مطالبے کو نمایاں طور پر اٹھایا گیا۔ انڈین یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چب نے مارچ میں شرکت کی اور طلبہ سے گفتگو کرتے ہوئے ہاسٹل کی کمی، بڑھتے اخراجات، سکیورٹی اور بنیادی سہولیات سے متعلق ان کے مسائل سنے۔ دہلی یونیورسٹی اور اس کے آس پاس طلبہ کے لیے رہائش کی کمی ایک سنگین مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ یونیورسٹی میں طلبہ کی بڑی تعداد کے مقابلے میں ہاسٹل کی دستیابی بہت کم ہے، جس کی وجہ سے بڑی تعداد میں طلبہ کو مہنگے نجی مکانات اور پیئنگ گیسٹ (پی جی) میں رہنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انڈین یوتھ کانگریس کے قومی صدر ادے بھانو چب نے کہا کہ جو طلبہ دوسری ریاستوں اور ملک کے مختلف حصوں سے دہلی آکر تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں، ان کے لیے ہاسٹل کوئی عیش و آرام کی چیز نہیں بلکہ بنیادی ضرورت ہے۔ طلبہ کو مہنگے کرایوں، غیر محفوظ رہائش اور ناکافی سہولیات کی فکر کرنے کے بجائے اپنی تعلیم پر توجہ دینے کا موقع ملنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور دہلی یونیورسٹی انتظامیہ کو صرف اعلانات کرنے کے بجائے اب زمین پر کام کر کے دکھانا چاہیے۔ ہاسٹل کی کمی کا سب سے زیادہ اثر عام اور معاشی طور پر کمزور خاندانوں سے آنے والے طلبہ پر پڑ رہا ہے، جنہیں اپنی خاندانی آمدنی کا ایک بڑا حصہ نجی رہائش پر خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ چب نے کہا کہ ڈوسو انتخابات میں طلبہ کے مسائل اور طلبہ کی فلاح و بہبود سب سے اہم موضوعات ہونے چاہئیں۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ یہ ڈوسو انتخابات طلبہ کے لیے ایسے نمائندوں کا انتخاب کرنے کا موقع ہیں، جو حقیقی طور پر ان کی آواز اٹھائیں۔ میں دہلی یونیورسٹی کے طلبہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ این ایس یو آئی پینل کی حمایت کریں اور ایسی طلبہ طاقت کو مضبوط کریں، جو بہتر ہاسٹل، محفوظ کیمپس، سستی سہولیات اور یونیورسٹی انتظامیہ کی جواب دہی کے لیے مضبوط آواز اٹھائے۔ اس موقع پر دہلی یوتھ کانگریس کے صدر اکشے لاکڑا نے کہا کہ طلبہ کسی سے کوئی احسان نہیں مانگ رہے ہیں۔ وہ اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انڈین یوتھ کانگریس دہلی یونیورسٹی کے طلبہ اور ملک کے ہر اس نوجوان کے ساتھ کھڑی ہے، جو سستی تعلیم، عزت اور مساوی مواقع کے لیے جدوجہد کر رہا ہے۔ انڈین یوتھ کانگریس نے کہا کہ مناسب ہاسٹل انفراسٹرکچر، سستی طلبہ رہائش، کیمپس کی سکیورٹی، بہتر بنیادی سہولیات اور یونیورسٹی انتظامیہ کی جواب دہی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ انڈین یوتھ کانگریس نے یونیورسٹی انتظامیہ اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ زیر التوا ہاسٹل منصوبوں میں تیزی لائی جائے اور یہ یقینی بنایا جائے کہ دہلی سے باہر سے آنے والے اور معاشی طور پر کمزور طبقے سے تعلق رکھنے والے طلبہ کو غیر محفوظ یا حد سے زیادہ مہنگی نجی رہائش میں رہنے پر مجبور نہ ہونا پڑے۔ مارچ میں دہلی یوتھ کانگریس کے صدر اکشے لاکڑا سمیت بڑی تعداد میں یوتھ کانگریس کارکنوں نے شرکت کی۔ مارچ آرٹس فیکلٹی سے شروع ہوا اور کروڑی مل کالج پر اختتام پذیر ہوا۔

بگڑتی صحت کے درمیان منوج جرانگے کا ممبئی مارچ منسوخ کرنے کا اشارہ

بھوک ہڑتال کے ۱۸ ویں روز منوج جرانگے پاٹل نے کہا کہ کمزوری کے باعث مارچ روکنا پڑ سکتا ہے، حامیوں سے قافلہ نہ لانے کی اپیل کی

مراٹھا ریزرویشن کے کارکن منوج جرانگے پاٹل نے مہاراشٹر کے بیڈ ضلع کے پاٹوڈا میں رات تقریباً 2 بجے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اپنی بگڑتی ہوئی صحت کے درمیان ممبئی کی جانب جاری مارچ کو منسوخ کرنے کا اشارہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شدید جسمانی تھکن اور کمزوری کے باعث ممکن ہے کہ وہ مزید سفر جاری نہ رکھ سکیں۔ اپنی غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال کے 18 ویں روز خطاب کرتے ہوئے جرانگے پاٹل نے کہا کہ اگر حامی ان کے پیچھے گاڑیوں کا بڑا قافلہ لے کر چلتے رہے تو وہ اپنا سفر روک دیں گے۔ ایسی صورت میں وہ مقامی سطح پر دھرنا شروع کر سکتے ہیں یا واپس انترولی سرائی لوٹ سکتے ہیں۔ رات تقریباً ڈیڑھ بجے پروگرام مقام پر پہنچنے کے باوجود مراٹھا برادری کے ہزاروں افراد، جن میں خواتین بھی شامل تھیں، ان کا خطاب سننے کے لیے پوری رات انتظار کرتے رہے۔ اس دوران جرانگے پاٹل جسمانی طور پر خاصے کمزور دکھائی دیے۔ انہوں نے کہا کہ 12 ستمبر سے آئی وی فلوئڈ لینا بند کرنے کے بعد سے ان کی جسمانی حالت مزید خراب ہوئی ہے اور وہ بمشکل اپنے ہاتھ پاؤں ہلا پا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برادری کے بچوں کے لیے لڑنے کا اثر ان کے جسم پر پڑا ہے، لیکن انہوں نے حکومت کے سامنے اپنی برادری کے مطالبات کے لیے مسلسل جدوجہد کی ہے۔ جرانگے پاٹل نے کہا کہ ان کی بنیادی توجہ مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے پر ہے اور وہ حکومت سے سرکاری گزٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مطابق اب تک 58 لاکھ پرانے ریکارڈ مل چکے ہیں، جن سے تقریباً ڈھائی کروڑ برادری کے افراد کو ریزرویشن کا فائدہ ملنے کا راستہ صاف ہونے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان تمام دستاویزات کو پین ڈرائیو میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس پر بھی سخت الزامات عائد کیے۔ جرانگے پاٹل نے دعویٰ کیا کہ ان کے خلاف ہر قدم پر سیاسی چالیں چلی گئیں اور یہاں تک کہ ان کی جان لینے کی سازش بھی کی گئی۔ تاہم، ان الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ مغربی مہاراشٹر میں پھلوں کے باغات کے مالکان سے متعلق حکومت کے موقف کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے سوال کیا کہ اگر او بی سی برادریوں کے پاس بھی باغات ہیں تو پھر انہیں ریزرویشن کیوں دیا جاتا ہے۔ جرانگے پاٹل نے کہا کہ غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال کے دوران مسلسل ریلی یا دورہ کرنا ان کے لیے ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے حامیوں سے اپیل کی کہ وہ پاٹوڈا سے ان کی گاڑی کے پیچھے نہ چلیں بلکہ براہ راست کھوپولی پہنچیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حامیوں کا قافلہ ان کے پیچھے آیا تو وہ یا تو انترولی سرائی واپس چلے جائیں گے یا بیڑ ضلع کے پاٹوڈا میں ہی دوبارہ بھوک ہڑتال شروع کر دیں گے۔ اپنے خاندان کے نام پیغام میں جرانگے پاٹل نے کہا کہ انہوں نے اہل خانہ سے خودداری کے ساتھ زندگی گزارنے کو کہا ہے۔ انہوں نے اپنے بیٹے سے بھی کہا کہ اگر وہ برادری کے لیے اپنی جان دے دیں تو وہ ہمت کے ساتھ آگے بڑھے۔ انہوں نے پولیس سے براہ راست بات کرنے کی خواہش بھی ظاہر کی اور کہا کہ اگر ان کی جسمانی حالت نے اجازت دی تو وہ بڑے ہجوم کے ساتھ سفر کرنے کے بجائے پاٹوڈا سے براہ راست ممبئی جانا پسند کریں گے۔ مراٹھا ریزرویشن تحریک کے رہنما منوج جرانگے پاٹل نے اپنی بے مدت بھوک ہڑتال کے 18 ویں روز بگڑتی ہوئی صحت اور شدید جسمانی کمزوری کے باعث اپنے مجوزہ ممبئی مارچ کو منسوخ یا مؤخر کرنے کا اشارہ دیا ہے۔ بھوک ہڑتال کے طویل سلسلے اور آئی وی فلوئڈز لینے سے انکار کے بعد ان کا جسم شدید کمزوری کا شکار ہے۔ انہوں نے خود اعتراف کیا کہ ان کا "جسم ساتھ نہیں دے رہا" اور وہ بمشکل اپنے ہاتھ پیر ہلا پا رہے ہیں

ممبئی میں گنیش اتسو پر روٹ مارچ چمبور سمیت شمالی ممبئی میں پولس کا مارچ

سیکورٹی کے پختہ انتظامات کا جائزہ حالات پر نظر ایسٹ ریجن ایڈیشنل کمشنر دھننجے کلکرنی کی ضروری ہدایت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے مضافاتی شمالی ریجن کی حدود میں چمبور سمیت دیگر حساس علاقوں میں گنیش اتسو اور وسرجن جلوس کے پس منظر میں روٹ مارچ کا انعقاد کیا گیا ممبئی پولیس کی اضافی فورسیز اور دیگر دستوں نے سڑکوں پر روٹ مارچ کر کے عوام کو تحفظ کا یقین دلایا ہے۔ ایڈیشنل کمشنر ایسٹ ریجن دھننجے کلکرنی کی ہدایت پر شمالی علاقوں میں روٹ مارچ کیا گیا تا کہ گنپتی اتسو کے دوران کسی بھی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے اس کے ساتھ ہی ممبئی پولیس بھی گنپتی پر خصوصی طور پر الرٹ پر ہے۔ ممبئی میں گنپتی اتسو کے پس منظر میں شمالی علاقوں گوونڈی کرلا چمبور سمیت دیگر حساس میں پولیس نے گشت میں اضافہ کر دیا ہے اس کے ساتھ ہی تالاب اور وسرجن کے مقامات پر بھی سیکورٹی سخت کر دی ہے۔ ممبئی کے مغربی مضافات اندھیری ساکی ناکہ سمیت دیگر علاقوں میں بھی پولیس الرٹ پر ہے یہاں ڈی سی پی دتہ نلاوڑے نے حساس علاقوں پر خصوصی نگرانی کے ساتھ پولیس اسٹیشن کے سنیئر افسران کو الرٹ رہنے کے احکامات بھی جاری کئے ہیں ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی کی ہدایت پر ممبئی کے تمام ریجن اور زونل سطح پر روٹ مارچ اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا جارہا ہے اعلی افسران ساحل سمندر اور مصنوعی تالاب اور وسرجن کے مقامات پر خیمہ زن بھی ہے 25 ستمبر کو شہر میں گنپتی وسرجن بڑے پیمانے پر کیا جاتا ہے ایسی صورتحال میں امن وامان کی بقا کیلئے پولیس مستعد اور الرٹ ہے۔ ممبئی کے اہم مقامات گرگاؤں چوپاٹی دادر و دیگر تالاب اور سمندر و وسرجن کے مقامات پر خصوصی پہرہ لگایا گیا ہے اس کے علاوہ بی ایم سی نے بھی یہاں گنیش بھکتوں کی سہولیات کے لئے خاطر خواہ انتظامات کرنے کا دعوی کیا ہے ممبئی کے باندرہ بینڈ اسٹینڈ سمیت دیگر سمندروں جو ہو چوپاٹی پر بھی پولیس کا بندوبست رہے گا۔ آج شمالی ممبئی زون اور ریجن میں گنیش اتسو کے سبب پولیس نے روٹ مارچ کر کے حساس علاقوں کا بھی جائزہ لیا ہے اس روٹ مارچ کا مقصد عوام میں تحفظ کا احساس پیدا کرنا ہوتا ہے جبکہ فرقہ پرست اور سماج دشمن عناصر پر اس سے خوف طاری ہوتا ہے ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی کی ہدایت پر شہر میں حالات پر نظر رکھی جارہی ہے جبکہ ممبئی میں گنیش اتسو کے دوران ہی آزاد میدان میں منوج جارنگے پاٹل کی ممبئی روانگی نے ممبئی پولیس کیلئے چیلنج کھڑا کر دیا ہے جبکہ ممبئی پولیس نے اب تک جارنگے کو احتجاجی مظاہرہ کی اجازت نہیں دی ہے۔

اقلیتی نوجوانوں کیلئے انٹرپرینیورشپ اور بزنس انکیوبیشن سینٹرز کا قیام

بھیونڈی ایسٹ سے سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی رئیس شیخ کا مطالبہ، نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر برائے اقلیتی امور سنیتر پوار کو خط، ایسے مراکز اقلیتی نوجوانوں کو مائیکرو اور چھوٹے کاروبار شروع کرنے میں مدد فراہم کریں گے

ممبئی بھیونڈی ایسٹ سے سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے ریاست کے چھ ریونیو ڈویژنوں میں اقلیتی انٹرپرینیورشپ اور بزنس انکیوبیشن سینٹرز کے قیام کا مطالبہ کیا ہے تا کہ اقلیتی آبادی کے بڑے حجم کو مدنظر رکھتے ہوئے اقلیتی نوجوانوں کو اپنے کاروبار شروع کرنے میں مدد دی جا سکے۔ رکن اسمبلی رئیس شیخ نے اس معاملے پر نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر برائے اقلیتی ترقی، سنیتر پوار کو ایک خط لکھا ہے۔ اس مسئلے پر بات کرتے ہوئے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے نشاندہی کی کہ اقلیتیں ریاست کی کل آبادی کا 20 فیصد ہیں، جن میں مسلم برادری کا حصہ 11.54 فیصد ہے۔ غربت کی وجہ سے دسویں اور بارہویں جماعت کی سطح پر مسلم طلبہ میں اسکول چھوڑنے (ڈراپ آؤٹ) کی شرح 30 فیصد ہے۔ بمشکل 10 فیصد مسلم نوجوان ہی اعلیٰ تعلیم کے مرحلے تک پہنچ پاتے ہیں۔ تعلیمی دھارے سے باہر ہونے والے ان طلبہ کو ہنر مندی کی تربیت اور کاروبار کے لیے حوصلہ افزائی فراہم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ جہاں بارٹی (BARTI)، مہاجیوتی (Mahajyoti) اور سارتھی (SARTHI) جیسے تحقیقی اور تربیتی ادارے دیگر برادریوں کے نوجوانوں کو ہنر مندی اور کاروبار سے متعلق تربیت اور مواقع فراہم کرتے ہیں، وہیں اقلیتی برادری کے لیے مختص ادارہ مارٹی (MARTI) مناسب فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث طلبہ کی تربیت کے حوالے سے اب تک فعال نہیں ہو سکا ہے۔ رکن اسمبلی رئیس شیخ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی کہ مولانا آزاد مائنارٹیز فنانشل ڈیولپمنٹ کارپوریشن ان مراکز کے ساتھ شراکت داری میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ کارپوریشن قرض کی اسکیموں کو مربوط کرنے، مالی امداد فراہم کرنے، اور پروجیکٹ رپورٹس کی تیاری اور جانچ پڑتال جیسے امور سنبھال سکتی ہے۔ رکن اسمبلی رئیس شیخ نے نائب وزیر اعلیٰ سنیتر پوار کو لکھے گئے خط میں کہا کہ اگر ایسے مراکز قائم کیے جاتے ہیں تو ہر ریونیو ڈویژن میں سالانہ 1,000 سے زائد نوجوان مرد و خواتین اپنے مائیکرو اور چھوٹے کاروبار شروع کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔

بھارت نے اوزون لیئر کے تحفظ اور آب وہوائی کارروائی کے عزم کا اعادہ کیا

ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی مرکزی وزارت نے آج ممبئی میں اوزون کے 32 ویں عالمی دن کے قومی جشن کا اہتمام کیا

ممبئی: ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی مرکزی وزارت نے آج ممبئی میں اوزون کے 32 ویں عالمی دن کے قومی جشن کا اہتمام کیا، جس کا موضوع 'ٹھنڈے کرہ ارض کے لیے عالمی کارروائی' تھا۔ اس تقریب کی صدارت ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی (ای ایف سی سی) کے مرکزی وزیر مملکت جناب کیرتی وردھن سنگھ نے مہاراشٹر ریاست کی وزیر مملکت برائے ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی محترمہ پنکجا منڈے کے ساتھ کی۔ اس تقریب میں سکریٹری (ای ایف سی سی) جناب تنمے کمار؛ محترمہ انجیلا لوسگی، کنٹری ہیڈ (یو این ڈی پی) محترمہ الریک ایبلنگ، کنٹری ڈائریکٹر اور ہیڈ (جی آئی زیڈ انڈیا) کے علاوہ ہندوستان اور مہاراشٹر کی حکومتوں کے سینئر عہدیداروں کے علاوہ بین الاقوامی تنظیموں کے نمائندوں، صنعت کے نمائندوں، تعلیمی ماہرین اور اسکول کے بچوں نے بھی شرکت کی، تا کہ اوزون کی لیئر اور ایک ٹھنڈے اور زیادہ پائیدار کرہ ارض کے تحفظ کے لیے ہندوستان کی کوششوں کو اجاگر کیا جا سکے۔ اس موقع پر معززین نے ہندوستان کے نیٹ زیرو پورٹل اور موسمیاتی تبدیلی سے متعلق قومی ایکشن پلان (این اے پی سی سی) ڈیش بورڈ کا آغاز کیا۔ نیٹ زیرو پورٹل ہندوستان کے آب وہوا کے وعدوں کو ٹریک کرنے، مربوط کرنے اور ظاہر کرنے کے لیے ایک مرکزی ذخیرہ کے طور پر کام کرے گا اور صنعتوں، تنظیموں اور سرکاری اداروں کو رضا کارانہ طور پر رجسٹر کرنے اور خالص صفر اخراج کی طرف اپنی پیش رفت کو ظاہر کرنے کے قابل بنائے گا۔ مزید برآں، این اے پی سی سی پورٹل کو ایک مرکزی ڈیجیٹل گیٹ وے کے طور پر بھی لانچ کیا گیا تھا، جس میں موسمیاتی تبدیلی پر ہندوستان کے وسیع پیمانے پر قومی ایکشن پلان کی نمائش کی گئی تھی، جس میں قومی مشنوں میں ٹریکنگ اور بصیرت شامل ہے۔ مرکزی وزیر مملکت (ای ایف سی سی) جناب کیرتی وردھن سنگھ نے کہا کہ ہندوستان نے یہ ثابت کیا ہے کہ اقتصادی ترقی اور ماحولیاتی تحفظ ساتھ ساتھ چل سکتے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان نے تحفظ میں فعال قیادت کا مظاہرہ کیا ہے اور ترقی سے سمجھوتہ کیے بغیر مونٹریال پروٹوکول کے تحت اپنے وعدوں کو پورا کیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ماحولیاتی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے حکومتوں، سائنسدانوں، صنعتوں، افسران اور شہریوں کو شامل کرتے ہوئے اجتماعی کارروائی ضروری ہے۔ جناب سنگھ نے ماحولیاتی تحفظ کو سادہ، روزمرہ کے کاموں میں تبدیل کرنے کے لیے ایک فریم ورک کے طور پر مشن لائف (ماحولیات کے لیے طرز زندگی) پر روشنی ڈالی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ فضول خرچی کے بجائے قدرتی وسائل کا محتاط استعمال شہریوں کو ماحولیاتی تحفظ میں حصہ ڈالنے کے قابل بنا سکتا ہے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ پائیدار کولنگ کے لیے تین اقدامات اپنائیں: مصدقہ اور ہنر مند تکنیکی ماہرین کے ذریعے ایئر کنڈیشنر کی خدمت کروائیں، جو ریفریجریٹس کو محفوظ طریقے سے سنبھالتے ہیں؛ بجلی کو بچانے اور کاربن کے اخراج کو کم کرنے کے لیے آرام دہ سطح پر 24 ڈگری سینٹی گریڈ کے قریب اے سی درجہ حرارت مقرر کریں؛ اور آب وہوا کے موافق ریفریجریٹس کا استعمال کرتے ہوئے اعلی اسٹار ریٹیڈ، توانائی سے موثر آلات کا انتخاب کریں۔

ممبئی سوشل میڈیا پر ویڈیو وائرل کرنے کی دھمکی دے کر ہفتہ طلب کرنے والا پنجاب سے گرفتار

ممبئی سوشل میڈیا کے معرفت کردار کشی کرنے اور ویڈیو وائرل کرنے کی دھمکی دینے والے ایک ایسے شخص کو ممبئی پولس نے پنجاب سے گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی جس نے متاثرہ سے ہفتہ طلب کیا تھا اور بصورت دیگر ویڈیو وائرل کرنے کی دھمکی دی تھی۔ ملنڈ پولیس اسٹیشن حدود کی رہائشی متاثرہ کے ساتھ ملزم شخص نے متاثرہ کے ساتھ سنیپ چیٹ اور دیگر سوشل میڈیا کے ذریعے رابطہ کر کے، متاثرہ سے خاتون کی شناخت بنا کر متاثرہ کے فوٹو اور ویڈیو پھیلانے کی دھمکی دے کر متاثرہ سے ہفتہ وصول کیا۔ نیز متاثرہ نے ملزم شخص کی مزید مطالبہ کو ماننے سے انکار کرنے پر ملزم نے متاثرہ کا ویڈیو متاثرہ کے رشتہ داروں اور دیگر لوگوں کو بھیجا اس لیے اس میں متاثرہ نے ملنڈ پولیس اسٹیشن کو دی گئی شکایت پر دفعہ 308(2)351(2) بی این ایس دفعہ 66(E) 67(A) آئی-ٹی-ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ درج مقدمے کی سنجیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے سینئر افسران کی رہنمائی میں تفتیشی ٹیم تیار کر کے مقدمے کی تفتیش شروع کی گئی۔ مقدمے کی تفتیش کے دوران مہارت سے تکنیکی تفتیش کر کے ملزم کی شناخت کر کے اس کے ٹھکانے کے بارے میں قابل اعتماد معلومات حاصل کر کے ملزم ستنام منندر سنگھ، عمر 22 سال، رہائشی آدیش نگر، گلی نمبر 02، پیپل پٹرول پمپ کے پاس، کوٹ کپورہ روڈ، شری مکتسر صاحب، ریاست پنجاب یہاں سے گرفتار کیا گیا ہے۔ مذکورہ کارروائی دیوین بھارتی، پولیس کمشنر، ممبئی، منوج شرما، پولیس جوائنٹ کمشنر (لا اینڈ آرڈر)، دھنانجے کلکرنی، ایڈیشنل پولیس کمشنر، مشرقی علاقائی ڈیپارٹمنٹ، چیمبور، ممبئی، ابھے سنگھ دیشمکھ، پولیس ڈپٹی کمشنر، مشرقی زون-03، ممبئی، سدرشن ہونواڈ کر، اسسٹنٹ پولیس کمشنر، ملنڈ ڈویژن، ممبئی کی رہنمائی میں سینئر پولیس انسپکٹر، سنتوش گھاٹیکر، ملنڈ پولیس اسٹیشن، ممبئی، پولیس انسپکٹر نتین کھاڈگے، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر ابھجیت ٹیکوڈے، پولیس سب انسپکٹر سمیت سونو نے نے کامیابی سے انجام دی۔ عوام سے اپیل شہریوں نے انجان سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے موصول فرینڈ ریکویسٹ، میسج اور ویڈیو کال کو قبول کرتے وقت خاص احتیاط برتنے کی اپیل کی جاتی ہے اور کسی بھی شخص کے ذریعہ ایسے ویڈیو/فوٹو پھیلانے کی دھمکی دے کر پیسوں کے مطالبے پر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن سے رابطہ کرنے کی اپیل ممبئی پولیس کی جانب سے کی جاتی ہے۔

مالیگاؤں میں سنسنی خیز واقعہ

نوجوان کو اغوا کر کے بلیک میلنگ کی نیت سے ویڈیو بنانے والا اہم ملزم گرفتار

مالیگاؤں (نامہ نگار) شہر کے آزادنگر پولیس اسٹیشن کی حد میں ایک 19 سالہ نوجوان کو چائے پلانے کے بہانے اغوا کرنے، کمرے میں بند کر کے بے دردی سے مارپیٹ کرنے اور پھر ایک نامعلوم لڑکی کے ساتھ زبردستی گلے ملنے پر مجبور کر کے بلیک میلنگ کی نیت سے ویڈیو بنانے کا ایک انتہائی چونکا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے فریادی نوجوان کی شکایت پر فوری کارروائی کرتے ہوئے اہم ملزم کو گرفتار کر لیا ہے، جبکہ اس سازش میں شامل دیگر دو نامعلوم ملزمان کی گرفتاری کے لیے پولیس کی ٹیمیں تلاش میں مصروف ہیں۔ پولیس سے حاصل تفصیلات کے مطابق، سلیم منشی نگر کے رہائشی 19 سالہ محمد کامران عبدالمجید کو 12 ستمبر 2026 کی صبح تقریباً ساڑھے نو بجے امن چوک پر ملزم فیصل حسین محمد اسلم اور اس کے ایک نامعلوم ساتھی نے روکا۔ ملزمان نے کامران کو "چلو چائے پینے چلتے ہیں" کہہ کر بہلا پھسلا کر اپنی موٹر سائیکل پر بٹھایا اور باغ محمود علاقے میں واقع ایک مکان میں لے گئے۔ وہاں نوجوان کو اس کی مرضی کے خلاف بند کر دیا گیا اور کمر کے بیلٹ اور لاتوں مکوں سے شدید مارا پیٹا گیا۔ مارپیٹ کے دوران ملزمان نے نوجوان پر دباؤ ڈالا کہ وہ ان کی مرضی کے مطابق ایک ویڈیو بنوائے۔ جب محمد کامران نے اس سے صاف انکار کیا، تو ملزم نمبر 1 فیصل حسین نے غصے میں آ کر اپنے پاس موجود چاقو سے نوجوان کے پیٹ پر وار کر کے اسے جان سے مارنے کی کوشش کی۔ تاہم، نوجوان کے بچاؤ کی کوشش کے دوران چاقو اس کی پیٹھ پر جا لگا، جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ اس حملے کے بعد زخمی نوجوان کو اسی کمرے میں بند کر دیا گیا اور نامعلوم ملزم کو اس کی نگرانی پر بٹھا دیا گیا۔ متاثرہ نوجوان کو بند رکھنے کے دوران ہی وہاں ایک نامعلوم لڑکی پہنچی۔ ملزم فیصل حسین اور اس کے ساتھی نے محمد کامران کو مجبور کیا کہ وہ اس نامعلوم لڑکی کے گلے ملے۔ نوجوان نے جب اس حرکت سے انکار کیا، تو ملزمان نے اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے بات نہیں مانی تو اسے ریپ کے جھوٹے مقدمے میں پھنسا دیا جائے گا۔ اس سنگین دھمکی کے آگے مجبور ہو کر نوجوان کو ملزمان کی بات ماننی پڑی اور ویڈیو بنوانی پڑی۔ یہ پورا واقعہ 12 ستمبر کو العزیز ہوٹل کے سامنے، شاہد عالیشان کھانا ول، امن چوک اور باغ محمود کے علاقوں میں پیش آیا۔ واقعے کے بعد زخمی اور خوفزدہ نوجوان نے ہمت کر کے 14 ستمبر کو آزادنگر پولیس اسٹیشن پہنچ کر شکایت درج کروائی۔ پولیس نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فوری طور پر مقدمہ نمبر 208/2026 درج کیا۔ پولیس نے نئی ہندوستانی تعزیرات یعنی بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کی دفعات 109(1) اقدام قتل، 127(2) غلط طریقے سے قید رکھنا، 352، 351(2) مجرمانہ دھمکی، 115(2) چوٹ پہنچانا، 3(5) بشمول آرمز ایکٹ کی دفعہ 4/25 اور مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعہ 135 کے تحت کارروائی کی ہے۔ مقدمہ درج ہوتے ہی آزادنگر پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 26 سالہ ملزم فیصل حسین محمد اسلم کو 14 ستمبر 2026 کو گرفتار کر لیا۔ اس کیس کی مزید تفتیش آزادنگر پولیس اسٹیشن کے پولیس سب انسپکٹر آر بی کولی کر رہے ہیں۔

بدنامِ زمانہ اشوک کھرات کی ضمانت پر

ناسک کی عدالت میں سماعت ملتوی، سرکاری وکیل کا سخت موقف

ناسک: ناسک ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ نے آج خود ساختہ بابا اشوک کھرات کی ضمانت کی درخواست پر ہونے والی اہم سماعت کو ملتوی کرتے ہوئے اگلی تاریخ 30 ستمبر مقرر کی ہے۔ خواتین کے جنسی استحصال، بڑے پیمانے پر مالی دھوکہ دہی اور توہم پرستی کو فروغ دینے جیسے متعدد سنگین الزامات کے تحت عدالتی تحویل میں بند اشوک کھرات کی ضمانت پر آج فریقین کے مابین تفصیلی جرح ہونی تھی، تاہم بعض قانونی وجوہات کی بنا پر عدالت نے سماعت کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ اس ہائی پروفائل معاملے کی پیروی کے لیے حکومت کی جانب سے مقرر کردہ خصوصی سرکاری وکیل ایڈوکیٹ اجول نکم عدالت میں پیش ہوئے اور انہوں نے اشوک کھرات کو ضمانت دیے جانے کی شدید مخالفت کی۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ایڈوکیٹ اجول نکم نے واضح کیا کہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم نے کھرات کے خلاف انتہائی ٹھوس شواہد اکٹھے کیے ہیں۔ انہوں نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ملزم کے خلاف مجموعی طور پر آٹھ کیسز درج ہیں، جن میں سے چھ اہم معاملات کو سیشن کورٹ میں منتقل کیا جا چکا ہے جبکہ بقیہ دو معاملات پر فی الحال مجسٹریٹ کورٹ میں کارروائی جاری ہے۔ سرکاری فریق کا موقف ہے کہ ملزم بااثر ہے اور ضمانت ملنے کی صورت میں وہ گواہوں کو متاثر کرنے اور ثبوتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اشوک کھرات کا یہ معاملہ اس وقت منظر عام پر آیا تھا جب کئی متاثرہ خواتین نے اس کے خلاف جنسی بدسلوکی اور بلیک میلنگ کی شکایتیں درج کروائی تھیں، جس کے بعد حکومت نے معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ایس آئی ٹی تشکیل دی تھی۔ پولیس اور ایس آئی ٹی نے ملزم کے خلاف عدالت میں مضبوط چارج شیٹ داخل کرنے کی تیاری کر رکھی ہے۔ آج کی سماعت ملتوی ہونے کے بعد اب تمام تر نظریں 30 ستمبر کو ہونے والی عدالتی کارروائی پر ٹک گئی ہیں، جہاں عدالت کھرات کی ضمانت پر اپنا حتمی فیصلہ سنائے گی۔

ہندوستان کا جولائی کا بیلنس آف پیمنٹ سرپلس بڑھ کر 20.8 بلین ڈالر تک پہنچ گیا

ممبئی: ہندوستان کے ادائیگیوں کے توازن میں جولائی میں 20.8 بلین ڈالر کا سرپلس ریکارڈ کیا گیا، جو کہ ایک سال پہلے 0.3 بلین ڈالر کے سرپلس کے مقابلے میں تھا، جو مرکزی بینک کے بیرون ملک ذخائر کو راغب کرنے کے اقدامات کے بعد غیر ملکی زرمبادلہ کی آمد میں اضافے کے باعث ہوا تھا۔ جولائی 2026 کے لیے کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس 7 بلین ڈالر کا خسارہ رہا، جو جولائی 2025 میں 3.2 بلین ڈالر کے خسارے کے مقابلے میں تھا۔ نیٹ ٹرانسفرز، جس میں بیرون ملک مقیم ہندوستانی کارکنوں کی ترسیلات بھی شامل ہیں، جولائی میں بڑھ کر 13.2 بلین ڈالر ہو گئیں جو ایک سال پہلے 12.6 بلین ڈالر تھیں۔ کیپٹل اکاؤنٹ، جس میں غیر ملکی پورٹ فولیو سرمایہ کاری شامل ہے، جولائی میں 27.7 بلین ڈالر کی آمد ریکارڈ کی گئی، جبکہ ایک سال پہلے 5.3 بلین ڈالر کی آمد تھی۔ جون میں، بھارت نے ڈالر کی آمد کو بڑھانے کے لیے اقدامات کی نقاب کشائی کی، جس میں ریاستی اداروں اور بینکوں کے ذریعے بیرون ملک قرضوں کے لیے رعایتی ہیجنگ اور بیرون ملک فوریکس ڈپازٹس کو بڑھانے کے لیے بینکوں کے لیے مفت ہیجنگ شامل ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا نے 5 جون سے 31 اگست کے درمیان اسکیموں کے تحت 136.4 بلین ڈالر وصول کیے، جس میں غیر رہائشی ڈپازٹس سے متوقع 127 بلین ڈالر بھی شامل ہے۔ 2026 میں ہندوستان کے توازن ادائیگی کے خسارے کے بارے میں تشویش روپے کے لیے ایک اہم درد کا مقام رہا ہے، کیونکہ ایران کی جنگ نے خام تیل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ کیا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام دیول گھاٹ میں ضلعی تربیتی ورکشاپ و سیرت النبیؐ کا عظیم الشان اجلاس

مکاتب دینیہ کے استحکام، معلمین کی تربیت اور نسل نو کی دینی و اخلاقی تربیت پر مولانا ندیم صدیقی، مفتی عفان منصور پوری، مفتی روشن قاسمی کا خطاب

بلڈانہ: دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیر اہتمام جامعہ اسلامیہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، اجنٹا روڈ، دیول گھاٹ، ضلع بلڈانہ میں ضلعی تربیتی ورکشاپ و سیرت النبی ﷺ کا ایک عظیم الشان اجلاس حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (سرپرست دینی تعلیمی بورڈ و صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی صدارت اور مولانا مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، اجلاس میں ملک کی معروف علمی و دینی شخصیت، نواسۂ شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی سید محمد عفان منصور پوری صاحب، شیخ الحدیث و صدر المدرسین مدرسہ جامعہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ، صدر جمعیۃ علماء و صدر دینی تعلیمی بورڈ اتر پردیش نے بطور مقرر خصوصی شرکت فرمائی اور سیرت طیبہ ﷺ اور دینی تعلیم کے مختلف اہم پہلوؤں پر خصوصی خطاب کیا۔ صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے اپنے خطاب میں مکاتب دینیہ کی اہمیت و ضرورت، معلمین کی ذمہ داریاں، بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت، قرآن کریم کی تعلیم، نماز اور بنیادی عقائد و مسائل سے واقفیت، نئی نسل کے ایمان و کردار کی حفاظت اور موجودہ دور کے فتنوں کے خطرناکی اور اس کے نقصان دہ اثرات پر روشنی ڈالی۔ مقرر خصوصی حضرت مولانا مفتی سید محمد عفان منصور پوری صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی پوری انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے۔ آپ ﷺ نے تعلیم و تربیت کے ذریعے ایسے افراد تیار فرمائے جنہوں نے دنیا میں ایمان، اخلاق، عدل، اخوت اور انسانیت کی عظیم مثال قائم کی۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ آج کے دور میں بچوں اور نوجوانوں کو سیرت نبوی ﷺ سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مکاتب صرف بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھانے کا ذریعہ نہیں بلکہ ان کے ایمان، عقیدہ، عبادات، اخلاق، اسلامی تہذیب اور عملی زندگی کی بنیاد مضبوط کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔ اجلاس میں مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مراٹھواڑہ) مولانا ظل الرحمن صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ) نے بطور تربیت کار اپنے قیمتی تجربات اور مفید رہنمائی سے شرکاء کو مستفید کیا، مولانا شریف صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ) نے اجلاس کی نگرانی فرمائی۔ تربیتی ورکشاپ کے دوران معلمین کو بچوں کی نفسیات کو سمجھنے، تدریس کے مؤثر طریقوں کو اختیار کرنے، شفقت و حکمت کے ساتھ تعلیم دینے، مکاتب کے نظام کو بہتر بنانے اور طلبہ میں دینی ذوق پیدا کرنے کے حوالے سے عملی رہنمائی فراہم کی گئی۔ اجلاس میں ضلع بھر سے جمعیۃ علماء عہدے داران و اراکین سمیت مولانا عبداللہ خان عارفی ملکاپور، مولانا عبدالعظیم مفتاحی، مفتی صدیق صاحب اشاعتی کھامگاؤں، حافظ مستقیم صاحب مہکر مولانا شعبان صاحب قاسمی، مولانا عمران صاحب کھامگاؤں، حافظ مختار خان صاحب، قاری محمد خالد عبید صاحب ظہیر عباس سر صاحب بلڈانہ، حاجی شیخ رضوان صاحب لونار، مفتی جان محمد صاحب ملکاپور، مولانا نثار ندوی صاحب کھام گاؤں، حافظ شریف صاحب ناندورا، مولانا، مولانا الحاج محمد اشراق صاحب مولانا جنید رائے پوری مولانا شہزاد رحمانی صاحب، مولانا سمیر صاحب بلڈانہ، مولانا ریاض خان مفتاحی، حافظ عبدالمتین انقلابی دیولگھاٹ و حافظ عابد و مولانا حبیب اشرفی شیگاؤں و دیگر شریک تھے مہمانوں کی ضیافت جمعیۃ علماء شہر دیولگھاٹ و نوجوانان دیولگھاٹ کی جانب سے کیا گیا، پروگرام کے لیے جامعہ ابوبکر صدیق دیولگھاٹ کے تمام اساتذہ و طلبہ نے انتھک محنت و کوششیں کی، اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اگر یورپ روس پر حملہ کرتا ہے تو جنگ مکمل مختلف اور مختصر ہوگی: روسی وزیر خارجہ

روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے ایک بیان میں کہا کہا گر یورپ روس پر حملہ کرتا ہے تو جنگ 'مکمل طور پر مختلف اور بہت مختصر' ہوگی

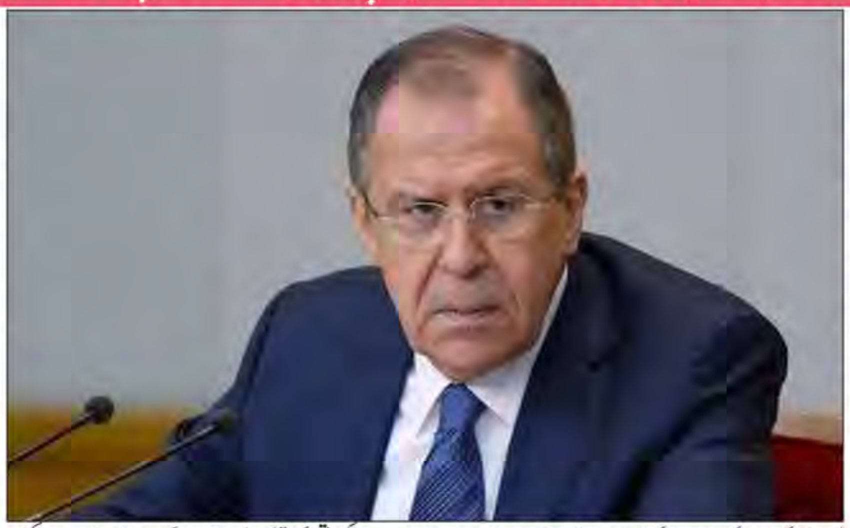

روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے ایک بیان میں کہا کہا گر یورپ روس پر حملہ کرتا ہے تو جنگ 'مکمل طور پر مختلف اور بہت مختصر' ہوگی، ساتھ ہی انہوں نے یورپی لیڈروں کے روس کے ساتھ جنگ کی تیاری کی ضرورت کے بارے میں دیے گئے بیانات پر تنقید کی، کہا یہ معاملہ برسلز میں موجودہ یورپی سیاسی لیڈروں کے درمیان ایک بڑا موضوع بن گیا ہے۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے بدھ کے روز کہا کہ روس نے بار ہا کہا ہے کہ وہ مغربی ممالک پر حملہ کرنے والا نہیں ہے اور خبردار کیا کہ روس کے خلاف کوئی بھی یورپی فوجی جارحیت ایسی جنگ کو جنم دے گی جو ''مکمل طور پر مختلف'' اور ''بہت مختصر'' ہوگی۔ یکاترینبرگ شہر میں انٹرنیشنل یوتھ فیسٹیول میں خطاب کرتے ہوئے، لاوروف نے کہا کہ روسی حکام نے بار بار کہا ہے کہ ماسکو کا یورپ پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور ایسا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ''روس نے بار ہا کہا ہے کہ ہم مغربی ممالک پر حملہ کرنے والے نہیں ہیں اور ایسا کرنے میں ہماری کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ لیکن اگر یورپ، جو روس کے خلاف جنگ کی تیاری کے بارے میں باقاعدگی سے بات کرتا ہے، روسی فیڈریشن پر حملہ کرتا ہے، تو یہ ایک بالکل مختلف جنگ ہوگی، اور یہ بہت مختصر ہوگی۔ بعد ازاں لاوروف نے نیٹو کی توسیع اور برسلز کی جنگی بیان بازی پر تنقید کی جبکہ اس بات پر زور دیا کہ تصادم روس کا طریقہ نہیں ہے، یہ موقف روسی قیادت نے بار بار بیان کیا ہے، بشمول صدر ولادیمیر پوتن نے ذاتی طور پر۔ انہوں نے کہا، نیٹو کی روس کی سرحدوں کی طرف ''طاقت کے زور پر توسیع کا حوالہ دیتے ہوئے، کہا کہ مغرب نے بہت پہلے روس کو قابو میں رکھنے کے حق میں انتخاب کیا تھا۔'' علاوہ ازیں وزیر خارجہ نے یورپی لیڈروں کے روس کے ساتھ جنگ کی تیاری کی ضرورت کے بارے میں بیانات پر بھی تنقید کی، کہا یہ معاملہ برسلز میں موجودہ یورپی سیاسی لیڈروں کے درمیان ایک بڑا موضوع بن گیا ہے۔ مزید برآں انہوں نے کہا کہ یورپی باشندے یوکرین کی سرزمین پر کسی قسم کی متحرک فوج تعینات کرنے کے منصوبوں پر کھل کر بات کر رہے ہیں، وہاں کھلے عام نازی اور روس فوبک حکومت کو محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے قبل منگل کو یوکرین پر ایک گول میز کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے، لاوروف نے کہا کہ خصوصی آپریشن کے مقاصد شروع سے ہی تبدیل نہیں ہوئے ہیں کہ روس اپنی سلامتی کو یقینی بنانا چاہتا ہے، نیٹو کو اپنی سرحدوں پر پہنچنے سے روکنا چاہتا ہے، اور روسیوں اور روسی بولنے والے لوگوں کے جائز حقوق کا تحفظ کرنا چاہتا ہے۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف کا کہنا ہے کہ اگر یورپ روس پر حملہ کرتا ہے، تو یہ جنگ روایتی نہیں بلکہ 'مکمل طور پر مختلف اور بہت مختصر' ہوگی۔ روسی وزیر خارجہ نے ستمبر 2026 میں یکاترنبرگ شہر میں منعقدہ بین الاقوامی یوتھ فیسٹیول کے دوران ان خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے بیان کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔ سرگئی لاوروف نے واضح کیا کہ روس بار ہا یہ کہہ چکا ہے کہ اس کا مغربی ممالک یا یورپ پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ ایسا کرنے میں کوئی دلچسپی رکھتا ہے۔ انہوں نے برسلز میں یورپی رہنماؤں کی جانب سے روس کے خلاف جنگ کی تیاریوں سے متعلق بیانات پر کڑی تنقید کی۔ وزیر خارجہ نے روسی صدر ولادیمیر پوتن کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یورپ کا روس کے حملے کے بارے میں خوف پھیلانا 'سراسر حماقت اور سیاسی بصیرت کا فقدان ہے۔ تاہم، اگر یورپ واقعی روس پر حملہ کرنے کی غلطی کرتا ہے، تو روس کا جواب انتہائی سخت اور فوری ہوگا۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے واضح طور پر خبردار کیا ہے کہ اگر یورپی ممالک روس کے خلاف کسی عسکری جارحیت یا حملے کا فیصلہ کرتے ہیں، تو ہونے والی جنگ 'مکمل طور پر مختلف اور بہت مختصر' ہوگی۔ سرگئی لاوروف نے یورپی لیڈروں کے ان بیانات کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا جس میں وہ روس کے ساتھ ممکنہ جنگ کی تیاریوں کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ اس وقت برسلز کی یورپی سیاسی قیادت کے درمیان ایک غیر ضروری اور بڑا موضوع بن چکا ہے۔

بنگلہ دیش میں معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کے ۷ ساتھیوں کو سزائے موت

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی معزول وزیراعظم شیخ حسینہ کے سات ساتھیوں کو ملک میں 2024 کی بغاوت کو کچلنے کی کوشش میں کردار ادا کرنے کے الزام میں غیر حاضری میں موت کی سزا سنائی گئی ہے۔ ان ساتوں افراد، جو معزول رہنما شیخ حسینہ کی عوامی لیگ کے ارکان ہیں، قتل سمیت انسانیت کے خلاف جرائم کے ساتھ ساتھ قتل کو اکسانے اور اکسانے کے جرم میں سزا یافتہ ہیں۔ ڈھاکہ میں جسٹس نذرالاسلام چودھری کی سربراہی میں تین رکنی ٹریبونل نے منگل کو یہ سزائیں سنائیں۔ سزا پانے والوں میں سابق وزیر مملکت برائے اطلاعات ونشریات محمد علی عرفات اور حسینہ واجد کی عوامی لیگ پارٹی کے جنرل سیکریٹری عبیدالقادر بھی شامل ہیں، جن پر قتل کے ساتھ ساتھ قتل پر اکسانے کا بھی الزام تھا۔ کریک ڈاؤن سے متعلق مقدمات میں اڑسٹھ افراد کو سزا سنائی گئی ہے اور بائیس کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ اس وقت صرف چار ہی حراست میں ہیں۔ 78 سالہ حسینہ کو 2024 کی بغاوت کے خلاف کریک ڈاؤن میں کردار ادا کرنے پر انسانیت کے خلاف جرائم کے الزام میں گزشتہ نومبر میں پھانسی دے کر سزائے موت سنائی گئی تھی جس کی وجہ سے وہ 15 سال تک حکومت کرنے والے ملک سے فرار ہوگئیں۔ ریاست کے مقرر کردہ دفاعی وکیل ایم حسن امام نے کہا کہ سات افراد براہ راست قتل میں ملوث نہیں تھے اور یہ کہ عدالت موت سے کم سزا سنا سکتی تھی۔ وہ قتل میں براہ راست ملوث نہیں تھے؛ انہیں ان کے ساتھی کارکنوں اور حامیوں کی وجہ سے سزا سنائی گئی ہے۔ دیگر پانچ افراد میں اے ایف ایم بہاؤالدین نسیم، شیخ فضل شمس پراش، مین الحسین خان نخیل، صدام حسین اور شیخ ولی آصف عنان شامل ہیں۔ ٹریبونل نے پانچوں افراد کے آدھے اثاثوں کو ضبط کرنے کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ وہ کریک ڈاؤن کے دوران ہلاک یا زخمی ہونے والوں کے لواحقین میں معاوضے کے طور پر تقسیم کیے جائیں گے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، بغاوت کے دوران، حسینہ کی سیکورٹی فورسز اور ان کے حامیوں کے ہاتھوں 400,1 افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے۔ ملک سے فرار ہونے کے بعد سے، حسینہ ہندوستان میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہی ہیں، لیکن انہوں نے کہا کہ وہ دسمبر میں سال کے آخر تک بنگلہ دیش واپس آجائیں گی۔

ایسٹ ترکستان کی جلاوطن حکومت کی جانب سے خودمختاری اور آزادی کے مطالبے کا اعادہ

سنکیانگ: ایسٹ ترکستان کی جلاوطن حکومت نے 14 ستمبر کو اپنی 22ویں سالگرہ منائی، جس کے دوران اس کے صدر ڈاکٹر مامیتیمن علا نے ایسٹ ترکستان کی آزادی اور خودمختاری کے مطالبے کا اعادہ کیا۔ ایک بیان میں ڈاکٹر علا نے کہا کہ ایسٹ ترکستان کی جلاوطن حکومت کا قیام 14 ستمبر 2004 کو واشنگٹن ڈی سی میں عمل میں آیا تھا، جب ایغور، قازق اور ایسٹ ترکستان کے دیگر رہنماؤں نے خطے کی سیاسی آواز کی بحالی، اس کی ریاستی حیثیت کے تسلسل کو برقرار رکھنے اور ایسٹ ترکستان کے عوام کے قومی حقِ خودارادیت، آزادی اور خودمختاری کے حق کی توثیق کرنے کے واضح مقصد کے تحت یکجا ہو کر یہ تنظیم قائم کی تھی۔ ان کے بیان کے مطابق، ایسٹ ترکستان کی جلاوطن حکومت کو ایسٹ ترکستان جمہوریہ کے سیاسی جانشین کے طور پر قائم کیا گیا تھا؛ ان کا کہنا تھا کہ 1949 میں عوامی جمہوریہ چین کی جانب سے ایسٹ ترکستان پر قبضے کے بعد اس جمہوریہ کا تختہ زبردستی الٹ دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر علا نے الزام لگایا کہ ایسٹ ترکستان کے عوام سات دہائیوں سے زائد عرصے سے غیر ملکی قبضے اور جسے انہوں نے نوآبادیاتی غلامی، قتلِ عام، بڑے پیمانے پر حراست، غلامی، جبری انضمام اور آبادیاتی تبدیلیوں سے تعبیر کیا، اس کا سامنا کر رہے ہیں؛ اس کے ساتھ ساتھ ان کی قومی، ثقافتی، مذہبی اور سیاسی شناخت کو منظم طریقے سے تباہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ حالیہ برسوں میں یہ پالیسیاں شدت اختیار کر گئی ہیں اور اب یہ ایغوروں اور ایسٹ ترکستان کے دیگر ترک نژاد لوگوں کے خلاف نسل کشی اور انسانیت کے خلاف جرائم کی ایک جاری مہم کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، ڈاکٹر علا نے کہا کہ ایسٹ ترکستان کے عوام کی قومی شناخت اور سیاسی امنگوں کو ختم نہیں کیا جا سکا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 22 سالوں کے دوران، ایسٹ ترکستان کی جلاوطن حکومت نے حکومتوں، پارلیمانوں، بین الاقوامی تنظیموں، عدالتوں اور عالمی عوام کے سامنے ایسٹ ترکستان کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے کام کیا ہے۔

ایران جنگ نے مکہ معاہدے کی کمزوریاں نمایاں کردیں

اسلام آباد: مشرق وسطیٰ میں جاری ایران جنگ اور سعودی عرب پر حوثی حملوں نے پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے درمیان مکہ دفاعی معاہدے کی عملی افادیت پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ معاہدے میں کسی ایک رکن پر مسلح حملے کو تمام اراکین کے خلاف حملہ تصور کرنے کا اصول شامل ہے، لیکن موجودہ بحران میں پاکستان کی جانب سے براہ راست فوجی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ پاکستان نے حالیہ حوثی حملوں کی مذمت کی ہے، تاہم 10 ستمبر کو اس کے دفتر خارجہ نے کہا تھا کہ مکہ معاہدے کے تحت کسی فوجی کارروائی پر بات نہیں ہوئی۔ اس صورتحال نے اس سوال کو جنم دیا ہے کہ اجتماعی دفاع کا وعدہ حقیقی جنگی حالات میں کس حد تک قابل عمل ہے۔ یہ بحث ایسے وقت مزید اہم ہوگئی ہے جب سعودی عرب کو حوثیوں کی جانب سے میزائل اور ڈرون حملوں سمیت بڑھتے ہوئے سکیورٹی خطرات کا سامنا ہے۔ 16 ستمبر کو سعودی فضائی دفاع نے مکہ کے قریب ایک ڈرون کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا، جبکہ حوثیوں نے مقدس شہر کو نشانہ بنانے کی تردید کی۔ پاکستان کے لیے صورتحال خاصی پیچیدہ ہے۔ سعودی عرب اس کا دیرینہ اقتصادی اور دفاعی شراکت دار ہے، لیکن پاکستان ایران کے ساتھ طویل سرحد بھی رکھتا ہے اور کسی وسیع علاقائی جنگ میں براہ راست شامل ہونے سے گریز کرتا رہا ہے۔ اسی لیے مکہ معاہدے کے باوجود اسلام آباد نے اب تک سفارتی حمایت اور مذمت کو براہ راست فوجی مداخلت میں تبدیل نہیں کیا۔ مکہ دفاعی معاہدے نے پاکستان کو مشرق وسطیٰ کے نئے سکیورٹی ڈھانچے میں نمایاں جگہ ضرور دی ہے۔ اس کے نتیجے میں پاکستان کی فوجی صلاحیت، دفاعی صنعت اور سعودی عرب و ترکی کے ساتھ اسٹریٹجک روابط کی اہمیت بھی بڑھی ہے۔ تاہم موجودہ بحران یہ ظاہر کر رہا ہے کہ معاہدے کے سیاسی وعدوں اور عملی فوجی ذمہ داریوں کے درمیان فرق موجود ہو سکتا ہے۔ موجودہ حالات میں اصل امتحان یہ ہے کہ اگر سعودی عرب پر حملوں کا سلسلہ مزید شدت اختیار کرتا ہے تو پاکستان اور ترکی اجتماعی دفاع کے وعدے کو کس شکل میں عملی جامہ پہناتے ہیں۔

چینی فوڈ اینڈ ڈرگ واچ ڈاگ کے سابق سربراہ کو رشوت ستانی کے الزام میں جیل بھیج دیا گیا

بیجنگ: چین کی ایک عدالت نے منگل کے روز اب ناکارہ چائنا فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (سی ایف ڈی اے) کے سابق سربراہ بی جینگ کوان کو رشوت خوری کے الزام میں 14 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ مشرقی صوبے شانڈونگ کی عدالت نے کہا کہ بی نے 1995 سے 2025 تک مختلف عہدوں پر 57 ملین یوآن سے زیادہ رقم اور اثاثے غیر قانونی طور پر قبول کیے ہیں جن میں سی ایف ڈی اے کے سربراہ اور ریاستی کونسل میں ایک سینئر اہلکار کے طور پر شامل ہیں۔ عدالت نے اپنے پہلے مقدمے کے فیصلے میں کہا کہ دو افراد نے کاروباری کارروائیوں، انتظامی منظوریوں اور پروجیکٹ سیٹلمنٹ سمیت معاملات میں اداروں اور افراد کی مدد کرنے کے لیے رشوت قبول کی۔ انہیں 2015 کے اوائل میں سی ایف ڈی اے کا سربراہ مقرر کیا گیا تھا، اس سے چند ماہ قبل جب حکومت نے چین کے منشیات کے جائزے کے طریقہ کار کی ایک بڑی اصلاح شروع کی تھی۔ اپنے دور میں، سی ایف ڈی اے نے نئی ادویات کے جائزے کے عمل کو آسان بنانے اور تیز کرنے کی کوششیں کیں اور عام ادویات کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات متعارف کروائے ہیں۔

بھارت نے مسعود اظہر کی گرفتاری پر

انعام کے حوالے سے پاکستان کے اقدام کو محض ایک ڈرامہ قرار دیا

نئی دہلی: بھارت نے جیشِ محمد کے سربراہ مسعود اظہر کی گرفتاری میں مددگار معلومات پر انعام کی تجدید یا اس میں اضافے کے پاکستان کے مبینہ فیصلے کو محض ایک ''ڈرامہ'' اور ''جعلی اعلان'' قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے، اور بھارت کی جانب سے دہشت گرد قرار دیے گئے اس شخص کے خلاف کارروائی کرنے میں اسلام آباد کی سنجیدگی پر سوال اٹھایا ہے۔ بھارت کے انتہائی مطلوب دہشت گردوں میں شامل اظہر کا نام بھارتی حکام کی جانب سے ملک میں ہونے والے کئی بڑے دہشت گردانہ حملوں کے ساتھ طویل عرصے سے جوڑا جاتا رہا ہے۔ جیشِ محمد کے بانی اور سربراہ کے طور پر ان کا کردار نئی دہلی اور اسلام آباد کے درمیان تنازع کا ایک دیرینہ موضوع رہا ہے۔ پاکستان کی جانب سے انعام کے اعلان کا اعادہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب اسلام آباد پر اپنی سرزمین سے کام کرنے والی دہشت گرد تنظیموں اور ان کے مالی معاونت کے نیٹ ورکس کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے بین الاقوامی دباؤ ہے، خاص طور پر فنانشل ایکشن ٹاسک فورس کی جانچ پڑتال کے تناظر میں، جو منی لانڈرنگ اور دہشت گردوں کی مالی معاونت کے خلاف کام کرنے والا عالمی نگران ادارہ ہے۔ پاکستان کو اس سے قبل دہشت گردوں کی مالی معاونت اور عسکریت پسند گروپوں کے خلاف ٹھوس کارروائی ظاہر کرنے کے لیے شدید بین الاقوامی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بھارتی حکام نے ایسے شخص کے بارے میں معلومات پر انعام کے اعلان کرنے پر پاکستان کی ساکھ پر سوال اٹھایا ہے جس پر بھارت طویل عرصے سے دہشت گردی میں ملوث ہونے کا الزام عائد کرتا رہا ہے۔ نئی دہلی نے بارہا دہشت گرد گروپوں اور ان کی قیادت کے خلاف قابلِ تصدیق اور مستقل کارروائی کا مطالبہ کیا ہے، نہ کہ ایسے اعلانات کا جن کے نتیجے میں کوئی ٹھوس اقدامات نہ ہوں۔ اظہر کو بھارت نے 1999 میں انڈین ایئر لائنز کی پرواز IC-814 کے مسافروں کے بدلے رہا کیا تھا، جسے ہائی جیک کر کے افغانستان کے شہر قندھار لے جایا گیا تھا۔ پاکستان میں قائم جیشِ محمد کو بھارت اور کئی دیگر ممالک نے دہشت گرد تنظیم قرار دے رکھا ہے۔ بھارت نے اظہر کا تعلق کئی بڑے حملوں سے جوڑا ہے، جن میں 2001 کا پارلیمنٹ پر حملہ، 2016 کا پٹھان کوٹ حملہ اور 2019 کا پلوامہ حملہ شامل ہیں۔ بھارت میں دہشت گردی کے وسیع تر تناظر میں 2008 کے ممبئی حملوں کو بھی جیشِ محمد سے منسوب کیا جاتا رہا ہے، اگرچہ انفرادی حملوں کے حوالے سے الزامات اور حالات مختلف رہے ہیں۔ 2019 میں، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اظہر کو عالمی دہشت گرد قرار دیا تھا۔ اسلام آباد کا موقف رہا ہے کہ اظہر اب پاکستان میں موجود نہیں ہیں اور اس کا کہنا ہے کہ وہ فرار ہو کر افغانستان چلے گئے ہیں۔ 2021 میں، پاکستان کی وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) نے ایسی معلومات فراہم کرنے پر 50 لاکھ روپے انعام کا اعلان کیا جن کے نتیجے میں اس کی گرفتاری ممکن ہو سکے۔

کواڈ ممالک کی ٹوکیو میں مشترکہ مشق

ٹوکیو: بھارت، جاپان، آسٹریلیا اور امریکہ نے انڈو پیسیفک خطے میں قدرتی آفات کے دوران تیز اور مؤثر امدادی کارروائیوں کے لیے اپنے مشترکہ لاجسٹکس نیٹ ورک کو مزید مضبوط بنانے کی سمت اہم پیش رفت کی ہے۔ چاروں ممالک نے 3 اور 4 ستمبر کو ٹوکیو میں مشترکہ ٹیبل ٹاپ مشق منعقد کی۔ مشق کا بنیادی مقصد بڑے قدرتی حادثات اور ہنگامی حالات کے دوران چاروں ممالک کی لاجسٹکس صلاحیتوں کو مشترکہ طور پر استعمال کرنے کے طریقہ کار کا جائزہ لینا تھا۔ اس دوران باہمی رابطے، وسائل کی تیز تر نقل و حرکت اور امدادی کارروائیوں میں بہتر ہم آہنگی پر خصوصی توجہ دی گئی۔ مشق کے دوران کواڈ انڈو پیسیفک لاجسٹکس نیٹ ورک کے لیے اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز تیار کرنے میں بھی اہم پیش رفت ہوئی۔ یہ طریقہ کار مستقبل میں چاروں ممالک کو کسی بڑی قدرتی آفت کی صورت میں زیادہ منظم انداز میں مشترکہ کارروائی کرنے کا ادارہ جاتی فریم ورک فراہم کرے گا۔ ٹوکیو کی یہ مشق اپریل 2025 میں ہوائی میں ہونے والی پہلی ٹیبل ٹاپ مشق اور دسمبر 2025 میں گوام میں منعقدہ فیلڈ ٹریننگ مشق کے بعد تعاون کے اگلے مرحلے کی نمائندگی کرتی ہے۔ چاروں ممالک نے حالیہ تباہ کن سیلابوں سے متاثرہ افراد سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے اس بات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

عمران خان کے بیٹوں کا عاصم منیر پر ذاتی انتقام کا الزام

والد کی صحت پر شدید تشویش

اسلام آباد: پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کے بیٹوں قاسم خان اور سلیمان خان نے آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر پر اپنے والد کے خلاف ذاتی انتقام لینے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں جیل میں سخت حالات میں رکھا جا رہا ہے۔ پاکستانی حکومت نے ان الزامات کو مسترد کیا ہے۔ عمران خان اگست 2023 سے راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں قید ہیں اور اس وقت بدعنوانی کے ایک مقدمے میں 14 سال قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ ان کے بیٹوں کا کہنا ہے کہ انہیں چھ ماہ سے زیادہ عرصے سے اپنے والد سے بات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور وہ ان کی صحت کے بارے میں شدید فکرمند ہیں۔ سلیمان خان نے الزام عائد کیا کہ ان کے والد کو تقریباً چھ بائی آٹھ فٹ کے سیل میں تنہائی میں رکھا گیا ہے اور انہیں خاندان، آزاد ڈاکٹر اور نئی کتابوں تک مناسب رسائی حاصل نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عمران خان کی آنکھ کی بیماری بروقت علاج نہ ہونے کے باعث سنگین ہوئی اور ان کی ایک آنکھ کی بینائی بڑی حد تک متاثر ہوئی ہے۔ قاسم اور سلیمان نے دعویٰ کیا کہ عمران خان کے ساتھ روا رکھا جانے والا سلوک عاصم منیر کی ذاتی رنجش سے جڑا ہوا ہے۔ ان کے مطابق دونوں کے درمیان اختلافات عمران خان کے دور حکومت سے چلے آ رہے ہیں۔ تاہم یہ خاندان کا الزام ہے اور پاکستانی حکومت اسے مسترد کرتی ہے۔ عمران خان کے بیٹوں نے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا کہ جیل میں ان کے والد کی صحت کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے۔ گزشتہ ماہ سپریم کورٹ نے عمران خان کو آنکھ میں خون جمنے کے مسئلے کے علاج کے لیے نجی اسپتال منتقل کرنے کا حکم دیا تھا۔ انہیں بعد میں مختصر مدت کے لیے ایک سرکاری اسپتال لے جایا گیا اور پھر واپس جیل منتقل کر دیا گیا۔ پاکستانی حکومت کا کہنا ہے کہ عمران خان کو مناسب خوراک، ورزش کی سہولت، طبی معائنوں اور اہل خانہ سے ملاقاتوں سمیت ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں اور ان کے ساتھ غیر انسانی سلوک کے الزامات درست نہیں۔ دوسری جانب عمران خان کی جماعت تحریک انصاف رواں ماہ ملک گیر مارچ کی تیاری کر رہی ہے جس کا اہم مطالبہ سابق وزیر اعظم کی رہائی ہے۔ قاسم اور سلیمان کا کہنا ہے کہ ان کا پاکستانی سیاست میں داخل ہونے یا تحریک انصاف کی قیادت سنبھالنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

تائیوان پر جنگ چین کے لیے 'جہنم' بن سکتی ہے

جس کا مقصد آبنائے تائیوان کو حملہ آور افواج کے لیے انتہائی خطرناک میدان میں تبدیل کرنا ہے۔

تائی پے: تائیوان کسی ممکنہ چینی حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے ڈرونز، بغیر پائلٹ بحری جہازوں، میزائلوں اور دیگر جدید ہتھیاروں پر مبنی ایک نئی دفاعی حکمت عملی تیار کر رہا ہے، جس کا مقصد آبنائے تائیوان کو حملہ آور افواج کے لیے انتہائی خطرناک میدان میں تبدیل کرنا ہے۔ اس حکمت عملی کو دفاعی حلقوں میں ''ہیل اسکیپ'' کا تصور کہا جاتا ہے۔ اس کے تحت بڑی تعداد میں فضائی، سمندری اور زیر آب ڈرونز استعمال کرتے ہوئے چین کی ممکنہ حملہ آور بحری قوت کو تائیوان کے ساحل تک پہنچنے سے پہلے ہی نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ منصوبے کا بنیادی تصور یہ ہے کہ اگر چینی افواج تائیوان کی جانب پیش قدمی کریں تو انہیں مختلف سمتوں سے مسلسل ڈرون حملوں، بارودی سرنگوں، میزائلوں اور دیگر دفاعی نظاموں کا سامنا کرنا پڑے۔ ساحل کے قریب پہنچنے کے ساتھ حملوں کی شدت میں مزید اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ یوکرین کی جنگ نے کم لاگت والے ڈرونز کی اہمیت کو نمایاں کیا ہے، جہاں نسبتاً سستے بغیر پائلٹ نظام مہنگے فوجی ساز وسامان اور بحری اہداف کے خلاف مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔ اسی تجربے کی روشنی میں تائیوان اپنی غیر روایتی دفاعی صلاحیت بڑھانے پر توجہ دے رہا ہے۔ تاہم اس منصوبے کے سامنے بڑے چیلنجز بھی موجود ہیں۔ تائیوان کو بہت بڑی تعداد میں ڈرونز تیار یا حاصل کرنے، چین سے آزاد سپلائی چین قائم کرنے، فوجیوں کو نئی جنگی حکمت عملی کی تربیت دینے اور الیکٹرانک و جی پی ایس جامنگ کے باوجود کام کرنے والے نظام تیار کرنے کی ضرورت ہوگی۔ چین گزشتہ کئی دہائیوں سے اپنی بحری، فضائی اور میزائل صلاحیتوں کو تیزی سے جدید بنا رہا ہے اور تائیوان کو اپنے علاقے کا حصہ قرار دیتا ہے۔ دوسری جانب تائیوان کی حکمت عملی کا مقصد چین کی عددی اور روایتی فوجی برتری کا مقابلہ ایسے غیر روایتی ہتھیاروں سے کرنا ہے جو کسی بھی ممکنہ حملے کی قیمت انتہائی زیادہ بنا دیں۔ دفاعی ماہرین کے مطابق ڈرونز اکیلے کسی جنگ کے نتیجے کا فیصلہ نہیں کر سکتے، لیکن بڑی تعداد میں بغیر پائلٹ نظام، فضائی دفاع، میزائل اور دیگر دفاعی صلاحیتیں مل کر کسی ممکنہ چینی حملے کو کہیں زیادہ مشکل اور مہنگا بنا سکتی ہیں۔

چین تقسیم کے بیج بونے کیلئے انتہا پسندوں کو استعمال کر رہا ہے: عہدیدار

انتباہ دیا کہ صرف ایک یا دو ایسے سیاستدانوں کا انتخاب معاشرے کے لیے اتفاق رائے تک پہنچنا مشکل بنا سکتا ہے۔

تائی پے: قومی سلامتی کونسل (این ایس سی) کے مشیر ایلکس ہوانگ نے کل کہا کہ چین اپنے جمہوری نظام میں داخل ہونے کے لیے انتہا پسندوں کو متاثر کر کے تائیوان کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے، انتباہ دیا کہ صرف ایک یا دو ایسے سیاستدانوں کا انتخاب معاشرے کے لیے اتفاق رائے تک پہنچنا مشکل بنا سکتا ہے۔ ہوانگ نے چینی زبان کے لبرٹی ٹائمز کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ مقصد تائیوان کو کمزور کرنا ہے۔ چین کو آپ پر حملہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اسے صرف آپ کو آپس میں جھگڑتے رہنے کی ضرورت ہے۔ ہوانگ نے کہا کہ بیرون ملک چینی انتخابی مداخلت کوئی نئی بات نہیں ہے، ماضی کے واقعات بشمول تازہ ترین امریکی صدارتی ووٹ پر اثر انداز ہونے کی کوششیں، چینی-کینیڈین کمیونٹیز کو کینیڈا میں بعض سیاستدانوں کے خلاف کرنے کی کوششیں اور آسٹریلیا میں چین نواز امیدواروں کو فنڈ فراہم کرنے کی کوششیں، ہوانگ نے کہا۔ یہ پوچھے جانے پر کہ تائیوان میں چین کے حامی امیدوار کون ہیں، ہوانگ نے کہا کہ جمہوریت میں لوگوں کو اس وقت تک انتخاب لڑنے کی اجازت ہونی چاہیے جب تک وہ قانونی تقاضے پورے کرتے ہیں۔ ہوانگ نے کہا کہ تائیوان میں، امیدواروں کو تائیوان کا شہری ہونا چاہیے اور وہ دوسرے ممالک میں مستقل رہائش یا شہریت ترک کردیں، انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی الیکشن کمیشن اور دیگر حکام چینی شہریت کے لیے سخت جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ یہ یقینی ہے کہ چین ایسے لوگوں کو تائیوان کے سیاسی نظام میں داخل ہونے کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کرے گا، انہوں نے مزید کہا کہ بیجنگ اپنے عمل کے ذریعے جمہوریت کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چین کو سیاسی پولرائزیشن کو گہرا کرنے کے لیے ایک یا دو بنیاد پرست سیاسی شخصیات کی ضرورت ہے، جس سے معاشرے کے لیے اتفاق رائے تک پہنچنا مشکل ہوجائے گا۔ ہوانگ نے کہا کہ ایک بار منتخب ہونے کے بعد، یہ لوگ اہم قانون سازی میں رکاوٹ ڈال کر خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی سلامتی کے قوانین پر نظر ثانی تعطل کا شکار ہے، کچھ قانون ساز رائے عامہ کو متاثر کرنے اور اقدامات کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ دیگر تنظیموں کو قانون سازی کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی کشمکش حکومت کو ضروری بغیر عملے کے فضائی گاڑیاں حاصل کرنے سے روک سکتی ہے اور یہاں تک کہ مخالفین کو کمزور کرنے کے لیے حساس معلومات کے افشاء کا باعث بن سکتی ہے۔ ہوانگ نے کہا کہ تائیوان چینی انتخابی مداخلت کے حقیقی زندگی کے انسائیکلوپیڈیا کی طرح ہے، انہوں نے مزید کہا کہ بیجنگ مصنوعی ذہانت (AI) کا استعمال کرتے ہوئے مسلسل نئے حربے تیار کر رہا ہے۔ تائیوان کی قومی سلامتی کونسل (NSC) کے مشیر ایلکس ہوانگ (Alex Huang) نے الزام عائد کیا ہے کہ چین تائیوان کے جمہوری نظام میں انتہا پسندوں کو داخل کر کے اور سیاسی اختلافات کا فائدہ اٹھا کر اسے کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بیجنگ کا بنیادی مقصد تائیوان کے معاشرے کو آپسی تنازعات میں الجھا کر تقسیم کرنا ہے۔

چین میں کاروباری اداروں پر زمین کے نئے چارجز

نئی زرعی اراضی قانون سازی سے قبل کارروائیاں تیز

بیجنگ: چین کے مختلف علاقوں میں کاروباری اداروں اور جائیداد مالکان کو زمین کے استعمال سے متعلق نئے چارجز اور جرمانوں کا سامنا ہے۔ مقامی حکام نے آئندہ سال نافذ ہونے والے زرعی اراضی کے تحفظ کے نئے قانون سے قبل زمین کے استعمال کی جانچ پڑتال تیز کر دی ہے۔ صوبہ شان ڈونگ میں حکام ایسی فیکٹریوں، دیہی مکانات اور دیگر عمارتوں کا معائنہ کر رہے ہیں جو زرعی زمین کے طور پر درجہ بند اراضی پر تعمیر کی گئی ہیں۔ بعض کاروباری مالکان کا کہنا ہے کہ ان سے زرعی زمین کی بحالی کی فیس کے ساتھ زمین کے مبینہ غیر قانونی استعمال پر الگ جرمانے بھی طلب کیے جا رہے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ رقم لاکھوں ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ کاروباری مالکان کے مطابق انہیں ان رقوم کی وصولی کی قانونی بنیاد سے متعلق محدود دستاویزات فراہم کی گئی ہیں۔ بعض نے الزام لگایا ہے کہ ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں مزید معائنوں، کاروباری سرگرمیوں میں رکاوٹ اور پانی یا بجلی جیسی سہولیات متاثر کرنے کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ان دعوؤں کی آزادانہ تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔ چین کا نیا زرعی اراضی کے تحفظ اور معیار میں بہتری کا قانون یکم جنوری 2027 سے نافذ ہونے والا ہے۔ اس کے تحت زرعی زمین کو غیر زرعی تعمیرات کے لیے استعمال کرنے والے ڈویلپرز کو زمین کی بحالی کی فیس ادا کرنا ہوگی۔ تاہم بعض صوبوں میں مقامی حکومتوں نے قومی قانون کے باضابطہ نفاذ سے پہلے ہی ایسی فیسوں میں اضافہ یا نئے چارجز متعارف کرانا شروع کر دیے ہیں۔ جنان میں حکام نے رواں سال فروری میں عام زرعی زمین کو قانونی طور پر غیر زرعی تعمیرات کے لیے استعمال کرنے کی بحالی فیس دوگنی کرنے کا اعلان کیا تھا۔ شان ڈونگ کے ایک فیکٹری مالک کے مطابق کاروباری اداروں سے بنیادی طور پر دو طرح کی رقوم طلب کی جا رہی ہیں۔ ایک فیس زمین کی درجہ بندی کے مطابق زرعی اراضی کی بحالی کے لیے ہے، جبکہ دوسرا جرمانہ فیکٹری کے زیر استعمال مجموعی رقبے کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔ کاروباری حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے کہ کئی فیکٹریاں برسوں پہلے مقامی حکام کی منظوری یا اس وقت رائج انتظامات کے تحت قائم ہوئی تھیں، لیکن اب زمین کے استعمال کے نئے ضوابط کے تحت انہیں اضافی مالی ذمہ داریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ نئے چارجز ایسے وقت سامنے آ رہے ہیں جب چین کے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے پہلے ہی معاشی دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں، جس کے باعث زمین سے متعلق اضافی فیسیں اور جرمانے بعض کاروباروں کے لیے ایک نئی مالی مشکل بن سکتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی شناخت حکومت کے نشانہ پر

ان انہدامی کاروائیوں میں مسلمانوں کا اپنا رویہ بھی کچھ کم ذمہ دار نہیں ہے۔ کمیٹیوں کے جھگڑے اور کہیں قانونی چارہ جوئی میں غیر سنجیدگی نے بھی ان مسائل کو پیچیدہ بنایا ہے۔ کریڈٹ لینے کی ہوڑ اور انتظامیہ کی نظر میں اچھا بننے کی چاہ نے بھی معاملات کو بگاڑا ہے۔ جمہوریت میں اگر حکومت اور انتظامیہ مخالف ہو تو عوامی حمایت حاصل کرنے کا راستہ کھلا ہوتا ہے۔ کتنی جگہ مسلمانوں کے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات اچھے ہیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ عوام کا دباؤ حکمرانوں کو جھکنے کے لیے مجبور کر دیتا ہے۔ ان انہدامی کاروائیوں کے اثرات مسلم اقلیت کے جذبہ سیکیورٹی اور ملکی سالمیت پر گہرے پڑ رہے ہیں۔ دہلی اور اتر پردیش میں گرائی گئی کئی مساجد اور درگاہیں 200 سے 1000 سال تک پرانی تھیں۔

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ہندوستان کے سیاسی اور سماجی منظرنامے میں گزشتہ دہائی، بالخصوص 2014ء کے بعد سے، ایک نمایاں اور تشویشناک تبدیلی دیکھنے کو ملی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور وزیراعظم نریندر مودی کے اقتدار میں آنے کے بعد اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی شناخت کو مسلسل ہدف بنانے کے واقعات سامنے آرہے ہیں۔ سہارنپور میں عدالت کے احاطہ میں مسجد کو شہید کیے جانے کے بعد مسلمانوں و انکے مذہبی مقامات کو نشانہ بنائے جانے کی بحث تیز ہوگئی ہے۔ اے پی سی آر کے قومی سکریٹری ندیم خان کے مطابق نریندر مودی کی 2014 میں حلف برداری کے اگلے دن ہجومی تشدد کا پہلا واقع ہوا سامنے آیا۔ پونہ کے محسن شیخ کو مسجد سے نکلتے ہوئے بھیڑ نے پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا تھا۔ اس کے بعد ہجومی تشدد کا سلسلہ شروع ہوا اخلاق، پہلو خاں، رکبر/اکبر، تبریز، جنید، نصیر، عمر، لقمان وغیرہ متاثرین کی طویل فہرست ہے۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام خان نے اپنی کتاب Mob lynching in India میں ہجومی تشدد کے ہوئے 700 واقعات میں 2024 تک 1743 لوگوں کی موت کا انکشاف کیا ہے۔ نریندر مودی کے دوسری مرتبہ وزیراعظم بننے کے بعد بلڈوزر کی کاروائی شروع ہوئی۔ کسی نہ کسی بہانے مسلمانوں کی انفرادی جائیدادوں پر بلڈوزر چلایا گیا۔ سب سے پہلے مظفرنگر کے شاملی میں مستقیم کے گھر پر بلڈوزر چلا۔ کہا گیا کہ وہ جرائم پیشہ تھا جبکہ وہ گوشت کا کروباری تھا۔ اے پی سی آر کے اندازے کے مطابق مسلمانوں کی 1040 سے زیادہ جائیدادیں بلڈوزر سے بی جے پی اقتدار والی ریاستوں میں منہدم کی گئی ہیں۔ زیادہ تر بلڈوزر کی کاروائی ایف آئی آر میں نام درج کر یا اس سے پہلے کی گئی ہے۔ 2024 کے بعد بلڈوزر کا رخ انفرادی پروپرٹیز سے کی مساجد، مدارس، مزارات اور قبرستانوں کی طرف ہوگیا۔ 2024 سے پہلے 2018 میں مظفرنگر کے تاولی میں نیشنل ہائی وے 58 کو چوڑا کرنے کے لیے مسجد کو شہید کیا گیا تھا۔ دوسری پریاگ راج میں قادری مسجد کو کنبھ کے لیے راستے کی توسیع کے لیے 2019 میں شہید کیا گیا تھا۔

وہ جگہیں جو صدیوں سے نہ صرف عبادت گاہیں بلکہ تہذیبی اور تعلیمی مراکز رہی ہیں، آج بلڈوزر پالیسی اور انتظامی کارروائیوں کا نشانہ بن رہی ہیں۔ 2014ء سے لے کر 2026ء کے موجودہ دورانیہ میں، ملک کے مختلف حصوں میں سیکڑوں مذہبی مقامات کو مسمار کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور بین الاقوامی سروے رپورٹس کے مطابق 2020ء کے بعد سے اب تک ملک بھر میں مساجد، مزارات، درگاہوں اور مدارس کے خلاف بلڈوزر اور انہدامی کارروائیوں کے 100,2 سے زائد واقعات یا کیسز درج کیے جا چکے ہیں۔ 2026ء کے ابتدائی اور درمیانی مہینوں کے محض 45 ایام کے اندر اتر پردیش، دہلی، مہاراشٹر، گجرات، راجستھان اور ہریانہ جیسے صوبوں میں 23 سے زائد تاریخی مساجد، مدارس، عیدگاہوں اور درگاہوں کو زمین بوس کیا گیا۔ ا۔ خوندجی مسجد اور مدرسہ بحر العلوم (دہلی): جنوری 2024ء میں دہلی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (DDA) نے مہرولی میں واقع 600 سال سے زائد قدیم اخوندجی مسجد کو رات کے اندھیرے میں مسمار کردیا۔ ۲۔ غریب نواز مسجد (بارہ بنکی، اتر

پردیش): مئی 2021ء میں تحصیل والی مسجد کے نام سے معروف اس قدیمی مسجد کو انتظامیہ نے قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے مسمار کیا۔ ۳۔ سہارنپور کلکٹریٹ مسجد: ستمبر 2026ء میں اتر پردیش کے ضلع سہارنپور میں 115 سال سے زائد قدیم مسجد کو مقامی عدالت کے حکم کے فوراً بعد راتوں رات بلڈوزر سے مسمار کر دیا گیا۔ ۴۔ گیر سومناتھ (گجرات): ستمبر 2024ء میں گجرات کے گیر سومناتھ علاقے میں ایک ہی رات میں 9 مساجد اور درگاہوں پر بلڈوزر چلا دیا گیا۔ مذہبی مقامات پر اس حد تک کارروائیاں اتفاقی نہیں بلکہ ایک واضح حکمت عملی کا حصہ معلوم ہوتی ہیں۔ حکمران جماعت کی نظریاتی سرپرست (آر ایس ایس اور دیگر راشٹریہ سویم سیوک تنظیمیں) ہندوستان کو ہندو راشٹرا کے طور پر پیش کرنے کے خواہاں ہیں۔ مسلم حکمرانوں کے دور میں تعمیر کی گئی تاریخی عمارتوں اور مساجد کو "غلامی کی علامت" یا "منادر پر قبضہ" قرار دے کر سیاسی و مذہبی دھرویکرن (قطب نما سیاست) کو فروغ دیا جاتا ہے۔ مدارس مسلمان اقلیت کے تعلیمی اور مذہبی بقا کے مرکز ہیں۔ آسام اور اتر پردیش جیسے صوبوں میں "سروے" اور "غیر قانونی عمارتوں" کے نام پر سو سے زائد مدارس کو سیل یا مسمار کیا گیا۔ آسام کے وزیراعلیٰ کے بیانات اس بات کا ثبوت ہیں جہاں انہوں نے کھلم کھلا مدارس کی بندکرنے کی وکالت کی ہے۔ انتخابات کے قریب آتے ہی مسلم مذہبی سائٹس سے متعلق تنازعات کو ہوا دی جاتی ہے۔ کاشی (وارانسی)، متھرا، بھوج شالا، اور سنبھل کی مساجد کے خلاف سروے اور قانونی جنگ چھیڑ کر ہندو ووٹوں کو متحد کرنے کا کام کیا جاتا ہے۔ اتر پردیش سے شروع ہونے والی "بلڈوزر پالیسی" اب ریاست اور قانون کے نفاذ کا نیا علامتی ہتھیار بن چکی ہے۔ عدالت کے فیصلوں سے پہلے ہی ملزمان اور خاص طور پر مسلم سماج سے وابستہ جائیدادوں اور عبادت گاہوں کو گرانا ایک سیاسی کارنامہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

ملک کی پارلیمنٹ نے 1991ء میں ایک اہم قانون منظور کیا تھا جسے (Special Places of Worship Provisions) Act, 1991 کہا جاتا ہے۔ اس قانون کے تحت 15 اگست 1947ء (ہندوستان کی آزادی) کے وقت جو مذہبی مقام جس صورت اور حالت میں تھا، اس کی مذہبی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا (بابری مسجد کے استثنیٰ کے ساتھ)۔ اس کا مقصد ملک کے اندر مذہبی تنازعات اور پرانے تاریخی تنازعات کا خاتمہ تھا۔ مگر جسٹس چندر چوڑ نے وارانسی کی گیانواپی مسجد معاملہ میں سروے کی اجازت دے کر اس قانون کو کمزور کیا۔ اس کے بعد سے عدالتیں 1991ء کے قانون کے باوجود "سروے" کی اجازت دے رہی ہیں۔ متھرا کی شاہی عیدگاہ کے کیس میں عدالت نے یہ موقف اپنایا کہ 1947ء میں اس عمارت کی اصل مذہبی حیثیت کیا تھی، 1991 کے قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ اس چور راستے نے ہندوتوا تنظیموں کو ملک بھر میں دسیوں مساجد کے خلاف پٹیشن دائر کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ جسٹس بی آر گوئی نے بلڈوزر جسٹس کے خلاف اپنے فیصلے میں انہدامی کاروائی کے لیے قانونی عمل کو اپنانے پر زور دیا وہیں ڈولپمیٹ کے کاموں کو اس سے مستثنیٰ رکھ کر انتظامیہ کو 1991ء کے قانون سے بچنے کا جواز فراہم کردیا۔ مساجد اور درگاہوں کی مذہبی حیثیت پر سوال اٹھانے کے بجائے انہیں تجاوزات (Encroachment)، سرکاری زمین پر قبضہ یا سڑک کی کشادگی میں رکاوٹ کا نام دے کر مسمار کیا جارہا ہے۔ سہارنپور مسجد اور مہرولی کی اخوندجی مسجد دونوں کیسز میں یہی طریقہ کار اپنایا گیا۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کے لچکدار رویہ کی وجہ سے یہ قانون سختی سے نافذ نہیں ہوسکا۔ اگرچہ سپریم کورٹ نے کئی بار کہا کہ 1991ء کا قانون سیکیولرزم کی روح ہے، لیکن ذیلی عدالتوں کو مختلف مساجد پر مقدمات کی سماعت سے روکنے میں ناکام رہا ہے۔

ان انہدامی کاروائیوں میں مسلمانوں کا اپنا رویہ بھی کچھ کم ذمہ دار نہیں ہے۔ کمیٹیوں کے جھگڑے اور کہیں قانونی چارہ جوئی میں غیر سنجیدگی نے بھی ان مسائل کو پیچیدہ بنایا ہے۔ کریڈٹ لینے کی ہوڑ اور انتظامیہ کی نظر میں اچھا بننے کی چاہ نے بھی معاملات کو بگاڑا ہے۔ جمہوریت میں اگر حکومت اور انتظامیہ مخالف ہو تو عوامی حمایت حاصل کرنے کا راستہ کھلا ہوتا ہے۔ کتنی جگہ مسلمانوں کے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات اچھے ہیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ عوام کا دباؤ حکمرانوں کو جھکنے کے لیے مجبور کر دیتا ہے۔ ان انہدامی کاروائیوں کے اثرات مسلم اقلیت کے جذبہ سیکیورٹی اور ملکی سالمیت پر گہرے پڑ رہے ہیں۔ دہلی اور اتر پردیش میں گرائی گئی کئی مساجد اور درگاہیں 200 سے 1000 سال تک پرانی تھیں۔ ان کی مسماری سے ہندوستان کا مشترکہ تہذیبی ورثہ (گنگا جمنی تہذیب) اور معمارانہ تاریخ ہمیشہ کے لیے ختم ہو رہی ہے رات کے اندھیرے میں بھاری پولیس نفری کی موجودگی میں عبادت گاہوں کو گرایا جانا ریاست کی جانب سے شکوک پیدا کرتا ہے۔ مدارس کی مسماری سے ہزاروں غریب اور یتیم بچوں کی تعلیم اور چھت کا سہارا چھن گیا۔ بغیر نوٹس دیے، یا نوٹس اپیل کا وقت ختم ہونے سے پہلے راتوں رات بلڈوزر چلانا آئین کے آرٹیکل 14 (مساوات)، آرٹیکل 25 (مذہبی آزادی) اور آرٹیکل 21 (زندہ رہنے اور وقار کے حق) کے واضح خلاف ورزی ہے۔ مساجد، مدارس اور درگاہوں کے خلاف جاری یہ مہم محض جائیدادوں کا تنازع نہیں، بلکہ جمہوری ہندوستان کی روح پر ایک گہرا زخم ہے۔ سیکیولرزم، جو کہ بھارتی آئین کا بنیادی ڈھانچہ ہے، اس طرح کی یکطرفہ اور انتقامی کارروائیوں سے تیزی سے کھوکھلا ہو رہا ہے۔ اگر اس انہدامی کارروائی اور قانون شکن رویے کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو اس سے ملک کے سماجی تانے بانے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کو Places of Worship Act, 1991 کی بالادستی کا اعادہ کرتے ہوئے ایک مکمل اور سخت گائیڈ لائن جاری کرنی ہوگی جس کے تحت سرکاری یا تجارتی ترقی کے نام پر بھی کسی قدیم مذہبی مقام کو مسمار کرنے پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور قصوروار انتظامی افسران پر کارروائی کی جائے۔ ملک کی بقا اور ترقی صرف آئین کی حکمرانی اور تمام اقلیتوں کی مذہبی و ثقافتی آزادی کے تحفظ میں ہی مضمر ہے۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

۱۷ ستمبر ۲۰۲۶

کجریوال پھر ایک بار سرگرم

عام آدمی پارٹی کے سربراہ اروند کجریوال ایک بار پھر سے سیاسی طور پر سرگرم ہو گئے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ وہ گوا میں غیر کانگریس و غیر بی جے پی اتحاد بناتے ہوئے انتخابات میں مقابلہ کریں گے۔ اروند کجریوال وقفہ وقفہ سے کانگریس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انتخابات میں مقابلہ کرتے رہے ہیں اور ہر بار انہوں نے بی جے پی کو راست یا بالواسطہ طور پر فائدہ ہی پہونچایا ہے۔ انہوں نے گجرات میں، ہریانہ میں، خود دہلی کے لوک سبھا حلقوں میں اور دیگر ریاستوں میں انتخابات میں مقابلہ کرتے ہوئے بی جے پی کیلئے راہ ہموار کی ہے اور کانگریس کی راہ میں ہمیشہ سے رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔ جس کسی ریاست میں بی جے پی کیلئے حالات مشکل نظر آتے ہیں وہاں مخالف بی جے پی اتحاد کو مستحکم کرنے کی بجائے اروند کجریوال نت نئے بہانے پیش کرتے ہوئے کانگریس کو کمزور کرنے والا راستہ اختیار کرتے ہیں اور وہاں بی جے پی کی کامیابی کی راہ ہموار ہوجاتی ہے۔ ہریانہ میں ہوئے گذشتہ اسمبلی انتخابات کے موقع پر ساری ریاست میں مخالف بی جے پی لہر پیدا ہوگئی تھی۔ خود بی جے پی کے حلقوں میں مایوسی دکھائی دے رہی تھی۔ کئی قائدین بی جے پی کا ساتھ چھوڑ کر دوسری جماعتوں میں شمولیت اختیار کر رہے تھے۔ اس موقع پر کانگریس نے عام آدمی پارٹی کے ساتھ اتحاد کی پیشکش کی تھی۔ کچھ نشستوں کو چھوڑنے پر بھی رضامندی کا اظہار کیا تھا لیکن اروند کجریوال نے عین وقت تک ٹال مٹول کرتے ہوئے کانگریس کے ساتھ اتحاد نہیں کیا اور تنہا مقابلہ کیا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ کانگریس کی یقینی دکھائی دیتی ہوئی کامیابی اور بی جے پی کی ناکامی تبدیل ہوگئی۔ کانگریس اقتدار سے دور رہی اور بی جے پی ریاست میں دوبارہ اقتدار حاصل کر پائی۔ گوا میں بھی گذشتہ اسمبلی انتخابات میں اروند کجریوال نے یہی طریقہ کار اختیار کیا تھا اور وہاں بی جے پی اقتدار کو یقینی بنانے میں مدد فراہم کی تھی۔ اب بھی وہ گوا میں یہی طریقہ کار اختیار کر رہے ہیں۔ بی جے پی کے خلاف محاذ آرائی کی بجائے کانگریس کو روکنے پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ ابتداء میں پالیسیوں اور پروگرامس کی بنا پر اروند کجریوال کی عوامی مقبولیت اچھی رہی تھی تاہم ان کے تعلق سے بالکل ابتداء سے یہی رائے ہے کہ دہلی میں کانگریس کو ٹھکانے لگانے کیلئے اور قومی سطح پر ماحول بنانے کیلئے آر ایس ایس کی جانب سے اروند کجریوال کی مدد کی گئی تھی اور دہلی انتخابات میں انہیں ناقابل یقین کامیابی دلانے میں اہم رول ادا کیا تھا۔ حالانکہ کجریوال ان الزامات کی تردید کرتے ہیں لیکن ان کے جو اقدامات ہوتے ہیں وہ ان شبہات کو تقویت دینے کا سبب بنتے ہیں۔ ملک کی درجنوں ارکان پارلیمنٹ رکھنے والی سیاسی جماعتیں آج اس بات کو سمجھ رہی ہیں کہ فی الحال بی جے پی کو شکست دینے کیلئے تمام مخالف جماعتوں کا آپس میں اتحاد ضروری ہے۔ ایک دوسرے کو مستحکم کرتے ہوئے بی جے پی کا مقابلہ کیا جانا چاہئے۔ اس کی مثالیں موجود ہیں۔ اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی' مغربی بنگال میں ممتا بنرجی' ٹاملناڈو میں جوزف وجئے' بہار میں تیجسوی یادو اور کئی چھوٹی جماعتیں ایسی ہیں جو کانگریس کے ساتھ مل کر اتحاد کر رہی ہیں لیکن اروند کجریوال ہمیشہ سے مخالف کانگریس ذہنیت کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں اور وہ راست یا بالواسطہ طور پر ہمیشہ سے بی جے پی کیلئے فائدہ کا سبب بنتے رہے ہیں۔ گوا میں ہونے والے اسمبلی انتخابات سے قبل انہوں نے ایک بار پھر اپنی پرانی روش شروع کردی ہے اور وہ کانگریس و بی جے پی دونوں کے خلاف محاذ کی بات کر رہے ہیں۔ زبانی دعوے اور باتیں اپنی جگہ لیکن ان کے جو اقدامات ہیں وہ ملک میں سکیولر جماعتوں اور طاقتوں کو کمزور کرنے' ان کے اتحاد میں رخنہ پیدا کرنے اور اپوزیشن کی صفوں کو کمزور کرنے کا سبب بن رہے ہیں اور بی جے پی کے استحکام' اس کی کامیابیوں اور اس کے عروج کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔ ایسے میں ملک کے عوام اور خاص طور پر جن ریاستوں میں انتخابات ہونے والے ہیں وہاں کے عوام کو اس حقیقت کو ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے اور سکیولر طاقتوں کے استحکام کو یقینی بنانا چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

سہارنپور کلکٹریٹ مسجد انہدام

سہارنپور سے پیش آنے والا حالیہ واقعہ جس میں کلکٹریٹ احاطہ میں واقع ایک مسجد کو منہدم کیا گیا، اس وقت ریاست کی سیاست اور صحافت میں موضوعِ بحث بنا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں افواہوں سے ہٹ کر حقائق کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ ۱-واقعہ کیا ہے؟ ۵ اور ۶ ستمبر ۲۰۲۶ کی درمیانی شب ضلعی انتظامیہ نے کلکٹریٹ احاطہ میں واقع تقریباً ۳۱۵ مربع میٹر پر بنی دومنزلہ مسجد کو مسمار کردیا۔ انتظامیہ کے مطابق کارروائی صبح ساڑھے سات بجے شروع ہوئی اور تقریباً ۱۸ گھنٹے تک جاری رہی، جس کے بعد زمین کو ہموار کردیا گیا۔ موقع پر ۶ بلڈوزر، پی اے سی کی ۵ کمپنیاں، آر اے ایف اور تقریباً ۲۰۰ پولس اہلکار تعینات تھے۔ انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ یہ مسجد سرکاری زمین پر ناجائز تعمیر تھی۔ ۲- قانونی پس منظر: نائب تحصیلدار/سٹی مجسٹریٹ کی عدالت نے ۱۶ جولائی ۲۰۲۶ کو مسجد کو خالی کرنے اور ۱.۶۴ کروڑ روپے جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ مسجد کمیٹی نے اس حکم کے خلاف ضلع جج کے یہاں اپیل دائر کی، جسے ۲ ستمبر ۲۰۲۶ کو ۱۷ سماعتوں کے بعد خارج کردیا گیا۔ ضلع عدالت سے اپیل خارج ہونے کے بعد انتظامیہ نے انہدام کی کارروائی عمل میں لائی۔ تاہم معاملہ اب ہائی کورٹ پہنچ چکا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے ۱.۶۴ کروڑ کے جرمانہ کی وصولی پر عبوری روک لگادی ہے اور ریاستی حکومت سے ۳ ہفتہ میں جواب طلب کیا ہے۔ اگلی سماعت ۱۲ اکتوبر کو مقرر ہے۔ ۳-مسجد کمیٹی اور فریقین کا موقف: مسجد کمیٹی کا کہنا ہے کہ یہ مسجد ۷۰ سے ۱۰۰ سال بلکہ ۱۵۰ سال پرانی ہے، اس کے ثبوت کے طور پر ۱۹۱۱ کا بجلی بل بھی پیش کیا گیا تھا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ زمین آج بھی وحید خان اور یعقوب خان کے نام درج ہے جن کی زمینداری میں یہ مسجد بنی تھی، اور مسجد وقف بورڈ میں درج ہے لیکن وقف بورڈ کو فریق نہیں بنایا گیا۔ کانگریس رکنِ پارلیمنٹ عمران مسعود نے اسے "آئین کی دھجیاں اڑانا" قرار دیا ہے۔ ادھر انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تمام قانونی تقاضے پورے کئے گئے۔ ۴-انہدام کے بعد کی صورتحال: ملبہ ہٹانے کے دوران زمین کے نیچے تقریباً ۲۰ سے ۲۵ فٹ گہرا ایک کنواں برآمد ہوا ہے، جسے علماء وضو کے کنویں سے تعبیر کر رہے ہیں اور مسجد کے قدیم ہونے کا ثبوت بتا رہے ہیں۔ امن و امان کے پیش نظر کیرانہ کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن کو راستے میں روکا گیا اور انہیں ہاؤس اریسٹ کیا گیا، جبکہ کئی دیگر لیڈروں کو حراست میں لیا گیا۔ بسپا سپریمو مایاوتی سمیت اپوزیشن نے اس کارروائی پر جلد بازی کا الزام لگایا ہے۔ یہ مراسلہ حقائق پر مبنی ہے اور اس کا مقصد کسی فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینا نہیں بلکہ عدالت میں زیرِ سماعت معاملہ کی اصل صورت قارئین تک پہنچانا ہے۔

نوجوان نسل کو منشیات سے بچانے کیلیے مہم جاری

ناسک: نوجوان نسل کو منشیات اور دیگر نشہ آور اشیاء کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنے اور معاشرے کو نشہ سے پاک بنانے کے مقصد سے جیلانی قادری فاؤنڈیشن کی جانب سے گزشتہ کئی دنوں سے مسلسل نشیلی اشیاء کے خلاف بیداری مہم جاری ہے۔ یہ مہم آصف جیلانی کی زیرِ سرپرستی مختلف علاقوں کے نکڑ، چوراہوں اور عوامی مقامات پر روزانہ چلائی جا رہی ہے۔ مہم کے دوران عوام خصوصی نوجوانوں کو نشے کے تباہ کن اثرات سے آگاہ کیا جارہا ہے اور تمبا کو نوشی، شراب، منشیات اور حقہ جیسی عادتوں سے دور رہنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ مقررین کا کہنا ہے کہ منشیات صرف ایک فرد کی زندگی ہی برباد نہیں کرتیں بلکہ پورے خاندان اور معاشرے کو متاثر کرتی ہیں، اس لیے اس کے خلاف اجتماعی طور پر بیداری پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس مہم میں حافظ و قاری مولانا افضل نجمی، مولانا اظہر، مولانا سمیر رضا، ندیم منیار، تنظیم سید سہیل منیار سمیت مختلف سماجی و مذہبی شخصیات اور کارکنان سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں۔ روزانہ مختصر نکڑ درس کے ذریعے عوام تک نشہ مخالف پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ مہم کے منتظمین نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نیک مقصد میں تعاون کریں، نوجوانوں پر خصوصی توجہ دیں اور اپنے آس پاس کسی بھی شخص کو نشے کی لعنت میں مبتلا ہونے سے بچانے کے لیے مثبت کردار ادا کریں۔

یونیفارم سول کوڈ بھارتیہ جنتا پارٹی کے دیرینہ سیاسی ونظریاتی ایجنڈے کا حصہ رہا ہے اور 2024ء کے انتخابی منشور میں بھی اسے شامل کیا گیا تھا۔ اتراکھنڈ میں فروری 2024ء میں یو سی سی قانون منظور ہوا اور مارچ 2024ء میں اسے نوٹیفائی کیا گیا بعد ازاں ریاست میں اس کے نفاذ کا عمل شروع ہوا۔ امیت شاہ کے تازہ بیان کے مطابق حکومت اب اسے این ڈی اے کی تمام 21 ریاستوں تک وسعت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن یہاں اصل سوال محض یہ نہیں کہ یو سی سی نافذ ہوگا یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی، کثیر لسانی، کثیر ثقافتی اور تہذیبی اعتبار سے بے حد متنوع ملک میں یکساں قانون کی تشکیل کس نوعیت کی ہوگی اس کے دائرہ کار میں کون کون سے معاملات آئیں گے؟

2029ء کی سیاست اور آج کے حکومتی اعلانات!

افتخار احمد قادری

2029ء کے عام انتخابات ابھی خاصے فاصلے پر ہیں لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی نے آئندہ لوک سبھا معرکے کی سیاسی بساط بچھانے کا عمل ابھی سے شروع کر دیا ہے۔ گزشتہ بارہ برس کے اقتدار میں بی جے پی نے ملکی سیاست کے جس بیانیے کو مسلسل آگے بڑھایا، اس میں ترقی، تعمیر، مضبوط معیشت، قومی سلامتی، سب کا ساتھ، سب کا وکاس اور سب کا وشواس جیسے الفاظ نمایاں رہے ہیں۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سیاسی منظرنامہ تبدیل ہوا، عوامی ترجیحات میں بھی تبدیلی آئی اور اقتدار کے بیانیے کو نئے سوالات کا سامنا کرنا پڑا۔ اب اگر مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ ممبئی میں کھڑے ہو کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ 2029ء کے لوک سبھا انتخابات سے قبل بی جے پی کی قیادت والے این ڈی اے کی تمام 21 ریاستوں میں یونیفارم سول کوڈ یعنی یکساں سول کوڈ نافذ کر دیا جائے گا تو اس اعلان کو محض ایک انتظامی منصوبہ سمجھنا شاید سیاسی تناظر کی مکمل ترجمانی نہیں ہوگی۔ یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب 2029ء کی انتخابی سیاست کے لیے مختلف سیاسی جماعتیں اپنے اپنے مسائل، نعروں اور ترجیحات کو عوام کے سامنے رکھنے کی تیاری کر رہی ہیں۔

چنانچہ یہ سوال فطری ہے کہ آنے والے انتخابات میں اصل سیاسی مرکز کیا ہوگا؟ معاشی ترقی؟ روزگار؟ مہنگائی؟ تعلیم؟ صحت؟ کسان؟ متوسط طبقہ؟ نوجوانوں کا مستقبل؟ یا پھر مذہب، شخصی قوانین، شہریت اور شناخت سے متعلق مسائل؟ امیت شاہ کے حالیہ اعلان نے اس سوال کو مزید نمایاں کر دیا ہے۔

یونیفارم سول کوڈ بھارتیہ جنتا پارٹی کے دیرینہ سیاسی ونظریاتی ایجنڈے کا حصہ رہا ہے اور 2024ء کے انتخابی منشور میں بھی اسے شامل کیا گیا تھا۔ اتراکھنڈ میں فروری 2024ء میں یو سی سی قانون منظور ہوا اور مارچ 2024ء میں اسے نوٹیفائی کیا گیا بعد ازاں ریاست میں اس کے نفاذ کا عمل شروع ہوا۔ امیت شاہ کے تازہ بیان کے مطابق حکومت اب اسے این ڈی اے کی تمام 21 ریاستوں تک وسعت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن یہاں اصل سوال محض یہ نہیں کہ یو سی سی نافذ ہوگا یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی، کثیر لسانی، کثیر ثقافتی اور تہذیبی اعتبار سے بے حد متنوع ملک میں یکساں قانون کی تشکیل کس نوعیت کی ہوگی اس کے دائرہ کار میں کون کون سے معاملات آئیں گے؟ مختلف مذہبی وسماجی برادریوں کی روایات کے ساتھ اس کا تعلق کس طرح قائم ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قانون سازی کے اس پورے عمل میں وسیع تر سماجی اتفاقِ رائے کس طرح پیدا کیا جائے گا؟ آئین ہند شہریوں کے درمیان مساوات کی ضمانت دیتا ہے لیکن اسی آئینی نظام میں ہندوستان کی قبائلی، ثقافتی اور علاقائی گونا گونی کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ یو سی سی کے موجودہ ریاستی ماڈل میں بھی بعض قبائلی برادریوں کے لیے استثنا کی بات سامنے آئی ہے۔ اگر مخصوص تاریخی، ثقافتی اور قبائلی روایات کے تحفظ کو آئینی اور سماجی ضرورت سمجھا جا سکتا ہے تو مذہبی برادریوں کے شخصی قوانین پر گفتگو کرتے وقت بھی اسی حساسیت، مشاورت اور آئینی توازن کو ملحوظِ نظر کیوں نہ رکھا جائے؟ یہ سوال کسی ایک مذہب کے حق یا مخالفت کا سوال نہیں بلکہ ہندوستانی وفاقی نظام اور کثرت میں وحدت کے بنیادی تصور سے متعلق ہے۔ یکساں قانون کا مقصد اگر شہری مساوات ہے تو اس مساوات کی تعریف بھی واضح ہونی چاہیے۔ کیا مساوات کا مطلب ہر شہری کے لیے ہر معاملے میں یکساں قانونی ضابطہ ہے؟ یا مساوات کا مطلب یہ ہے کہ ہر شہری کو قانون کے سامنے برابر حقوق، تحفظ اور انصاف حاصل ہو جبکہ مخصوص ثقافتی ومذہبی معاملات میں آئینی دائرے کے اندر گنجائش باقی رہے؟ یہ بحث جذباتی نعروں سے نہیں بلکہ آئینی بصیرت، قانونی تحقیق اور وسیع تر عوامی مشاورت سے طے ہونی چاہیے۔

اتراکھنڈ کے بعد گجرات، آسام اور مدھیہ پردیش میں بھی یو سی سی کے حوالے سے پیش رفت ہوئی ہے، جبکہ مرکزی حکومت اسے دیگر این ڈی اے ریاستوں تک پہنچانے کا ارادہ ظاہر کر رہی ہے۔ موجودہ صورت حال یہ بھی بتاتی ہے کہ ہر ریاست کی سیاسی اور سماجی صورت حال یکساں نہیں۔ ہندوستانی وفاق میں ریاستوں کے اپنے تاریخی تجربات، مقامی روایات، سیاسی اتحاد اور سماجی ساخت موجود ہیں۔ اس لیے مرکز سے ایک اعلان ہو جانا اور تمام ریاستوں میں اس کا یکساں طور پر نافذ ہو جانا دو الگ مراحل ہیں۔ اس سلسلے میں بہار کی مثال خاصی اہم ہے۔ امیت شاہ کے 2029ء سے قبل تمام 21 این ڈی اے ریاستوں میں یو سی سی نافذ کرنے کے اعلان کے فوراً بعد جنتا دل یونائیٹڈ کے اندر سے مختلف احتیاطی بیانات سامنے آئے۔ جے ڈی یو نے یہ مؤقف دہرایا کہ نتیش کمار پارلیمنٹ میں یو سی سی کی حمایت کر چکے ہیں لیکن بہار میں اس کے نفاذ کے معاملے میں جماعت نے محتاط اور مختلف موقف اختیار کیا ہے۔ پارٹی کی طرف سے یہ بھی کہا گیا کہ کسی حتمی قانون یا اس کی دفعات کو دیکھے بغیر عجلت میں فیصلہ نہیں کیا جائے گا اور وسیع تر مشاورت ضروری ہے۔ یہ صورت حال اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ خود این ڈی اے کے اندر بھی یو سی سی کے نفاذ کی رفتار، طریقہ کار اور دائرۂ کار

پر یکساں نقطہ نظر موجود نہیں۔ چنانچہ سیاسی اعلان اپنی جگہ لیکن ہندوستان جیسے وفاقی جمہوری نظام میں عملی نفاذ کے لیے ریاستی حکومتوں، اتحادی جماعتوں، قانونی ماہرین، مذہبی و سماجی نمائندوں اور عام شہریوں کے درمیان مشاورت ایک اہم مرحلہ بن جاتی ہے۔

امیت شاہ نے ممبئی میں یو سی سی کے ساتھ قومی رجسٹر برائے شہریت یعنی NRC کے بارے میں بھی بات کی اور بتایا کہ ملک گیر نفاذ کے سلسلے میں اتحادیوں سے گفت وشنید جاری ہے۔ انہوں نے خاص طور پر غیر قانونی تارکین وطن کی شناخت اور انہیں ملک سے نکالنے کے عزم کا اظہار کیا۔ تاہم NRC کے حوالے سے بھی مختلف قانونی، انتظامی اور سیاسی سوالات موجود ہیں اور حکومت کی جانب سے ملک گیر نفاذ کی کوئی واضح حتمی زمانی حد سامنے نہیں رکھی گئی۔ یہاں پھر وہی بنیادی سوال سامنے آتا ہے کہ انتخابی سیاست میں شہریت، مذہب، شخصی قانون اور شناخت جیسے موضوعات کو مرکزی حیثیت دینے سے پہلے عام شہری کی روزمرہ زندگی سے وابستہ مسائل کو کس مقام پر رکھا جائے گا؟ اگر ایک نوجوان تعلیم مکمل کرنے کے بعد روزگار کے لیے پریشان ہے، اگر ایک متوسط طبقہ بڑھتے ہوئے اخراجات کے بوجھ سے دو چار ہے، اگر ایک کسان اپنی پیداوار کی مناسب قیمت کے لیے فکر مند ہے، اگر غریب خاندان معیاری تعلیم اور علاج کے اخراجات برداشت نہیں کر پا رہا تو اس کے لیے سیاسی بحث کا بنیادی سوال کیا ہونا چاہیے؟ ہر حکومت اپنے کارنامے گنواتی ہے، ہر حزب اقتدار اپنے فیصلوں کو قومی مفاد سے تعبیر کرتی ہے اور ہر اپوزیشن اپنے سوالات کو عوامی مشکلات کی ترجمانی قرار دیتی ہے۔ لیکن جمہوریت میں اصل امتحان یہ ہے کہ عوام ان دعوؤں اور زمینی تجربات کے درمیان کیا تعلق محسوس کرتے ہیں۔ مرکزی حکومت اپنی کارکردگی میں تین طلاق کے خاتمے، آرٹیکل 370 اور 35 اے سے متعلق آئینی تبدیلیوں، نکسل ازم کے خلاف کارروائی، شمال مشرق میں امن معاہدوں، دہشت گردی کے خلاف سرجیکل اور فضائی کارروائیوں اور آپریشن سندور جیسے اقدامات کو نمایاں کرتی رہی ہے۔ امیت شاہ نے اپنے حالیہ بیان میں بھی ان اقدامات کو حکومت کی قومی سلامتی اور حکمرانی کی ترجیحات کے تناظر میں پیش کیا۔ ان اقدامات کی سیاسی اور قانونی تشریحات پر مختلف جماعتوں اور حلقوں کے درمیان اختلاف ہو سکتا ہے لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ حکومت انہیں اپنے اقتدار کی کارکردگی کے اہم حوالوں کے طور پر پیش کرتی ہے۔

تاہم حکمرانی کا پیمانہ صرف وہ اقدامات نہیں ہو سکتے جنہیں حکومت اپنی کامیابی قرار دے۔ عوامی زندگی کی حقیقی کیفیت بھی حکمرانی کے جائزے کا لازمی حصہ ہوتی ہے۔ ایک حکومت اگر قومی سلامتی کے میدان میں بڑے فیصلے کرتی ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ روزگار کے میدان میں کیا پیش رفت ہوئی، تعلیم کے معیار میں کیا بہتری آئی، صحت کی سہولتیں کتنی قابل رسائی ہوئیں، شہری آزادیوں اور قانونی تحفظ کا دائرہ کتنا مضبوط ہوا اور عام شہری کو اپنی روزمرہ زندگی میں ریاستی نظام کس قدر مؤثر محسوس ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ یو سی سی کے اعلان کے بعد بعض اپوزیشن رہنماؤں نے سوال اٹھایا کہ کیا یکساں سول کوڈ مہنگائی کم کرے گا؟ کیا اس سے بے روزگاری ختم ہوگی؟ کیا اس سے ایندھن کی قیمتوں کا مسئلہ حل ہوگا؟ ان سوالات کو محض سیاسی نعرہ کہہ کر نظر انداز کرنا آسان ہے لیکن ان کے پس منظر میں موجود عوامی مسائل کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ایک جمہوری حکومت سے شہری اپنے مذہبی اور آئینی حقوق کے تحفظ کے ساتھ ساتھ معاشی آسودگی، روزگار، تعلیم، صحت اور امن وامان کی بھی توقع رکھتے ہیں۔ یہاں ایک اور پہلو بھی قابل غور ہے۔ ہندوستان کی سیاست میں مذہبی اور شناختی مسائل کبھی غیر اہم نہیں رہے، لیکن 2014ء کے بعد ان مسائل نے قومی سیاسی بیانیے میں ایک نئی شدت حاصل کی۔ بی جے پی نے اپنے نظریاتی وعدوں میں سے بعض کو حکومت میں رہتے ہوئے قانونی یا آئینی اقدامات کے ذریعے آگے بڑھایا۔ اب اگر 2029ء سے پہلے 21 این ڈی اے ریاستوں میں یو سی سی نافذ کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ آنے والے سیاسی مباحث میں ایک اہم موضوع بنے گا۔ سوال صرف یہ ہے کہ اس بحث کا انداز کیا ہوگا؟ کیا یو سی سی پر گفتگو آئینی مساوات، خواتین کے حقوق، قانونی یکسانیت اور شخصی قوانین کی اصلاح کے سوالات تک محدود رہے گی یا اسے مذہبی صف بندی کا ذریعہ بھی بنایا جائے گا؟ یہ فرق بہت اہم ہے۔ قانون سازی اگر حقوق کے تحفظ، قانونی وضاحت اور شہری مساوات کے لیے ہو تو اس پر سنجیدہ علمی وقانونی بحث کی گنجائش رہتی ہے، لیکن اگر کوئی قانونی مسئلہ انتخابی جذبات کو بھڑکانے کے لیے استعمال ہونے لگے تو اس کا اثر سماجی ہم آہنگی پر بھی پڑ سکتا ہے۔

ہندوستان کی سب سے بڑی طاقت اس کی کثرت ہے۔ یہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے آئے ہیں۔ مختلف زبانیں، لباس، خوراک، رسوم، تہوار اور خاندانی روایات ہندوستانی معاشرے کی مجموعی تصویر تشکیل دیتے ہیں۔ ایسے معاشرے میں قانون کی یکسانیت کا سوال محض قانونی اصطلاح نہیں رہتا بلکہ اس کا تعلق سماجی حساسیت سے بھی جڑ جاتا ہے۔ اسی لیے حکومت کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ یو سی سی کے بارے میں عوامی سطح پر واضح کرے کہ اس کا اصل دائرہ کیا ہوگا، کن قوانین اور روایات پر اس کا اثر پڑے گا، قبائلی وعلاقائی استثناؤں کی بنیاد کیا ہوگی اور مذہبی اقلیتوں کے خدشات کو کس طریقے سے دور کیا جائے گا۔ اگر حکومت یہ سوالات شفاف انداز میں حل کرتی ہے تو بحث نعروں کے بجائے قانون اور آئین کے میدان میں رہ سکتی ہے۔ دوسری طرف اپوزیشن جماعتوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ محض مخالفت کرنے کے لیے مخالفت کرنے کے بجائے اپنے متبادل قانونی وسماجی تصورات واضح کریں۔ اگر کسی جماعت کو یو سی سی کے کسی مسودے پر اعتراض ہے تو اسے یہ بتانا چاہیے کہ اعتراض کس دفعہ پر ہے، اس کے متبادل میں کیا قانونی طریقہ کار ہونا چاہیے اور شہری مساوات کے مسئلے کو کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔ محض خوف یا جذبات پر مبنی سیاست سے نہ حکومت کی پالیسی بہتر ہوتی ہے اور نہ عوامی بحث کا معیار بلند ہوتا ہے۔ یہاں سیاسی افہام وتفہیم کی ضرورت پہلے سے زیادہ ہے۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ ہندوستان کسی ایک جماعت، ایک نظریے، ایک مذہب یا ایک خطے کا ملک نہیں بلکہ مختلف شناختوں اور تجربات سے تشکیل پانے والی ایک وسیع جمہوری ریاست ہے۔ قانون سازی کی طاقت پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ کے پاس ضرور ہے، مگر قانون کی پائیداری اس وقت زیادہ مضبوط ہوتی ہے جب اس کے ساتھ سماجی اعتماد بھی موجود ہو۔ اگر 2029ء کی انتخابی سیاست کا مرکزی موضوع یو سی سی اور NRC بنتا ہے تو اس کے ساتھ عوامی مسائل بھی برابر شدت سے سامنے آئیں گے۔ نوجوان پوچھیں گے کہ روزگار کہاں ہے، طلبہ پوچھیں گے کہ معیاری تعلیم کیسے ملے گی، متوسط طبقہ پوچھے گا کہ زندگی کے بڑھتے اخراجات کا بوجھ کیسے کم ہوگا، کسان اپنی آمدنی اور منڈی کے مسائل پر سوال کرے گا اور عام شہری یہ جاننا چاہے گا کہ آئندہ پانچ برس میں اس کی زندگی کس طرح بہتر ہوگی۔ یہ سوال کسی خاص جماعت کے خلاف نہیں بلکہ ہر اقتدار کے سامنے کھڑے ہونے والے سوال ہیں۔ آج اگر بی جے پی اقتدار میں ہے تو اس سے یہ سوال پوچھے جائیں گے، کل اگر کوئی دوسری جماعت اقتدار میں آتی ہے تو اسی معیار پر اس کا بھی احتساب ہونا چاہیے۔ جمہوریت کا حسن یہی ہے کہ اقتدار مستقل نہیں ہوتا، مگر عوام کے سوال مستقل رہتے ہیں۔

امیت شاہ کا 2029ء سے قبل 21 این ڈی اے ریاستوں میں یو سی سی نافذ کرنے کا اعلان اسی لیے محض ایک قانونی اعلان نہیں بلکہ آنے والے سیاسی مباحث کے لیے ایک اہم اشارہ ہے۔ اب اس اعلان کے بعد اصل امتحان قانون کی تیاری، ریاستی سطح پر اتفاقِ رائے، اتحادی جماعتوں کی رضامندی، عوامی مشاورت اور عملی نفاذ کا ہوگا۔ بہار میں جے ڈی یو کا محتاط موقف اس بات کی ایک موجودہ مثال ہے کہ این ڈی اے کے اندر بھی اس موضوع پر مزید سیاسی گفت و شنید کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اسی طرح NRC کے بارے میں بھی محض اعلان کافی نہیں ہوگا۔ شہریت جیسے حساس معاملے میں دستاویزی ثبوت، قانونی اپیل، انتظامی شفافیت، شہری حقوق اور غلط شناخت کے امکانات جیسے سوالات کو پوری سنجیدگی سے دیکھنا ہوگا۔ کسی بھی ایسے عمل کی کامیابی کا دارومدار صرف حکومتی عزم پر نہیں بلکہ اس کے منصفانہ، شفاف اور آئینی طریقہ کار پر بھی ہوگا۔ حکومت اگر واقعی "سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس" کے تصور کو اپنے سیاسی فلسفے کا حصہ سمجھتی ہے تو اس کا سب سے مؤثر مظاہرہ یہی ہوگا کہ ملک کے تمام شہریوں کو یہ اعتماد حاصل ہو کہ قانون ان کے مذہب، زبان، ذات، خطے یا ثقافتی شناخت سے قطع نظر ان کے بنیادی حقوق کا محافظ ہے۔ اسی طرح اگر اپوزیشن واقعی جمہوری اور سیکولر سیاست کی دعوے دار ہے تو اسے بھی یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ محض حکومت کی ہر پالیسی کی مخالفت نہیں بلکہ قابل عمل متبادل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ 2029ء ابھی دور ہے مگر اس کی سیاسی زمین تیار ہونا شروع ہو چکی ہے۔ ایک طرف ترقی، معیشت، قومی سلامتی اور حکمرانی کا بیانیہ ہوگا، دوسری طرف یو سی سی، NRC، مذہبی شناخت، شہریت اور سماجی حقوق کے سوالات ہوں گے۔ عوام ان تمام موضوعات کو اپنی روزمرہ زندگی کے تجربات کی کسوٹی پر پرکھیں گے۔ سیاسی جماعتوں کے لیے اصل چیلنج یہی ہوگا کہ وہ عوام کو محض جذباتی نعروں سے نہیں بلکہ قابل اعتماد پالیسی، واضح پروگرام اور قابل احتساب کارکردگی سے مخاطب کریں۔ ملک کو ایسے قوانین کی ضرورت ہے جو شہریوں کو انصاف کا یقین دیں، ایسے انتظامی نظام کی ضرورت ہے جو کمزور کو طاقتور کے سامنے تحفظ فراہم کرے ایسی سیاست کی ضرورت ہے جو اختلاف کو دشمنی میں تبدیل نہ کرے اور ایسے انتخابی مباحث کی ضرورت ہے جن میں مذہبی شناخت کے ساتھ ساتھ روزگار، تعلیم، صحت، معیشت، کسان، نوجوان اور عام شہری کی زندگی بھی مرکزی موضوع بنے۔

یکساں سول کوڈ ہو یا قومی رجسٹر برائے شہریت، ان دونوں موضوعات پر اختلاف رائے کو جمہوریت کا حصہ سمجھنا ہوگا۔ حکومت اپنے مؤقف کی وضاحت کرے، اتحادی اپنی تشویش بیان کریں، اپوزیشن اپنے اعتراضات اور متبادل پیش کرے اور عوام کو مکمل معلومات کی بنیاد پر اپنی رائے قائم کرنے کا موقع دیا جائے۔ یہی سیاسی افہام وتفہیم کی اصل روح ہے۔ آخر کار ہندوستان کی کامیابی صرف اس بات میں نہیں کہ یہاں کتنے قوانین یکساں بنائے گئے، بلکہ اس میں بھی ہے کہ ان قوانین کے نتیجے میں شہریوں کے درمیان اعتماد کتنا بڑھا۔ ریاست کی طاقت صرف قانون نافذ کرنے میں نہیں بلکہ شہریوں کو یہ احساس دلانے میں بھی ہے کہ وہ اس ملک کے برابر کے مالک اور آئینی حقوق کے یکساں حقدار ہیں۔ شاہ کا اعلان آ چکا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ 2029ء تک اس اعلان کی سیاسی اور قانونی تعبیر کس شکل میں سامنے آتی ہے۔ کیا یو سی سی وسیع تر مشاورت کے ساتھ ایک متفقہ قانونی ڈھانچے کی صورت اختیار کرے گا؟ کیا این ڈی اے کی تمام ریاستیں ایک ہی رفتار سے آگے بڑھیں گی؟ کیا اتحادی جماعتوں کے تحفظات دور ہوں گے؟ کیا NRC کے بارے میں کوئی واضح قومی خاکہ سامنے آئے گا؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کیا آنے والی انتخابی سیاست مذہبی وشناختی سوالات کے ساتھ ساتھ عام آدمی کی معاشی زندگی کے بنیادی مسائل کو بھی برابر اہمیت دے گی؟ ان سوالات کا جواب آنے والا وقت دے گا، لیکن ایک حقیقت آج بھی واضح ہے کہ ہندوستان کی جمہوریت کو صرف اکثریت کے اعداد نہیں بلکہ سماجی اعتماد، آئینی احترام، سیاسی مکالمے اور شہری مساوات مضبوط بناتے ہیں۔ اقتدار کسی بھی جماعت کے پاس ہو، قانون کسی بھی موضوع پر بنایا جائے اور انتخابات کسی بھی نعرے کے گرد لڑے جائیں، آخر کار کسوٹی یہی ہوگی کہ عام شہری خود کو کتنا محفوظ، بااختیار، باعزت اور مطمئن محسوس کرتا ہے۔ یہی وہ معیار ہے جس پر 2029ء کی سیاست بھی پرکھی جائے گی اور آج کے حکومتی اعلانات بھی۔

ہندوستان کو انہدام نہیں، انصاف، تعلیم، روزگار اور ترقی کی ضرورت ہے

غلام مزمل عطا اشرفی

آج ہندوستان کے ایک عام شہری کے ذہن میں ایک ایسا سوال بار بار سر اٹھا رہا ہے جسے نظر انداز کرنا اب آسان نہیں رہا: آخر اس ملک میں غیر قانونی صرف مسلمانوں کے گھر، ان کی دکانیں، ان کی مساجد، ان کے مدارس اور ان کے تعلیمی ادارے ہی کیوں دکھائی دیتے ہیں؟ اگر کسی عمارت کی تعمیر قانون کے خلاف ہے تو کارروائی ہونی چاہیے، لیکن پھر سوال یہ ہے کہ قانون کی یہ چھان بین سب کے لیے یکساں کیوں نظر نہیں آتی؟ اگر تجاوزات کے خلاف مہم ہے تو ہر تجاوز کے خلاف ہونی چاہیے، اگر غیر مجاز تعمیرات کی جانچ ہے تو ہر مذہب اور ہر طبقے کی عمارت اس جانچ کے دائرے میں آنی چاہیے۔ لیکن جب بار بار انہی کارروائیوں کی خبریں مسلمانوں کے گھروں، عبادت گاہوں اور اداروں کے حوالے سے سامنے آئیں تو ایک عام شہری کے ذہن میں سوال پیدا ہونا فطری ہے کہ کہیں قانون کے نام پر کسی خاص طبقے کو ہی مسلسل نشانہ تو نہیں بنایا جا رہا؟ گزشتہ دنوں سہارنپور میں کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع ایک مسجد کے انہدام نے اس سوال کو ایک مرتبہ پھر قومی بحث کا موضوع بنا دیا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ مسجد سرکاری زمین پر غیر مجاز تعمیر تھی اور قانونی کارروائی کے بعد اسے ہٹایا گیا، جبکہ مسجد کے متولی نے کارروائی کے طریقۂ کار پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ عدالت کا حکم انہدام کا نہیں بلکہ بے دخلی سے متعلق تھا۔ یعنی اس مخصوص معاملے میں بھی قانونی کارروائی کی تعبیر اور طریقۂ کار پر اختلاف موجود ہے۔ لیکن اصل سوال صرف سہارنپور کی ایک مسجد کا نہیں ہے۔ سوال اس پورے طرزِ حکمرانی کا ہے جس میں کسی شہری کے گھر پر بلڈوزر چلنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ اس شخص کا جرم ثابت ہوا بھی ہے یا نہیں۔ کیا کسی شخص کے خلاف ایف آئی آر درج ہونا اس کے گھر کو گرانے کے لیے کافی ہے؟ کیا کسی پر الزام لگ جانا اس کے خاندان کو سزا دینے کا جواز بن سکتا ہے؟ کیا حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ خود ہی الزام لگائے، خود ہی فیصلہ کرے اور پھر خود ہی سزا بھی نافذ کر دے؟ اگر ایسا ہے تو پھر عدالت کس لیے ہے؟ آئین کس لیے ہے؟ قانونی اپیل کا راستہ کس لیے ہے؟ یہ سوال محض جذباتی نہیں ہے۔ نومبر 2024 میں سپریم کورٹ نے انہدامی کارروائیوں کے حوالے سے واضح کیا تھا کہ کسی شخص کے ملزم یا مجرم ہونے کی بنیاد پر اس کی جائیداد کو قانونی طریقۂ کار کے بغیر منہدم نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے نوٹس، سماعت اور دیگر قانونی تقاضوں سے متعلق ملک گیر رہنما اصول بھی وضع کیے۔ یہ فیصلہ دراصل ایک بنیادی اصول کی حفاظت کرتا ہے: حکومت انتظامیہ ہے، عدالت نہیں؛ پولیس تحقیقاتی ادارہ ہے، عدالت نہیں؛ اور بلڈوزر قانون نہیں ہے۔ جرم کا فیصلہ عدالت کرے گی، جائیداد کے حق کا فیصلہ قانون کے مطابق ہوگا اور کسی عمارت کے انہدام کا فیصلہ بھی مقررہ قانونی طریقۂ کار سے ہوگا۔ اگر انتظامیہ ہی الزام لگائے، اسی الزام کو جرم قرار دے، پھر اسی بنیاد پر گھر یا ادارہ گرا دے اور شہری بعد میں عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹاتا رہے تو یہ صورتِ حال قانون کی حکمرانی کے بنیادی تصور کے لیے ایک سنجیدہ سوال بن جاتی ہے۔ مسلمانوں کے معاملے میں یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ انسانی حقوق کی ایک تحقیق نے 2022 میں آسام، دہلی، گجرات، مدھیہ پردیش اور اتر پردیش میں 128 املاک کے انہدام کا جائزہ لیا تھا اور اس میں کم از کم 617 افراد کے متاثر ہونے کی بات کہی گئی تھی۔ اسی تحقیق میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ بعض علاقوں میں مسلم ملکیت والی املاک کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا جبکہ قریبی ہندو ملکیت والی املاک کو نہیں چھیڑا گیا۔ یہ ایک حقوقِ انسانی ادارے کی تحقیق اور اس کا تجزیہ ہے، جس کے ہر واقعے کی قانونی حیثیت الگ الگ دیکھی جانی چاہیے، لیکن اسے محض نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں حکومت سے ایک سیدھا سا سوال بنتا ہے: اگر غیر قانونی تعمیر کے خلاف کارروائی واقعی ایک غیر جانب دار قانونی مہم ہے تو اس کا مکمل ریکارڈ عوام کے سامنے کیوں نہ آئے؟ کتنے گھروں کو غیر قانونی قرار دیا گیا؟ ان میں کتنے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تھے؟ کتنی مساجد، کتنے مندر، کتنے گرجا گھر، کتنے مدارس، کتنے اسکول اور کتنے دوسرے ادارے غیر قانونی تعمیرات کے زمرے میں آئے؟ کتنی عمارتیں عدالت کے حکم سے گرائی گئیں اور کتنی انتظامی حکم سے؟ کتنے معاملات میں اپیل کا موقع دیا گیا؟ کتنے انہدام بعد میں عدالت میں غلط یا ناقص قرار پائے؟ اگر حکومت کے پاس ان سوالات کے واضح اعداد وشمار ہیں تو انہیں سامنے لانے میں آخر کیا حرج ہے؟۔

غزل

وہ جو اپنا یار تھا دیر کا، کسی اور شہر میں جا بسا
کوئی شخص اُس کے مکان میں کسی اور شہر کا آ بسا

یہی آنا جانا ھے زندگی، کہیں دوستی کہیں اجنبی
یہی رشتہ کارِ حیات ھے، کبھی قُرب کا، کبھی دُور کا

ملے اس میں لوگ رواں دواں، کوئی بے وفا کوئی با وفا
کٹی عُمر اپنی یہاں وھاں، کہیں دل لگا کہیں نہیں لگا

کوئی خُواب ایسا بھی ھے یہاں، جسے دیکھ سکتے ھوں دیر تک
کسی دائمی شبِ وصل کا، کسی مستقل غمِ یار کا

وہ جو اس جہاں سے گزر گئے، کسی اور شہر میں زندہ ھیں
کوئی ایسا شہر ضرور ھے، انہی دوستوں سے بھرا ھُوا

یُونہی ھم مُنیرؔ پڑے رھے، کسی اک مکاں کی پناہ میں
کہ نکل کے ایک پناہ سے، کہیں اور جانے کا دَم نہ تھا

منیر نیازی

محسن ملت حضرت مولانا محمد محسن صاحب قاسمی ملت کے جانثار

محمد انظر حسین قاسمی

ابتدائیہ: ڈرھار (Darhar) نوہٹہ بلاک، ضلع سہرسا کا ایک گاؤں ہے جو جغرافیائی طور پر ایک جزیرہ نما ہے، جس کے تین طرف ندی ہے اور ایک طرف خشکی ہے۔ سیلاب اور کوسی ندی کے کٹاؤ کے لحاظ سے انتہائی حساس مانا جاتا ہے، یہ گاؤں کوسی ندی کے مشرق میں واقع ہے، ہر سال مانسون (برسات) کے موسم میں ندی کی تیز دھار سے یہاں بڑے پیمانے پر زمین کا کٹاؤ ہوتا ہے، جس سے مقامی کسانوں کی کھیتی والی زمین ندی میں سما جاتی ہے۔ یہ تو گاؤں کی تصویر کا ایک رخ ہے؛ لیکن اس گاؤں کی تصویر کا ایک دوسرا رخ یہ ہے کہ یہ گاؤں انتہائی سرسبز وشاداب اور خوشحال ہے، گاؤں کے تین طرف طرف ندی، ایک طرف خشکی اور ندی کے کنارے ہرے بھرے درخت گاؤں کی آب وہوا کو معتدل اور خوش گوار بناتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ گاؤں کے لوگوں کے دلوں میں بھی بڑی کشادگی ہے، لمبے عرصے سے گاؤں کے لوگ الفت ومحبت اور آپسی بھائی چارگی کے ساتھ رہتے ہیں، دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے شریک رہتے ہیں۔ روزگار اور تعلیمی سہولیات: ڈرھار گاؤں کی مٹی کوسی کی لائی ہوئی گاد کی وجہ سے زرخیز ہے، جس کی وجہ سے سیلاب کے بعد یہاں دھان، گیہوں اور مچھلی پالن بڑے پیمانے پر ہوتا ہے؛ لیکن کوسی ندی کی طغیانی کی وجہ سے مستقل روزگار کا فقدان رہتا ہے، جس کے باعث یہاں کے نوجوان کسب معاش کے لئے دوسرے شہروں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ گاؤں میں مقامی بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے مدرسہ اسلامیہ عربیہ ڈرھار ہے، جہاں بنیادی دینی تعلیم اور حفظ کی تعلیم کا معقول نظم ہے، ایک سرکاری پرائمری اور مڈل اسکول بھی ہیں، لیکن اعلیٰ تعلیم، بڑے ہسپتالوں اور بینکنگ کی سہولیات کے لیے یہاں کے لوگوں کو نوہٹہ بلاک ہیڈکوارٹر یا سہرسا شہر کا رخ کرنا پڑتا ہے، برسات کے دنوں میں چونکہ اس گاؤں کا رابطہ باقی علاقوں سے اکثر منقطع ہو جاتا ہے اور لوگ آمدورفت کے لیے چھوٹی کشتیوں کا سہارا لیتے ہیں، جسکی وجہ سے ڈرھار،، کے باشندوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگرچہ خشک موسم میں نوہٹہ سے ڈرھار،، تک جانے کے لیے دیہی سڑکیں دستیاب ہیں۔ ڈرھار گاؤں کی شناخت میتھلا علاقے کی عظیم روحانی شخصیت، رہبر قوم وملت اور عالم ربانی محسن ملت حضرت مولانا محمد محسن صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی جائے پیدائش سے بھی ہوتی ہے، ایک ایسی شخصیت جنہوں نے نا صرف ڈرھار بستی؛ بلکہ اس پورے علاقے میں علم کا شمع کچھ اس طرح اخلاص اور دلسوزی کے ساتھ روشن کیا کہ آج اس کی کرنوں سے پورا علاقہ منور ہے اور اس گئے گذرے دور میں بھی اس علاقے میں ممتاز علماء، دانشوران قوم وملت کی بڑی تعداد موجود ہے اور وہاں کی علم دوستی مشہور ہے۔ ولادت اور تعلیم وتربیت: حضرت مولانا محمد محسن صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ڈرھار،، بستی میں گاؤں کے ایک معروف خاندان میں قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص محمد شجاعت میاں جی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں 1918 / عیسوی کو ہوئی، مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے ذہانت وفطانت، فطری صلاحیت اور اعلیٰ ذوق سے نوازا تھا، انہیں بچپن ہی سے حصول علم کا غیر معمولی شوق تھا۔ حضرت مولانا نے ابتدائی تعلیم صوبۂ بہار کے اس وقت کے ممتاز ادارہ مدرسہ رحمانیہ،، سپول، دربھنگہ سے حاصل کی، جبکہ اعلیٰ تعلیم ملک کے مشہور ومعروف ادارہ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد،، یوپی سے حاصل کی۔ اور اسی ادارہ سے آپ نے فضیلت کی تعلیم حاصل کی، وہ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد،، یوپی کے ان قدیم، ممتاز اور جید فضلاء میں سے تھے جن کی خدمات کا دائرۂ وسیع اور مختلف الجہات ہے۔ تدریسی خدمات: حضرت مولانا محمد محسن صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو چونکہ بچپن ہی سے تعلیم وتعلم کا حد درجہ شوق تھا اور وہ ملک میں مسلمانوں کی تنزلی کا بنیادی سبب تعلیم سے دوری اور جہالت کو سمجھتے تھے، اس لئے تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے درس وتدریس کو میدان عمل بنایا، اور اس کے لئے انہوں اپنے مادر علمی، مدرسہ رحمانیہ سپول،، کو چنا، جو اس وقت امیر شریعت رابع حضرت مولانا سید شاہ منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں تعلیم وتربیت کے میدان میں عروج پر تھا اور صوبۂ بہار کا مرکزی ادارہ تھا، چند سال وہاں تدریسی فرائض انجام دینے کے بعد حضرت مولانا ضلع پورنیہ میں کچھ دنوں تک درس وتدریس سے وابستہ ہوئے لیکن حضرت مولانا کے دل میں شروع ہی سے یہ تڑپ تھی کہ اپنے علاقے میں تعلیم وتعلم کا ماحول پیدا کیا جائے، اس کے لئے منجانب اللہ یہ نظم ہوا کہ نوہٹہ،، کے ایک زمیندار کبیر بابو نے اپنی بچیوں کی تعلیم کے لئے حضرت مولانا کی خدمات حاصل کی، حضرت [illegible]

[illegible]

پنجاب میں ’پگڑی‘ پر گھمسان تو یوپی میں کانگریس کی نئی بریگیڈ تیار

اگلے سال اتر پردیش، پنجاب، اتراکھنڈ سمیت ۵ ریاستوں میں اسمبلی انتخابات ہونے ہیں۔ پنجاب میں وزیراعلیٰ بھگونت مان اور ہریانہ کے وزیراعلیٰ نائب سنگھ سینی کے درمیان پگڑی سے متعلق سیاسی بیان بازی تیز ہوگئی ہے، جبکہ کانگریس نے انتخابی ریاستوں میں اپنی نئی میڈیا ٹیموں کو میدان میں اتارنے کی تیاری شروع کردی ہے۔

اگلے سال اتر پردیش، پنجاب، اتراکھنڈ سمیت 5 ریاستوں میں اسمبلی انتخابات ہونے ہیں۔ پنجاب میں وزیراعلیٰ بھگونت مان اور ہریانہ کے وزیراعلیٰ نائب سنگھ سینی کے درمیان پگڑی سے متعلق سیاسی بیان بازی تیز ہوگئی ہے، جبکہ کانگریس نے انتخابی ریاستوں میں اپنی نئی میڈیا ٹیموں کو میدان میں اتارنے کی تیاری شروع کردی ہے۔ پنجاب میں اسمبلی انتخابات کی آہٹ کے ساتھ ہی ہریانہ کے وزیراعلیٰ نائب سنگھ سینی کی پنجاب میں سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ وہ مسلسل پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی کے حق میں سیاسی بیانیہ بنانے کی کوشش کرتے نظر آرہے ہیں۔ اپنے دوروں کے دوران وہ پگڑی پہن کر اور پنجابی زبان میں لوگوں سے بات چیت کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ سیاسی حلقوں میں اسے پنجاب کے لوگوں سے جڑنے کی حکمت عملی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اسی دوران پنجاب کے وزیراعلیٰ بھگونت مان نے نائب سنگھ سینی کی پگڑی سے متعلق ایسا تبصرہ کردیا، جس سے سیاسی ماحول گرم ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ سینی پنجاب میں داخل ہونے سے پہلے پگڑی پہنتے ہیں اور پگڑی کے ذریعے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بھگونت مان کے اس بیان کے بعد پنجاب میں پگڑی سے متعلق سیاسی تنازع کھڑا ہوگیا۔ نائب سنگھ سینی نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ پر جوابی حملہ کرتے ہوئے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دستار یعنی پگڑی محض لباس کا حصہ نہیں بلکہ سکھ گروؤں کے احترام اور روایت کی علامت ہے۔ ان کے مطابق گروؤں کے احترام سے متعلق بھگونت مان کے تبصرے سے لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، اس لیے انہیں اپنے بیان پر معافی مانگنی چاہیے۔ دوسری طرف کانگریس نے اپنی تنظیمی تیاریوں کو آگے بڑھاتے ہوئے ٹیلنٹ ہنٹ پروگرام شروع کردیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت منتخب افراد کو اہم ذمہ داریاں دی جارہی ہیں۔ پارٹی نے اتر پردیش اور ہماچل پردیش میں نئی میڈیا ٹیمیں تشکیل دی ہیں۔ یہ پروگرام کانگریس کے میڈیا اور تشہیری شعبے کے سربراہ اور راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ پون کھیڑا کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ اس کا مقصد ایسے لوگوں کو پارٹی سے جوڑنا ہے جو پارٹی کے نظریات، آئین اور جمہوری اقدار کو سمجھتے ہوں اور میڈیا و عوامی پلیٹ فارم پر پارٹی کا موقف مؤثر انداز میں پیش کرسکیں۔ اتر پردیش میں کانگریس نے 100 سے زیادہ افراد پر مشتمل ٹیم تیار کی ہے۔ اس میں ترجمان، میڈیا پینلسٹ، تحقیق کار اور تشہیری کارکن شامل ہیں۔ وہیں ہماچل پردیش میں بھی درجنوں رہنماؤں اور کارکنوں کو نئی ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق پنجاب میں پگڑی کا تنازع اور کانگریس کی نئی میڈیا ٹیم کی تشکیل، دونوں ہی آنے والے اسمبلی انتخابات کی تیاریوں سے جڑے معاملات ہیں۔ ایک طرف بھارتیہ جنتا پارٹی اور عام آدمی پارٹی کے درمیان سیاسی ٹکراؤ بڑھتا دکھائی دے رہا ہے، تو دوسری طرف کانگریس اپنی میڈیا حکمت عملی اور تنظیمی ڈھانچے کو مزید مضبوط کرنے کی کوشش کررہی ہے۔

مودی نومکس ’نے بھارت کی معیشت کو رفتار دی: راجناتھ سنگھ

جس نے ملک کی صلاحیت اور انسانی وسائل کو اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرنے کا موقع فراہم کیا۔

کولکاتا: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بدھ کے روز کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کی اقتصادی پالیسیوں کو ‘مودی نومکس کہا جاتا ہے اور اسی نے ہندوستان کی تیز اقتصادی ترقی کی بنیاد رکھی ہے۔ ان کے مطابق ملک ترقی اور بہتر حکمرانی کے راستے پر مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ کولکاتا میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ مودی کی قیادت میں ہندوستان کی ترقی کی کہانی ایسے ماحول میں آگے بڑھی، جس نے ملک کی صلاحیت اور انسانی وسائل کو اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرنے کا موقع فراہم کیا۔ انہوں نے کہا، 201 سے پہلے بھی ہندوستان کے پاس ذہانت اور انسانی وسائل دونوں موجود تھے، لیکن وہ اپنی پوری صلاحیت کے مطابق کام نہیں کر پا رہے تھے۔ مودی جی نے ایسا ماحول تیار کیا جہاں ذہانت اور انسانی وسائل اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرسکتے ہیں۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ آج ہندوستان میں حکمرانی اور نظام کو پہلے کے مقابلے میں بہتر بنایا گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ غریبوں کی فلاح اور ترقی کے لیے مختص سرکاری رقم اب بیچولیوں کی جیب میں نہیں جارہی ہے۔ وزیر دفاع نے ہندوستان کی بڑھتی ہوئی دفاعی برآمدات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اب 100 سے زیادہ ممالک کو دفاعی سازوسامان برآمد کر رہا ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے مغربی بنگال کے وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کی بھی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں ان کی جانب سے کیے جارہے کاموں کو سراہا جارہا ہے اور ملک کے دیگر حصوں میں بھی ان کا ذکر ہورہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ شوبھندو ادھیکاری کی قیادت میں مغربی بنگال ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے مقصد میں نمایاں کردار ادا کرے گا۔ راج ناتھ سنگھ وزیراعظم مودی کی سالگرہ اور عوامی خدمت کے شعبے میں ان کے 25 سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقد کیے جانے والے ایک ماہ طویل سیوا سے سنکلپ مہم کے سلسلے میں کولکاتا پہنچے تھے۔ یہ مہم 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ مودی کی خدمت کے جذبے کے حوالے سے بھی یہ مہم اہم ہے۔ ان کے مطابق گزشتہ برسوں میں مودی کا عہدہ، ذمہ داریاں اور کردار ضرور تبدیل ہوئے ہیں، لیکن خود سے پہلے خدمت کے تئیں ان کی وابستگی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار اس سال یوم آزادی کے موقع پر لال قلعے سے قومی نغمہ وندے ماترم کے تمام چھ بند گائے گئے۔ انہوں نے اسے مغربی بنگال کے تئیں احترام کی علامت بھی قرار دیا۔ وزیر دفاع نے کہا کہ مودی کی عوامی زندگی کا 25 سالہ سفر گجرات کے وزیراعلیٰ بننے کے ساتھ شروع ہوا اور وزیراعظم کے طور پر ان کی ذمہ داریوں تک جاری رہا۔ ان کے مطابق اس سفر نے ملک کی سیاست کو متاثر کیا، ہندوستان کی ترقی کو نئی سمت دی اور عالمی سطح پر ملک کی پوزیشن کو مضبوط کیا۔

بھارتی سفیر کی نیپال کے وزیر خارجہ سے ملاقات

سریواستو نے ایکس پر کہا محترم وزیر خارجہ مسٹر ششر کھنال سے الوداعی ملاقات کیلئے ملاقات کرنا اعزاز کی بات ہے

کٹھمنڈو: نیپال میں ہندوستان کے سبکدوش ہونے والے سفیر نوین سریواستو نے بدھ کے روز وزیر خارجہ شیسر کھنال سے ملاقات کی اور کثیر جہتی دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے ان کی مسلسل حمایت کی تعریف کی۔ سریواستو نے کھنال سے کٹھمنڈو میں وزارت خارجہ، سنگھدربار میں ملاقات کی جب وہ نیپال میں اپنی مدت ملازمت ختم کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ سریواستو نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، محترم وزیر خارجہ مسٹر ششر کھنال سے الوداعی ملاقات کے لیے ملاقات کرنا اعزاز کی بات ہے۔ بھارتی سفارت کار نے یاد دلایا کہ گزشتہ چند سالوں میں توانائی، بنیادی ڈھانچے کے رابطوں اور عوام سے عوام کے روابط سمیت تمام شعبوں میں دوطرفہ شراکت داری کو گہرا کرنے میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ نیپال کی وزارت خارجہ کے مطابق، میٹنگ کے دوران، کھنال نے دریائے بھوٹیکوشی میں تباہ کن سیلاب کے بعد نیپال کے ساتھ یکجہتی اور فوری آفات سے متعلق امدادی امداد کے لیے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا، جس میں تلاش، بچاؤ اور امدادی کارروائیوں میں مدد شامل ہے۔ 26 اگست کو نیپال-تبت سرحد کے قریب برفانی تودے کے تودے کے نتیجے میں آنے والے سیلاب سے تقریباً 1400 افراد ہلاک اور 5000 سے زیادہ لاپتہ ہو گئے۔ کھنال نے سریواستو کو ان کی میعاد کی کامیابی سے تکمیل پر مبارکباد دی اور نیپال بھارت تعلقات کے کثیر جہتی تعلقات کو مزید گہرا کرنے کی ان کی کوششوں کی تعریف کی۔ نیپال کی وزارت خارجہ نے کہا، انہوں نے توانائی کے تعاون، تجارت، اور بنیادی ڈھانچے کے رابطے کے ساتھ ساتھ عوام سے عوام کے تعلقات میں اہم سنگ میلوں کو اجاگر کیا۔ کھنال نے سفیر کو ان کی مستقبل کی کوششوں کے لیے نیک تمنائیں بھی پیش کیں اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ وہ نیپال کے اچھے دوست بنے رہیں گے۔ اپنی طرف سے، سریواستو نے نیپال کی حکومت کی طرف سے ان کے دور حکومت میں ان کے ساتھ دی جانے والی تمام حمایت اور تعاون کے لیے اپنی گہری تعریف کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ آنے والے دنوں میں نیپال اور ہندوستان کے تعلقات مزید فروغ پاتے رہیں گے۔ سریواستو جون 2022 سے تقریباً چار سال تک نیپال میں ہندوستان کے سفیر کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔

لکش دیپ میں بلڈوزر راج، اگاتی میں انہدامی کارروائی پر شدید احتجاج، عوام میں غصہ

لکش دیپ کے اگاتی میں پیر کے دن زیر تعمیر عمارتوں پر انتظامیہ نے چلایا بلڈوزر۔ طے شدہ وقت ختم ہونے سے پہلے ہی کارروائی کردی گئی

لکش دیپ انتظامیہ کی جانب سے نوٹس کا جواب دینے کی طے شدہ مدت ختم ہونے سے پہلے ہی اگاتی جزیرے میں زیر تعمیر عمارتوں کو گرادیا گیا۔ جس کے بعد مقامی لوگوں میں شدید غصہ پھیل گیا ہے۔ اس اقدام پر احتجاج کے ساتھ انتظامیہ پر جزائر میں ”بلڈوزر راج“ لانے کا الزام لگایا جا رہا ہے، جبکہ کئی مقامی سیاسی لیڈروں کو پولیس نے حراست میں بھی لیا۔ واضح رہے کہ پیر کے روز اگاتی کے جنوبی حصے میں ریونیو حکام نے جے سی بی مشینوں کی مدد سے بنیادوں سمیت تقریباً چار زیر تعمیر عمارتوں کو منہدم کردیا۔ انتظامیہ نے اس کارروائی کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ عمارتوں کی تعمیر کیلئے زمین کو استعمال میں بدلنے (Land-conversion) کی ضروری اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی۔ رپورٹس کے مطابق، اس سلسلے میں ۱۰ ستمبر کو کام روکنے کا نوٹس تیار کیا گیا تھا جو عمارت کے مالکان کو جمعہ (۱۲ ستمبر) کی شام کو ملا۔ متاثرہ مالکان کا کہنا ہے کہ انہیں اپنا جواب داخل کرنے اور قانونی راستہ اختیار کرنے کیلئے ۷ دن کا وقت دیا گیا تھا، لیکن اس مدت کے ختم ہونے سے پہلے ہی بلڈوزر چلا دیئے گئے۔ اس یکطرفہ کارروائی نے مقامی باشندوں اور سیاسی رہنماؤں کو سڑکوں پر اترنے پر مجبور کردیا، کیونکہ انتظامیہ نے متاثرین کو جواب دینے یا عدالت سے رجوع کرنے تک کا موقع ہی نہیں دیا۔ احتجاج کی خبر ملتے ہی موقع پر پہنچنے والے این سی پی کے جنرل سکریٹری او پی جبار اور کانگریس رہنما ایم آئی دلشاد کو پولیس نے حراست میں لے لیا، تاہم بعد میں انہیں چھوڑ دیا گیا۔ بعد ازاں او پی جبار نے ایک ویڈیو بیان میں الزام لگایا کہ ڈپٹی کلیکٹر اور دیگر حکام قانون کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ۱۰ ستمبر کا نوٹس جان بوجھ کر ۱۲ ستمبر کی شام کو دیا گیا تاکہ ہفتہ اور اتوار کی چھٹی کی وجہ سے لوگوں کو عدالت سے رجوع کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نوٹس میں ۷ دن کا وقت دینے کے باوجود حکام پیر کے دن ہی بلڈوزر کارروائی کیلئے پہنچ گئے اور مخالفت کرنے والے مظاہرین پر تشدد بھی کیا گیا۔ این سی پی نے اس کارروائی کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے ”عوام کی زمینوں پر قبضہ کرنے کی کوشش“ قرار دیا اور کہا کہ کسی کو بھی لکشد ویپ کے لوگوں کو پریشان کر کے حکومت کرنے کا حق نہیں ہے۔ پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس معاملے پر قانونی کارروائی کا مطالبہ کرے گی۔ مزید برآں لکش دیپ پولیس ہیڈکوارٹر میں ایس پی سے ملاقات کے بعد این سی پی لیڈروں نے گرفتاریوں اور انہدامی کارروائی کے خلاف مسلسل احتجاج کا بھی اعلان کیا ہے۔ پارٹی کے آفیشل ہینڈل سے جاری ویڈیو میں ریاستی سکریٹری ساجدہ بیگم نے کہا کہ اس واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتظامیہ اور پولیس کو عوام کے بنیادی حقوق کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا، ”اگر انتظامیہ آج ان کی عمارتیں گرا سکتا ہے، تو کل ہماری عمارتیں بھی گرادے گا۔ جب تک انصاف نہیں ملتا ہم اپنی لڑائی جاری رکھیں گے۔“ نیشنل یوتھ کانگریس لکشد ویپ کے رہنما جنید وی آئی نے ایڈمنسٹریٹر پر لکش دیپ میں ”بلڈوزر راج“ لانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے قانون کے مطابق تعمیر شدہ عمارتوں کو گرانے کی مذمت کرتے ہوئے اسے غیر قانونی اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کے خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ جنید نے اگاتی پولیس اسٹیشن کے ایس ایچ او امیر بن محمد پر احتجاج کرنے والے سیاستدانوں کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کرنے کا الزام لگاتے ہوئے ان کے خلاف محکمہ جاتی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

پی ایم وشوکرما کے تین سال مکمل۔ اسکیم کے تحت ۳۰ لاکھ کاریگر رجسٹرڈ

نئی دہلی: حکومت ہند کی مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (ایم ایس ایم ای) کی وزارت 17 ستمبر 2026 کو ڈونو دھنیو آڈیٹوریم، کولکاتہ، مغربی بنگال میں پی ایم وشوکرما اسکیم کی تیسری سالگرہ منائے گی۔ یہ تقریب اس اسکیم کے نفاذ کے تین سال پورے ہونے کے موقع پر ہوگی، جس کا مقصد روایتی کاریگروں اور دستکاروں کو جامع اور از اول تا آخر مدد فراہم کرنا اور ان کی روزی روٹی اور کاروباری صلاحیتوں کو مستحکم کرنا ہے۔ حکومت ہند کے ایم ایس ایم ای کے مرکزی وزیر جناب جیتن رام مانجھی، مغربی بنگال کے وزیراعلیٰ جناب سووبندو ادھیکاری کے ساتھ، حکومت ہند کے ایم ایس ایم ای کی وزیر مملکت محترمہ شوبھا کرندلاجے کی باوقار موجودگی میں اس موقع پر شرکت کریں گے۔ حکومت مغربی بنگال کے مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز اینڈ ٹیکسٹائل (ایم ایس ایم ای اینڈ ٹی) کے محکمے کے انچارج وزیر جناب دیپک برمن اور حکومت مغربی بنگال کے مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز اینڈ ٹیکسٹائل کے وزیر مملکت جناب اشوک ڈنڈا بھی اس تقریب میں شرکت کریں گے۔ حکومت ہند کے ایم ایس ایم ای کی وزارت کے سینئر افسران بشمول ڈیولپمنٹ کمشنر (ایم ایس ایم ای) کھادی اور ویلیج انڈسٹریز کمیشن (کے وی آئی سی) نیشنل اسمال انڈسٹریز کارپوریشن (این ایس آئی سی) ریاستی سطح کی بینکرز کمیٹی (ایس ایل بی سی) اور انڈیا پوسٹ کے نمائندے بھی اس تقریب میں شرکت کریں گے۔ اس تقریب میں پی ایم وشوکرما سے مستفید ہونے والے افراد، گرام پنچایتوں/شہری مقامی اداروں (یو ایل بی)، کامن سروس سینٹرز (سی ایس سی)/گاؤں کی سطح کے کاروباری افراد (وی ایل ای) اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے نمائندے شرکت کریں گے۔ مقامی کاریگروں اور دستکاروں کی مصنوعات کی نمائش کرنے والے مختلف اسٹالوں پر مشتمل ایک نمائش بھی منعقد کی جائے گی، جو انہیں اپنی مصنوعات کی نمائش اور فروخت کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گی۔

جماعت اسلامی ہند عثمان پور یونٹ کے زیر اہتمام درسِ قرآن و درسِ حدیث کا انعقاد

نئی دہلی: انبیائے کرام کی دعوتِ توحید، نماز کی پابندی اور حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام سے ملنے والا ایمان و عمل کا پیغام جاری ہے۔ جماعت اسلامی ہند کے عثمان پور یونٹ کے زیر اہتمام درسِ قرآن و درسِ حدیث کا انعقاد ہوا، جس میں عبدالغفار صاحب نے سورۂ مریم کی آیات 51 تا 65 کا ترجمہ و تفسیر پیش کیا۔ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کے واقعات اور ان کی نمایاں صفات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انبیائے کرام کی زندگیوں کا بنیادی پیغام اللہ کی بندگی، توحید، صداقت، نماز کی پابندی اور اہلِ خانہ کی دینی تربیت ہے۔ انہوں نے خصوصاً حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔ ان واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ کے نیک بندے صرف اپنی اصلاح تک محدود نہیں رہتے بلکہ اپنے خاندان اور معاشرے کی اصلاح کی بھی فکر کرتے ہیں۔ درس میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ انبیائے کرام کے بعد آنے والی بعض نسلوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشاتِ نفس کی پیروی اختیار کی، جس سے انسان کے لیے یہ اہم سبق ملتا ہے کہ ہدایت پر قائم رہنے کے لیے ایمان کے ساتھ نماز، تقویٰ اور اللہ کی اطاعت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ضروری ہے۔ بعد ازاں وسیم احمد نے درسِ حدیث پیش کرتے ہوئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کا ایمان افروز واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح قرآن کی آیات نے حضرت عمرؓ کے دل پر اثر کیا اور ان کی زندگی کا رخ بدل گیا۔ ان کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو نئی قوت اور حوصلہ حاصل ہوا۔ حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ یہ پیغام دیتا ہے کہ کسی انسان کی ہدایت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے، قرآن کی روشنی سے دلوں کو بدل دیتا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو خود قرآن سے مضبوط تعلق قائم کرنے کے ساتھ حکمت، خیر خواہی اور اخلاص کے ساتھ دوسروں تک دین کا پیغام پہنچانا چاہیے۔

پیوش گوئل اس ماہ G20 وزارت تجارت کیلئے امریکہ کا دورہ کریں گے

نئی دہلی: ایک اعلیٰ عہدیدار نے آج بتایا کہ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل اس ماہ کے آخر میں ملواکی میں جی 20 تجارتی وزارتی اجلاس میں شرکت کے لیے امریکہ کا دورہ کریں گے اور توقع ہے کہ وہ امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریر کے ساتھ دوطرفہ میٹنگ کریں گے۔ دو روزہ وزارتی اجلاس 30 ستمبر کو شروع ہوگا۔ امریکہ G20 کی صدارت رکھتا ہے۔ کامرس سکریٹری راجیش اگروال نے کہا، ہم اس دورے کے دوران توقع کرتے ہیں، یقینی طور پر وزراء کے درمیان دوطرفہ ملاقاتیں ہوں گی۔۔۔۔ دوطرفہ کام شروع ہورہا ہے۔۔۔ ایک بار اس پر کام ہوجائے گا، ہم آپ کو بتائیں گے۔ اور جب بھی دوطرفہ ملاقات ہوتی ہے، مجھے لگتا ہے کہ تمام مسائل، ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی مسائل پر بات چیت کی جائے گی۔ اور یہاں تک کہ جاری آزاد تجارتی معاہدہ مذاکرات اور اس پر آگے بڑھنے کا راستہ یقینی طور پر بات چیت کے ایجنڈے میں شامل ہوگا۔ G20، یا گروپ آف ٹوئنٹی، ایک بین الاقوامی فورم ہے جو دنیا کی بڑی ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کو اکٹھا کرتا ہے تاکہ اقتصادی پالیسی پر بات چیت اور ہم آہنگی پیدا کی جا سکے۔ گوئل کا دورہ امریکہ اہم ہے کیونکہ دونوں ممالک باہمی تجارتی معاہدے پر بات چیت کررہے ہیں۔

نئی دہلی برکس سمٹ نے

تنظیم کے مفاہمتی اور غیر تصادمی کردار کی توثیق کی

نئی دہلی: بھارت کی میزبانی میں ہونے والی 18 ویں برکس سربراہی کانفرنس نے تنظیم کے اس بنیادی تصور کو مزید مضبوط کیا ہے کہ برکس کسی ملک یا مغربی دنیا کے خلاف اتحاد نہیں بلکہ گلوبل ساؤتھ کی نمائندگی، عالمی اداروں میں اصلاحات اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کا پلیٹ فارم ہے۔ بھارت نے 2026 میں برکس کی صدارت سنبھالنے کے بعد آٹھ ماہ کے دوران 350 سے زائد اجلاسوں اور 22 وزارتی سطح کے شعبوں میں مذاکرات کی قیادت کی۔ رکن ممالک کے درمیان مغربی ایشیا سمیت متعدد عالمی معاملات پر واضح اختلافات کے باوجود نئی دہلی سمٹ میں اتفاق رائے سے 140 نکاتی دہلی اعلامیہ منظور کیا گیا۔ بھارت کی حکمت عملی ایسے مشترکہ نکات تلاش کرنے پر مرکوز رہی جنہیں کوئی رکن ملک مسترد نہ کرے۔ اس طریقہ کار کے تحت ممالک کو اپنے قومی مؤقف برقرار رکھنے کی گنجائش دیتے ہوئے عالمی حکمرانی میں اصلاحات، توانائی تحفظ، انسداد دہشت گردی، تجارت، ٹیکنالوجی اور ترقی جیسے معاملات پر اتفاق رائے پیدا کیا گیا۔ برکس اب 11 ممالک پر مشتمل ہے، جو مجموعی طور پر دنیا کی تقریباً نصف آبادی، عالمی جی ڈی پی کے لگ بھگ دو پانچویں حصے اور عالمی تجارت کے ایک چوتھائی سے زیادہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تنظیم کی توسیع نے اس کی عالمی اہمیت بڑھائی ہے، تاہم مختلف ممالک کے سیاسی اور اسٹریٹجک مفادات کے باعث داخلی اختلافات بھی زیادہ پیچیدہ ہوئے ہیں۔ بھارت نے یہ بھی واضح کیا کہ برکس ممالک کے درمیان مقامی کرنسیوں میں تجارت اور ادائیگیوں کا مقصد موجودہ عالمی مالیاتی نظام یا امریکی ڈالر کو تبدیل کرنا نہیں ہے۔ مختلف رکن ممالک پہلے ہی دوطرفہ سطح پر مقامی کرنسیوں میں لین دین کے انتظامات استعمال کررہے ہیں۔ بھارت کی صدارت کے دوران 50 سے زائد عملی اقدامات سامنے آئے، جن میں تجارت، مالیات، توانائی، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، زراعت، صحت، سائنسی تحقیق، جدت اور پائیدار ترقی شامل ہیں۔ اقوام متحدہ، آئی ایم ایف اور عالمی بینک جیسے اداروں میں اصلاحات اور ترقی پذیر ممالک کی زیادہ نمائندگی کا مطالبہ بھی دہلی اعلامیے کا اہم حصہ رہا۔ برکس کے اندر روس اور چین کے مغرب کے ساتھ تعلقات کئی معاملات پر کشیدہ ہیں، جبکہ بھارت، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، مصر اور دیگر ارکان مغربی ممالک کے ساتھ وسیع اقتصادی اور اسٹریٹجک تعلقات رکھتے ہیں۔ یہی تنوع برکس کو کسی ایک جغرافیائی سیاسی بلاک میں تبدیل ہونے سے روکتا ہے۔ بھارت نے اپنی اسٹریٹجک خودمختاری کی پالیسی کے تحت برکس کے ساتھ ساتھ امریکا، یورپ، جاپان، آسٹریلیا اور دیگر شراکت داروں کے ساتھ بھی تعلقات کو آگے بڑھایا ہے۔ نئی دہلی کا مؤقف ہے کہ گلوبل ساؤتھ کی زیادہ نمائندگی کا مطلب مغرب سے تصادم نہیں بلکہ عالمی نظام کو زیادہ متوازن اور نمائندہ بنانا ہے۔ نئی دہلی سمٹ کا اہم نتیجہ یہ رہا کہ شدید داخلی اختلافات کے باوجود برکس ایک مشترکہ اعلامیہ اور عملی تعاون کے وسیع ایجنڈے پر اتفاق کرنے میں کامیاب رہا۔ اس نے تنظیم کو کسی تصادمی اتحاد میں تبدیل کرنے کے بجائے مختلف عالمی طاقتوں کے ساتھ روابط برقرار رکھتے ہوئے اصلاحات اور تعاون پر مبنی پلیٹ فارم کے طور پر آگے بڑھانے کی کوشش کو نمایاں کیا۔

بھارت اور امریکہ کے 1,200 فوجیوں کی مشترکہ جنگی مشق

بلند پہاڑوں اور صحرائی علاقوں میں تربیت

نئی دہلی: بھارت اور امریکہ کی افواج نے سالانہ مشترکہ فوجی مشق یدھ ابھیاس 2026 کا آغاز کردیا ہے، جس میں دونوں ممالک کے مجموعی طور پر تقریباً 1,200 فوجی حصہ لے رہے ہیں۔ مشق بیک وقت اتراکھنڈ کے بلند پہاڑی علاقے اولی اور راجستھان کے صحرائی علاقے بیکانیر میں منعقد کی جارہی ہے۔ ہر ملک کے تقریباً 600 فوجی شریک ہیں۔ یہ یدھ ابھیاس کا 22 واں ایڈیشن ہے، جس کا بنیادی مقصد بھارتی اور امریکی افواج کے درمیان عملی ہم آہنگی، مشترکہ جنگی صلاحیت اور پیچیدہ حالات میں مل کر کارروائی کرنے کی استعداد کو مزید بہتر بنانا ہے۔ اولی میں فوجی دستے بلند پہاڑی علاقوں میں آپریشنز کی تربیت حاصل کررہے ہیں، جبکہ بیکانیر میں صحرائی جنگی حالات میں مشترکہ مشقیں کی جارہی ہیں۔ اس طرح ایک ہی مشق کے دوران دو بالکل مختلف جغرافیائی اور موسمی حالات میں فوجیوں کی صلاحیتوں کو آزمایا جارہا ہے۔ اس سال مشق میں پہلی مرتبہ کاؤنٹر ڈرون نظام بھی شامل کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مشترکہ ٹیکٹیکل آپریشنز، انسداد دہشت گردی، نگرانی، جدید جنگی ٹیکنالوجی اور مختلف عملی حالات میں دونوں افواج کے درمیان رابطے پر توجہ دی جارہی ہے۔ یدھ ابھیاس گزشتہ دو دہائیوں کے دوران بھارت امریکہ دفاعی تعاون کی اہم فوجی مشقوں میں تبدیل ہوچکی ہے۔ گزشتہ ایڈیشنز میں الاسکا کے انتہائی سرد ماحول، بھارت کے بلند پہاڑی علاقوں اور راجستھان کے صحرائی میدانوں میں مشترکہ تربیت کی جاچکی ہے۔ موجودہ مشق کے ذریعے دونوں افواج مختلف جنگی ماحول میں اپنے تجربات، حکمت عملی اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے متعلق مہارتیں ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کررہی ہیں، جس کا مقصد مشترکہ آپریشنز کی صورت میں بہتر ہم آہنگی اور تیاری کو یقینی بنانا ہے۔ یہ مشق (22واں ایڈیشن) اتراکھنڈ کے اولی اور راجستھان کے بیکانیر میں جاری ہے، جہاں دونوں ممالک کے 600، 600 فوجی شریک ہیں۔ اس کا مقصد پہاڑی اور صحرائی جنگی حالات میں باہمی تعاون اور صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ بھارت اور امریکہ کی افواج نے ستمبر 2026 میں اپنی سالانہ مشترکہ فوجی مشق یدھ ابھیاس 2026 کا آغاز کیا ہے، جس کے تحت فوجیوں کو بیک وقت بلند پہاڑوں اور صحرائی علاقوں میں جنگی تربیت دی جارہی ہے۔ اس مشق کا بنیادی مقصد دونوں ممالک کے درمیان عملی ہم آہنگی اور پیچیدہ جغرافیائی حالات میں مل کر کارروائی کرنے کی صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے۔

’چمگادڑ کی رات‘ نے ناظرین کو ہنسایا بھی اور نظامِ حکومت پر غور کرنے پر مجبور بھی کیا

اس پیش کش نے مزاح اور طنز کے ذریعے اقتدار کی خوشامد، سیاسی مفادات اور سرکاری نظام کی خامیوں پر بھرپور طنز کیا

حاجی پور، پٹنہ: وزارتِ ثقافت، حکومتِ ہند کے تعاون سے احساس کلا کرتی کی جانب سے ڈاکٹر پرمود کمار سنگھ کی تحریر کردہ اور کمار مانو کی ہدایت کاری میں تیار کردہ مزاحیہ وطنزیہ ڈراما ’چمگادڑ کی رات‘ کی مؤثر پیش کش پریم چند رنگ شالا آڈیٹوریم میں گزشتہ روز ہوئی۔ اس پیش کش نے مزاح اور طنز کے ذریعے اقتدار کی خوشامد، سیاسی مفادات اور سرکاری نظام کی خامیوں پر بھرپور طنز کیا۔ جہاں ناظرین کئی مناظر پر خوب ہنسے، وہیں ڈرامے نے انہیں نظام حکومت اور سماجی ذہنیت پر سنجیدگی سے غور کرنے پر بھی مجبور کیا۔ پروگرام کا افتتاح بھارتی جیون بیمہ نگم، پٹنہ شاخ-3 کے چیف مینیجر جناب ارون کمار، مہمانِ خصوصی پروفیسر کمل پرساد بدھ، ڈائریکٹر، بدھا اسٹڈیز اینڈ ایڈوانسڈ ریسرچ سینٹر، پاٹلی پترا یونیورسٹی، پٹنہ، اور خصوصی مہمان فن وثقافت کے علم بردار و سینئر صحافی وشو موہن چودھری سنت، پٹنہ ہائی کورٹ کے وکیل پرمود کمار سنگھ اور جناب سید عطا کریم، سینئر تھیٹر فن کار و محکمۂ تعلیم، حکومتِ بہار کے سبک دوش انڈر سکریٹری، نے مشترکہ طور پر شمع روشن کر کے کیا۔ ڈرامے کی کہانی ڈرامے کی کہانی ایک ایسے گاؤں سے شروع ہوتی ہے، جہاں نابینائی کے مسئلے سے پریشان دیہاتی اپنی آواز اقتدار کے دربار تک پہنچاتے ہیں۔ وہاں ان کا سامنا راجا سلسلہ سے ہوتا ہے، جسے عوامی مسائل سے زیادہ اپنی تعریف اور خوشامد پسند ہے۔ مسئلے کے حل کے لیے قائم کیا گیا کمیشن اجلاسوں اور کاغذی کارروائیوں میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔ صورتحال اس وقت انتہائی مضحکہ خیز ہوجاتی ہے، جب نابینا افراد کی تعداد 60 فیصد سے بڑھ کر 80 فیصد ہونے کی رپورٹ سامنے آتی ہے اور راجا باقی 20 فیصد لوگوں کی آنکھیں بھی بند کر دینے کا حکم جاری کر دیتا ہے۔ اسی دوران جب خود راجا بھی دیکھنے سے قاصر ہوجاتا ہے تو نظامِ حکومت کا مضحکہ خیز چہرہ سامنے آتا ہے، اور اس کی نابینائی کی جانچ کے لیے ایک نیا کمیشن تشکیل دینے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ فن کاروں کی مؤثر اداکاری ڈرامے میں راجا سلسلہ کا کردار ادا کرنے والے ہدایت کار کمار مانو نے اپنی شاندار اداکاری سے ناظرین پر گہرا اثر چھوڑا۔ شنکر کے کردار میں وجے کمار چودھری نے مؤثر مکالمہ نگاری کے ذریعے ناظرین کو متاثر کیا۔ سدانند کے کردار میں بھونیشور کمار اور مداری کے کردار میں سربند کمار خصوصی طور پر توجہ کا مرکز رہے۔ رام بھروسے کے کردار میں بلرام کمار، واٹیکا کے کردار میں ارچنا کماری اور پشپا کے کردار میں وجیا لکشمی نے بھی اپنے کرداروں کو مؤثر انداز میں پیش کیا۔ دیگر کرداروں میں راج کشور پاسوان، میانک کمار، سنتوش کمار، روی داس، نرنجن کمار ’پچھے‘، ابھیمنیو کمار، سنت جی، منتوش کمار، رام بابو رام، آریان کمار گپتا، کرن کمار اور سورج کمار نے بھی اپنا تعاون پیش کیا۔ پسِ پردہ ٹیم کا اہم تعاون ڈرامے کی پیش کش کو مؤثر اور جاندار بنانے میں اسٹیج کے پیچھے کام کرنے والی ٹیم کا بھی اہم کردار رہا۔ اسٹیج کی نظامت مانسی کماری، روشنی کی ترتیب راجیو رائے، اسٹیج کی منصوبہ بندی سنتوش کمار اور سنیل کمار، میک اَپ مایا کماری، لباس کی ترتیب انیتا کماری اور پسِ منظر کی آواز کی ذمہ داری مانسی کماری نے سنبھالی۔ ڈرامے کا بنیادی پیغام ڈرامے کا بنیادی پیغام یہ تھا کہ نابینائی صرف آنکھوں کی نہیں ہوتی، بلکہ سچ سامنے ہوتے ہوئے بھی اسے دیکھنے اور قبول کرنے کی ہمت نہ ہونا بھی ایک قسم کی سماجی اور ذہنی نابینائی ہے۔ پیش کش کے اختتام پر ناظرین نے فن کاروں کی اداکاری، مکالموں، ہدایت کاری اور طنزیہ انداز کو سراہا۔ ’چمگادڑ کی رات‘ نے تفریح کے ساتھ ناظرین کے سامنے ایک سنجیدہ سوال بھی چھوڑ دیا: نابینا کون ہے؟ وہ جس کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں، یا وہ جس کی آنکھیں کھلی ہیں۔

مرکزی وزیر منوہر لال کی امریکہ میں جی ۲۰ رتوانائی وزارتی میٹنگ میں شرکت

صاف توانائی، ریگولیٹری کارکردگی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں ہندوستان کی پیش رفت کو اجاگر کیا

ہیوسٹن۔16رستمبر۔ایم این این۔پاور اور ہاؤسنگ اور شہری امور کے مرکزی وزیر جناب منوہر لال نے 15 ستمبر 2026 کو ہیوسٹن میں G20 توانائی کی کثرت کے ورکنگ گروپ کے اجلاسوں میں شرکت کی۔انہوں نے ستون 1 اور ستون 2 کے تحت مداخلت کی اور توانائی کے تعاون کو مضبوط بنانے پر امریکہ اور کینیڈا کے سینئر رہنماؤں کے ساتھ دو طرفہ بات چیت کی۔وزیر نے ایک محفوظ اور لچکدار توانائی کے نظام کی تعمیر میں ہندوستان کی تیز رفتار پیشرفت پر روشنی ڈالی، جس میں 552 گیگا واٹ کی نصب صلاحیت، 50 فیصد سے زیادہ غیر فوسل حصہ، اور شمسی، ذخیرہ کرنے، نیوکلیئر، اور صاف کھانا پکانے تک رسائی میں اہم پیشرفت جیسی کامیابیوں کو نوٹ کیا۔انہوں نے ٹیکنالوجی کے لیے غیر جانبدار، جامع توانائی کے راستے اور آئی ایس اے، اوایس او ڈبلیو او جی، اور گلوبل بائیو فیولز الائنس کے ذریعے عالمی تعاون کے لیے ہندوستان کی وابستگی پر زور دیا۔شری منوہر لال نے نیشنل سنگل ونڈو سسٹم، پرویش، اور پی ایم گتی شکتی سمیت ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے منظوریوں کو ہموار کرنے اور ریگولیٹری پیشین گوئی کو مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان کی اصلاحات کا خاکہ پیش کیا۔انہوں نے زور دیا کہ بنیادی ڈھانچے کی بروقت ترقی کے لیے موثر اجازت ضروری ہے اور صلاحیت کی تعمیر اور ریگولیٹری جدید کاری میں G20 تعاون بڑھانے پر زور دیا۔مرکزی وزیر نے جناب کرس رائٹ، سکریٹری، امریکی محکمہ توانائی سے ملاقات کی، اور ہندوستان کے جوہری توسیعی روڈمیپ کے ساتھ ساتھ AI، ہائی پرفارمنس کمپیوٹنگ، اور ڈیٹا سینٹرز کے لیے ہندوستان کے پاور انفراسٹرکچر کے منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا۔دونوں فریقوں نے صاف توانائی، لچکدار انفراسٹرکچر، اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، یوایس۔انڈیا انرجی سکیورٹی پارٹنرشپ کے تحت تعاون کی ترجیحات کی توثیق کی۔شری منوہر لال نے سمندری منتھن اسکیم کے تحت توانائی کی کارکردگی، کم اخراج ٹیکنالوجیز، اور سمندر کی تلاش میں تعاون تلاش کرنے کے لیے، وزیر برائے توانائی اور قدرتی وسائل، کینیڈا کے پارلیمانی سکریٹری جناب کوری ہوگن سے بھی ملاقات کی۔وزیر موصوف نے کینیڈین کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ ہندوستان کے بڑھتے ہوئے ایکسپلوریشن اور پروڈکشن سیکٹر میں حصہ لیں اور توانائی کی ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیوں میں گہری مشغولیت کریں۔مرکزی وزیر نے توانائی کے ذرائع کے تنوع، صاف اور قابل بھروسہ بیس لوڈ کی صلاحیت میں توسیع، اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کو تیزی سے اپنانے کے ذریعے قومی توانائی کی سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان کے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کیا۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان اپنے شہریوں کے لیے محفوظ، پائیدار اور سستی توانائی کو یقینی بنانے اور عالمی توانائی کے استحکام میں بامعنی تعاون کرنے کیلئے بین الاقوامی شراکت داری کو گہرا کرتے ہوئے ایک متوازن، مستقبل کے لیے تیار توانائی کی حکمت عملی کو جاری رکھے گا۔

بھارت اور متحدہ عرب امارات دفاعی صنعت فورم کا ابوظہبی میں آغاز

ابوظہبی: متحدہ عرب امارات اور بھارت کے درمیان دفاعی اور صنعتی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ابوظہبی میں یو اے ای بھارت دفاعی صنعت فورم کا آغاز ہوگیا ہے۔فورم کا مقصد دونوں ممالک کی دفاعی کمپنیوں کے درمیان نئے شراکتی مواقع تلاش کرنا اور دفاعی صنعت کے مختلف شعبوں میں تعاون کو وسعت دینا ہے۔فورم میں دونوں ممالک کے سرکاری حکام، دفاعی صنعت سے وابستہ اداروں اور کمپنیوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔اس موقع پر دفاعی پیداوار، جدید ٹیکنالوجی اور صنعتی تعاون کے نئے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔فورم میں بھارت کی بڑھتی ہوئی دفاعی پیداواری صلاحیتوں اور جدید دفاعی ٹیکنالوجی کو اجاگر کیا جارہا ہے، جبکہ بھارتی کمپنیوں کو متحدہ عرب امارات کے تیزی سے ترقی کرتے دفاعی صنعتی شعبے کے ساتھ روابط بڑھانے کا موقع بھی فراہم کیا گیا ہے۔بات چیت میں دفاعی مصنوعات کی تیاری، جدید ٹیکنالوجی، مشترکہ منصوبوں، سرمایہ کاری اور صنعتی شراکت داری کے امکانات پر خصوصی توجہ دی گئی۔

عمان، ہندوستانی کاروبار کیلئے مشرق وسطیٰ کا گیٹ وے

نئی دہلی: عمان اپنے بندرگاہوں اور صنعتی زونز کو ہندوستانی صنعت کاروں اور کاروباری اداروں کے لیے مشرق وسطیٰ اور عالمی منڈیوں تک رسائی کے اہم راستے کے طور پر پیش کررہا ہے۔حال ہی میں نئی دہلی میں منعقدہ ایک روڈ شو میں عمان میں سرمایہ کاری کے مواقع اور ہندوستان وعمان کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے فوائد پر روشنی ڈالی گئی۔ہندوستان میں عمان کے سفیر عیسیٰ صالح عبداللہ الشیبانی نے کہا کہ عمان کا سفارت خانہ ہندوستان میں عمان کے مختلف متعلقہ اداروں کے نمائندوں کو بلاکر ملک اور اس کے بڑھتے ہوئے تجارتی بنیادی ڈھانچے کے بارے میں آگاہ کررہا ہے۔انہوں نے کہا، صحار اور عمان کی بیشتر بندرگاہیں اب ہندوستانی صنعتوں کی عمان، مشرق وسطیٰ اور اس سے آگے کے وسیع خطے میں توسیع کے لیے ایک اہم گیٹ وے بن رہی ہیں۔ان کا یہ بیان نئی دہلی میں منعقدہ اس روڈ شو کے دوران سامنے آیا، جس کا مقصد ہندوستانی کاروباری اداروں کو عمان کی بندرگاہوں، فری زونز اور صنعتی علاقوں میں موجود مواقع سے فائدہ اٹھانے کی دعوت دینا تھا۔ایسوسی ایٹڈ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری آف انڈیا (ایسوچیم) کی نیشنل کونسل آن ایس ای زیڈز اینڈ انڈسٹریل زونز کے شریک چیئرمین ہتیندر رمہتا نے کہا کہ یکم جون 2026 سے ہندوستان اور عمان کے جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے (سی ای پی اے) کے نفاذ کے بعد یہ پروگرام انتہائی بروقت ہے۔انہوں نے کہا، یہ روڈ شو بہت بروقت اور مفید ہے۔اس سے ہندوستانی سرمایہ کاروں کو عمانی کاروبار، خصوصی اقتصادی زونز، فری زونز اور وہاں تیار کیے گئے بنیادی ڈھانچے کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔اس کے ساتھ وہ یہ بھی جان سکتے ہیں کہ عمان ہندوستانی کاروباری اداروں کے لیے کس طرح کی منڈی پیش کرتا ہے۔آپ کی عالمی منڈیوں تک رسائی کا گیٹ وے کے عنوان سے منعقدہ دوروزہ روڈ شو میں ہندوستانی کاروباری اداروں، صنعت کاروں اور برآمد کنندگان نے شرکت کی۔اس دوران عمان کے ذریعے مینوفیکچرنگ، مصنوعات کی تقسیم اور لاجسٹکس کے شعبوں میں کاروباری مواقع کا جائزہ لیا گیا۔پروگرام میں کاروباری اداروں کے درمیان براہ راست ملاقاتیں بھی ہوئیں، جن میں مخصوص سرمایہ کاری کے مواقع، ممکنہ شراکت داری اور عمان کے ذریعے ہندوستانی کمپنیوں کی عالمی سطح پر توسیع کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔الشیبانی نے کہا کہ عمان اس پروگرام کے ذریعے ملک کے استحکام اور سرمایہ کاری کے لیے بڑھتی ہوئی کشش کو بھی اجاگر کرنا چاہتا ہے۔انہوں نے کہا، ہم اس پروگرام کے ذریعے یہ دکھانے کی کوشش کررہے ہیں کہ عمان میں استحکام ہے اور براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے حوالے سے بھی ترقی ہورہی ہے۔عمان نہ صرف اپنی مقامی منڈی بلکہ وسیع خطے کے لیے بھی سرمایہ کاروں کے لیے ایک پرکشش مقام بنتا جارہا ہے۔روڈ شو میں صحار پورٹ اینڈ فری زون کے مربوط بندرگاہ اور فری زون نظام، مختلف صنعتی شعبوں میں سرمایہ کاری کے مواقع اور عمان سے کاروبار چلانے والی کمپنیوں کو دستیاب بنیادی سہولتوں کو نمایاں کیا گیا۔صحار پورٹ اینڈ فری زون میں اب تک 30 ارب امریکی ڈالر سے زیادہ کی مجموعی سرمایہ کاری ہوچکی ہے اور یہاں ہر سال 7 کروڑ 20 لاکھ ٹن سے زیادہ مال برداری ہوتی ہے۔

داعش کے الزامات کے تحت گرفتار ملزم محمد ثاقب کی آٹھ سالوں کے بعد ضمانت منظور

دہلی ہائی کورٹ کا فیصلہ، جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کی قانونی پیروی

نئی دہلی: سال 2016 کے وسط میں ملک کی راجدھانی دہلی اور دیگر ریاستوں سے دہشت گردی کے الزامات اور ممنوع دہشت گرد تنظیم داعش سے روابط رکھنے کے معاملے میں تفتیشی ایجنسیوں نے ایک درجن سے زائد مسلم نوجوانوں کو گرفتار کیا تھا جس میں ہاپوڑ کے محمد ثاقب بھی شامل تھے۔گذشتہ کل دہلی ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ نے سخت شرائط کے ساتھ محمد ثاقب کی ضمانت منظور کی۔26/دسمبر 2018/کو محمد ثاقب کی گرفتاری عمل میں آئی تھی۔جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) نے ملزم کے مقدمہ کی نچلی عدالت اور دہلی ہائی کورٹ میں پیروی کی۔ایڈوکیٹ صارم نوید اور ان کے معاونین وکلاء نے محمد ثاقب کی ضمانت عرضداشت پر کامیاب بحث کی۔دہلی ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس نوین چاؤلہ اور جسٹس رویندر دودیجا نے کمزور ثبوت اور طویل جیل کو بنیاد بنا کر ملزم کی ضمانت منظور کی ہے جبکہ استغاثہ نے ملزم کو ضمانت پر رہا کیئے جانے کی سخت لفظوں میں مخالفت کی تھی۔دو رکنی بینچ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ملزم کے خلاف پولس اور جج کے سامنے اپنا بیان درج کرانے والے گواہان کی گواہیاں مکمل ہوچکی ہیں اور یہ گواہیاں اتنی پختہ نہیں ہیں کہ ملزم کو مزید جیل میں رہنے پر مجبور کیا جائے۔عدالت نے اپنے فیصلے میں مزید تبصرہ کیا کہ گذشتہ دس سالوں میں استغاثہ نے 120/سرکاری گواہان میں سے صرف 40/گواہان کو عدالت کے سامنے پیش کیا ہے نیز اگر اسی رفتار سے مقدمہ کی سماعت چلتے رہی تو مستقبل قریب میں ٹرائل کا اختتام مشکل نظر آتا ہے۔دوران بحث ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو بتایا تھا کہ ملزم محمد ثاقب پر این آئی اے نے جو الزامات عائد کیئے ہیں اس کی بنیاد ہی کھوکھلی ہے، ملزم پر بس اتنا الزام ہے کہ اس نے کشمیر کا دورہ کیا تھا، کشمیر دورہ کیوں کیا تھا اور اس دورے کے دوران اس کی کن لوگوں سے ملاقاتیں ہوئی تھی وہ چارج شیٹ میں واضح نہیں ہے۔ایڈوکیٹ صارم نوید نے عدالت کو مزید بتایا تھا کہ دہلی ہائی کورٹ میں ملزم کی ضمانت عرضداشت پر دو سال تک سماعت ہوتے رہی لیکن اس درمیان استغاثہ ٹرائل کورٹ میں مقدمہ کی سماعت مکمل نہیں کرسکا لہذا سپریم کورٹ کے رہنمایانہ احکامات کی روشنی میں مقدمہ کی سماعت میں ہونے والی تاخیر کی بنیاد پر ضمانت منظور کی جائے۔امروہہ دہلی داعش موڈول کے نام سے مشہور اس مقدمہ کا سامنا کررہے کسی بھی ملزمین کو ابھی تک ضمانت نہیں ملی ہے، ملزم محمد ثاقب ضمانت پر رہا ہونے والے پہلے ملزم ہیں۔محمد ثاقب کی ضمانت پر رہائی سے دیگر ملزمین کی ضمانت پر رہائی کی امید بڑھی ہے۔یکسانیت کی بنیاد پر انہیں بھی ضمانت ملنے کے امکانات ہیں۔ٹرائل کورٹ میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر اس مقدمہ کا سامنا کررہے 10/ملزمین کے مقدمات کی پیروی کررہی ہے۔

فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ کا روس کا تین روزہ دورہ شروع

فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ نے بدھ کو روس کا تین روزہ سرکاری دورہ شروع کیا

نئی دہلی: فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ نے بدھ کو روس کا تین روزہ سرکاری دورہ شروع کیا۔اس دورے کا مقصد ہندوستان اور روس کے درمیان دیرینہ دفاعی شراکت داری اور فوجی تعاون کو مزید مضبوط کرنا ہے۔وزارت دفاع کی جانب سے جاری بیان کے مطابق جنرل سیٹھ 16 سے 18 ستمبر تک روس کے دورے پر ہیں۔دورے کے دوران فوج کے سربراہ کو روسی فوج کی جانب سے گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا۔وہ ماسکو میں واقع 'نامعلوم سپاہی کی یادگار' پر شہید فوجیوں کو خراج عقیدت بھی پیش کریں گے۔جنرل سیٹھ روسی بری افواج کے کمانڈر ان چیف کرنل جنرل آندرے نیکولائیوچ موردوینچیف کے ساتھ باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کریں گے۔اس میں پیشہ ورانہ فوجی تعاون اور تربیت سمیت مختلف معاملات شامل ہوں گے۔یہ دورہ ہندوستان اور روس کے درمیان طویل عرصے سے جاری فوجی اور تکنیکی تعاون کے پس منظر میں ہورہا ہے۔دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعلقات اب صرف خریدار اور فروخت کنندہ تک محدود نہیں رہے، بلکہ جدید دفاعی ٹیکنالوجی اور نظام کی مشترکہ تحقیق، ترقی اور تیاری تک پھیل چکے ہیں۔ماسکو میں جنرل سیٹھ نیشنل ڈیفنس کنٹرول سینٹر کا دورہ کریں گے اور روسی وزارت دفاع کے اعلیٰ حکام سے ملاقات کریں گے۔ان میں دفاعی صنعت اور خریداری کے امور دیکھنے والے نائب وزیر دفاع واسیلی سرگئیویچ اوساکوف بھی شامل ہیں۔وزارت دفاع کے مطابق ان ملاقاتوں سے دونوں ملکوں کو موجودہ فوجی پیش رفت پر اپنے خیالات کا تبادلہ کرنے اور دفاعی تعاون کو مزید بڑھانے کے امکانات تلاش کرنے کا موقع ملے گا۔فوج کے سربراہ سینٹ پیٹرزبرگ بھی جائیں گے، جہاں وہ میخائیلوسکایا ملٹری آرٹلری اکیڈمی کا دورہ کریں گے اور اس کی قیادت اور فیکلٹی کے ارکان سے ملاقات کریں گے۔وزارت دفاع نے کہا کہ یہ دورہ "مسلسل فوجی سفارت کاری اور فوج سے فوج کے درمیان رابطے کو دونوں ملکوں کی جانب سے دی جانے والی اہمیت کی عکاسی کرتا ہے۔" توقع ہے کہ جنرل سیٹھ کی ملاقاتوں سے دونوں ملکوں کے درمیان فوجی تعاون مزید مضبوط ہوگا اور ہندوستان و روس کے دیرینہ دفاعی تعلقات کو تقویت ملے گی۔روس ہندوستان کے لیے دفاعی سازوسامان، انجن، اسپیئر پارٹس اور دیگر پرزوں کا ایک اہم ذریعہ ہے۔وزارت خارجہ کے مطابق روسی ساخت کے کئی دفاعی پلیٹ فارم ہندوستان میں بھی اسمبل یا تیار کیے جاتے ہیں، جن میں ٹی-90 ٹینک اور ایس یو-30 ایم کے آئی جنگی طیارے شامل ہیں۔دونوں ممالک دفاعی سازوسامان اور پلیٹ فارم کی مشترکہ تیاری اور ترقی کے امکانات بھی تلاش کررہے ہیں۔اس میں براہموس نظام سمیت دیگر دفاعی مصنوعات کی دوسرے ممالک کو برآمد کے امکانات بھی شامل ہیں۔ہندوستان اور روس کے دفاعی تعلقات میں بحری تعاون بھی شامل ہے۔

عالمی سطح پر بھارت کا بڑھتا کردار، برکس اہم پلیٹ فارم بن گیا

بھارت ایسے وقت میں عالمی سطح پر اپنی موجودگی بڑھا رہا ہے

نئی دہلی: عالمی نظام میں تیزی سے آنے والی تبدیلیوں کے درمیان بھارت ایک اہم اقتصادی، سفارتی اور اسٹریٹجک قوت کے طور پر اپنا کردار بڑھا رہا ہے، جبکہ برکس نئی دہلی کے لیے گلوبل ساؤتھ کی آواز مضبوط کرنے اور بین الاقوامی تعاون کو آگے بڑھانے کا ایک اہم پلیٹ فارم بن کر ابھرا ہے۔بھارت ایسے وقت میں عالمی سطح پر اپنی موجودگی بڑھا رہا ہے جب دنیا جغرافیائی سیاسی کشیدگی، اقتصادی غیر یقینی صورتحال، ٹیکنالوجی میں تیز رفتار تبدیلی اور دیگر عالمی چیلنجز کا سامنا کررہی ہے۔نئی دہلی کی خارجہ پالیسی میں اسٹریٹجک خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے مختلف عالمی طاقتوں کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینے پر زور دیا جارہا ہے۔برکس میں بھارت کی اہم ترجیحات میں گلوبل ساؤتھ کی نمائندگی مضبوط کرنا شامل ہے۔بھارت کا مؤقف رہا ہے کہ اقوام متحدہ اور عالمی اقتصادی اداروں سمیت بین الاقوامی نظام کو موجودہ عالمی حقائق اور ترقی پذیر ممالک کے بڑھتے ہوئے کردار کی بہتر عکاسی کرنی چاہیے۔بھارت کی بڑھتی ہوئی اقتصادی صلاحیت بھی اس کے عالمی کردار کو تقویت دے رہی ہے۔ڈیجیٹل معیشت، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، مینوفیکچرنگ، جدید ٹیکنالوجی، بنیادی ڈھانچے اور بڑی نوجوان آبادی کو بھارت کی اہم طاقتوں کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ڈیجیٹل ادائیگیوں، مالیاتی شمولیت اور ٹیکنالوجی پر مبنی عوامی خدمات میں بھارت کے تجربے نے برکس ممالک کے درمیان مصنوعی ذہانت، فن ٹیک، صحت، تعلیم، بنیادی ڈھانچے اور پائیدار ترقی جیسے شعبوں میں تعاون کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔تاہم برکس کے رکن ممالک کے سیاسی نظام، اقتصادی ترجیحات اور اسٹریٹجک مفادات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ایسے میں تنظیم کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ وہ اختلافات کے باوجود تجارت، توانائی، غذائی تحفظ، صحت، ٹیکنالوجی اور موسمیاتی تبدیلی جیسے مشترکہ شعبوں میں عملی نتائج حاصل کرسکے۔بھارت اپنی خارجہ پالیسی میں کسی ایک طاقت کے ساتھ مستقل صف بندی کے بجائے مختلف ممالک کے ساتھ باہمی مفادات کی بنیاد پر تعلقات استوار کرنے پر زور دیتا رہا ہے۔یہی اسٹریٹجک خودمختاری نئی دہلی کو مختلف سیاسی اور اقتصادی گروپوں کے ساتھ بیک وقت تعاون کی گنجائش فراہم کرتی ہے۔برکس 2026 کو اسی وسیع تر تناظر میں دیکھا جارہا ہے۔بھارت عالمی نظام میں محض شریک رہنے کے بجائے ترقی پذیر ممالک کی زیادہ نمائندگی، عملی بین الاقوامی تعاون اور اپنے ترقیاتی تجربات کے ذریعے عالمی مباحث کی تشکیل میں زیادہ فعال کردار ادا کرنے کی کوشش کررہا ہے۔بھارت کا بڑھتا ہوا عالمی اثر ورسوخ بالآخر اس کی داخلی اقتصادی ترقی، روزگار، جدید بنیادی ڈھانچے، ٹیکنالوجی اور عوامی خوشحالی سے بھی وابستہ رہے گا۔عالمی سطح پر بڑھتے کردار کے ساتھ بھارت سے امن، اقتصادی استحکام، موسمیاتی اقدامات اور پائیدار ترقی میں زیادہ کردار ادا کرنے کی توقعات بھی بڑھ رہی ہیں۔

بھارت اور ویتنام دفاعی تعاون میں بڑی پیش رفت

فوجی سازوسامان کی مشترکہ تیاری پر اتفاق

نئی دہلی: بھارت اور ویتنام نے اپنے دفاعی اور سکیورٹی تعلقات کو مزید مضبوط کرتے ہوئے فوجی سازوسامان کی مشترکہ تیاری سمیت دفاعی صنعت میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔دونوں ممالک نے تجارت، سپلائی چین، بحری سلامتی اور انڈو پیسیفک خطے میں تعاون کو بھی وسعت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور ویتنام کے وزیر خارجہ لے ہوائی ترونگ کے درمیان 19 ویں بھارت ویتنام مشترکہ کمیشن اجلاس میں دفاع، تجارت، معیشت، سائنس اور ٹیکنالوجی سمیت متعدد شعبوں میں تعلقات کو آگے بڑھانے پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔دونوں ممالک نے دفاع اور سلامتی کو باہمی تعاون کا ایک اہم شعبہ قرار دیتے ہوئے بھارتی دفاعی سازوسامان کی مشترکہ تیاری کے امکانات پر کام کرنے کا فیصلہ کیا۔بھارت اور ویتنام پہلے ہی اپنی دفاعی صنعتوں کے درمیان تعاون بڑھانے کے لیے مفاہمت کرچکے ہیں، جبکہ آبدوزوں کی تلاش، ریسکیو اور معاونت کے لیے بھی ایک مشترکہ فریم ورک قائم کرنے پر اتفاق ہوا ہے۔اقتصادی شعبے میں دونوں ممالک نے تجارت اور سرمایہ کاری بڑھانے، مضبوط اور باہمی فائدہ مند سپلائی چین قائم کرنے اور ایک دوسرے کی منڈیوں تک رسائی بہتر بنانے پر زور دیا۔بھارتی سمندری اور زرعی مصنوعات کے ساتھ ادویات کے لیے ویتنامی مارکیٹ تک زیادہ رسائی کے امکانات بھی زیر غور آئے۔بھارت اور ویتنام نے 2030 تک سالانہ دوطرفہ تجارت کو 25 ارب ڈالر تک پہنچانے کا ہدف مقرر کر رکھا ہے۔دونوں ممالک نے فضائی اور بندرگاہی رابطوں، جوہری توانائی، خلائی شعبے، ثقافتی ورثے کے تحفظ، صلاحیت سازی اور عوامی روابط میں تعاون بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔بھارت نے ویتنام کو اپنی ایکٹ ایسٹ پالیسی، مہاساگر وژن اور وسیع تر انڈو پیسیفک حکمت عملی کا اہم شراکت دار قرار دیا ہے۔دونوں ممالک نے بحیرہ جنوبی چین سمیت علاقائی اور عالمی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔بھارت کا مؤقف ہے کہ سمندری تنازعات کو بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے سمندری قانون کے کنونشن کے مطابق پرامن طریقے سے حل کیا جانا چاہیے۔دفاعی سازوسامان کی مشترکہ تیاری اور بحری سلامتی میں بڑھتا ہوا تعاون بھارت اور ویتنام کے اسٹریٹجک تعلقات کو مزید وسعت دینے کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا جارہا ہے۔

سری لنکا کے صدر نے بھارت کی حمایت سے تعمیر ہونے والی ایمرجنسی یونٹ کا سنگ بنیاد رکھا

کولمبو: سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے نے بدھ کو منار کے ڈسٹرکٹ جنرل ہسپتال میں ایک نئے دو منزلہ ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی یونٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔سری لنکا میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے کہا کہ یہ پروجیکٹ 600 ملین ایس ایل آر کی ہندوستانی گرانٹ سے تعاون یافتہ ہے۔سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں سری لنکا میں ہندوستانی ہائی کمشنر سنتوش جھا اور سری لنکا کی وزیر صحت اور ماس میڈیا نالندا جیتیسا بھی موجود تھیں۔ہندوستانی گرانٹ کے ذریعے تعاون یافتہ پروجیکٹ، ہسپتال میں ہنگامی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو مضبوط بنانے کے لیے یونٹ کو ضروری طبی آلات بھی فراہم کرے گا۔ہندوستانی ہائی کمیشن نے کہا کہ اس سہولت کا مقصد نازک سنہری گھڑی کے دوران بروقت ہنگامی دیکھ بھال کو یقینی بنانا ہے۔اس سے قبل 9 ستمبر کو، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کولمبو کے اپنے دورے کے دوران، مشکل وقت میں سری لنکا کے ساتھ "کندھے سے کندھا ملا کر" کھڑے ہونے کے ہندوستان کے عزم کی توثیق کی، دوطرفہ تعلقات کو دلوں اور جانوں" میں سے ایک کے طور پر بیان کیا اور جزیرہ نما ملک کے پہلے جواب دہندہ کے طور پر نئی دہلی کے کردار کو اجاگر کیا۔سری لنکا کے دورے کے دوران سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے سے خطاب کرتے ہوئے، راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستان اور سری لنکا مہذب جڑواں بچے ہیں، جو صدیوں کی تاریخ، ثقافت اور ورثے کا اشتراک کرتے ہیں، اور سری لنکا کو ہندوستان کے قریبی ترین دوستوں اور قابل قدر شراکت داروں" میں سے ایک قرار دیا ہے۔بھارت ہمیشہ مشکل وقت میں سب سے پہلا جواب دینے والا رہا ہے، اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنے سری لنکا کے دوستوں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے رہیں گے۔ہمیں پختہ یقین ہے کہ حقیقی دوست موٹے اور پتلے ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ہمارا رشتہ دلوں اور جانوں کا ہے۔

بھارت اور شام نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ میں دوطرفہ تعاون پر تبادلہ خیال کیا

دمشق (شام): شام میں ہندوستان کے سفارتخانے کی چارج ڈی افیئرس رینو یادو نے منگل کو ایمرجنسی اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے وزیر رائد الصالح سے ملاقات کی، جس میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور صلاحیت کی تعمیر میں دوطرفہ تعاون کے بارے میں بات چیت کی۔بھارتی سفارت خانے نے کہا' چارج ڈی افیئرز رینو یادو نے مسٹر قتیبہ بداوی، جنرل اتھارٹی فار بارڈرز اینڈ کسٹمز کے صدر سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔وزارت خارجہ کی تفصیلات کے مطابق، ہندوستان اور شام تاریخی اور تہذیبی روابط پر مبنی دوستانہ تعلقات کو برقرار رکھتے ہیں۔پچھلے سال جولائی میں، ایک ہندوستانی وفد نے شام کے وزیر خارجہ اور داماس کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔اسد حسن الشیبانی باہمی قومی مفادات کی تکمیل کے لیے دوطرفہ تعلقات کو فروغ دینے کے راستے تلاش کریں گے، شام کی وزارت خارجہ کے ٹیلیگرام چینل پر شیئر کیے گئے ایک بیان کے مطابق، وزیر خارجہ اور تارکین وطن اسد حسن الشیبانی نے دمشق میں ایک ہندوستانی وفد کا استقبال کیا۔وزارت نے نوٹ کیا کہ "ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مضبوط کرنے کے طریقوں پر بات کی گئی تا کہ دونوں لوگوں کے مفادات کو پورا کیا جاسکے۔

محمد ندیم کے والدِ ماجد کے انتقال پر امارتِ شرعیہ میں تعزیتی نشست

پھلواری شریف: (پریس ریلیز) نہایت ہی دکھ وصدمے کے ساتھ یہ خبر دی جارہی ہے کہ امارتِ شرعیہ کے قدیم شرطی جناب محمد ندیم صاحب، خلیل پورہ، پھلواری شریف، پٹنہ کے والدِ ماجد طویل علالت کے بعد مورخہ 15/ستمبر 2026، کو ربِ ذوالجلال کے حضور حاضر ہوگئے۔إنَّا لِلّٰهِ وَإنَّا إلَيهِ رَاجِعُونَ؛ ان کے انتقال پر امارتِ شرعیہ میں ایک تعزیتی نشست زیرِ صدارت ناظمِ امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب منعقد ہوئی، جس میں ناظم صاحب نے ان کے وصال پر گہرے دکھ وصدمے کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مرحوم نہایت ہی شریف، دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند آدمی تھے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا، اس موقع پر امارتِ شرعیہ کے دوسرے ذمہ دار علماء، اساتذہ، وزراء، کارکنان نے گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بلاشبہ والد کا سایہ اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے اور اس سے محروم ہوجانا حرماں نصیبی ہے لیکن قضاوقدر کے فیصلوں پر راضی رہنا ایمان کی علامت ہے، غم کی اس گھڑی میں ہم سب لوگ جناب محمد ندیم صاحب اور ان کے اہلِ خانہ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر وثبات کی توفیق بخشے، پھر آخر میں نائب ناظمِ امارتِ شرعیہ مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے مرحوم کے لیے اجتماعی طور پر دعائے مغفرت کرائی۔

رضا اکیڈمی کا امدادی وفد نیپال پہنچ گیا، بارڈر پر شاندار استقبال

آئندہ جمعہ مساجد میں سیلاب زدگان کے لیے چندہ جمع کرنے کی اپیل

نیپال گنج/کاٹھمانڈو، (نمائندہ خصوصی): پڑوسی ملک نیپال میں گزشتہ ماہ آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد متاثرین کی خبرگیری اور امدادی سرگرمیوں کے لیے رضا اکیڈمی کا خصوصی وفد نیپال کے سیلاب زدہ علاقوں میں پہنچ گیا ہے۔واضح رہے کہ اس سیلاب نے بڑے پیمانے پر جانی ومالی نقصان پہنچایا تھا۔ہزاروں افراد متاثر ہوئے، قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور کروڑوں روپے کی املاک چند لمحوں میں تباہ ہوگئیں۔متعدد خاندان گھروں اور بنیادی ضروریات سے محروم ہوگئے۔وفد کی قیادت اور اراکین: وفد کی قیادت قائد ملت، خلیفہ تاج الشریعہ، محافظ ناموس رسالت، اسیر مفتی اعظم ہند حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ، بانی رضا اکیڈمی کررہے ہیں۔وفد میں شہزادہ شیر ملت حضرت علامہ اعجاز احمد کشمیری صاحب قبلہ، ڈاکٹر رئیس احمد رضوی صاحب صدر رضا اکیڈمی مالیگاؤں، شہزادہ اکبر حضرت نوری صاحب قبلہ محترم مصطفیٰ رضا امن میاں، فخر القراء حضرت قاری ثناء اللہ رضوی صاحب کرلا، اور خادم القرآن عبدالرحمن ضیائی شامل ہیں۔ہند۔نیپال بارڈر پر استقبال: ہند۔نیپال بارڈر پر علماء فاؤنڈیشن نیپال کی جانب سے قائد ملت حضرت الحاج محمد سعید نوری، علامہ اعجاز احمد کشمیری سمیت پورے وفد کا پھولوں کے ہار پہنا کر پرتپاک استقبال کیا گیا۔اس موقع پر علمائے کرام، ائمہ مساجد اور عوام کی بڑی تعداد موجود تھی۔سنی مدینہ مسجد نیپال گنج میں استقبالیہ: کاٹھمانڈو روانہ ہونے سے پہلے نیپال گنج کی سنی مدینہ مسجد میں وفد کے اعزاز میں ایک استقبالیہ پروگرام منعقد ہوا۔استقبالیہ پروگرام میں علماء نیپال فاؤنڈیشن کے صدر حضرت مولانا نصیر الدین صاحب نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا اور وفد کا پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے اس اقدام کو انسانیت دوستی کی روشن مثال قرار دیا۔مذکورہ پروگرام میں نیپال کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالجبار منظری صاحب کے علاوہ مولانا عبدالقیوم صاحب، مولانا فضل حق صاحب، قاری محمد سفیان مسعودی سمیت کثیر تعداد میں علمائے کرام موجود تھے۔حضرت مولانا عبدالجبار منظری صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا: "آج مجھے بے حد خوشی ہورہی ہے کہ ہمارے نیپال کے سیلاب متاثرین بھائیوں کے لیے رضا اکیڈمی پہنچ گئی ہے۔یہ بلاشبہ رضا اکیڈمی کی خدمت خلق، انسانیت نوازی اور متاثرین کے ساتھ ہمدردی کا روشن ثبوت ہے۔" نیپال گنج سے کاٹھمانڈو تک طویل سفر: استقبالیہ پروگرام کے بعد رضا اکیڈمی کا وفد نیپال گنج سے تقریباً ساڑھے پانچ سو کلومیٹر کا طویل سفر بذریعہ کار طے کر کے دارالحکومت کاٹھمانڈو کی جانب روانہ ہوا۔میڈیا سے گفتگو: میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے قائد ملت حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ نے کہا کہ پریشان حال اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کرنا انسانیت کا سب سے بڑا جذبہ ہے اور رضا اکیڈمی سالہا سال سے اسی جذبے کے تحت مصیبت زدہ افراد کی خدمت کرتی آرہی ہے۔انہوں نے کہا کہ نیپال کے سیلاب متاثرین کے دکھ درد میں شریک ہونا بھی اسی انسانی وفلاحی جذبے کا حصہ ہے۔ہمارا مقصد زمینی حالات کا جائزہ لے کر حقیقی ضرورت مندوں تک امداد پہنچانا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

دوسرا ٹی ۲۰، سنجو۔ابھیشیک کی ۸۸ رن کی طوفانی شراکت

بھارت نے افغانستان کو ۷ وکٹ سے دی شکست

نئی دہلی: سیریز کا آخری مقابلہ 17 ستمبر کو اسی میدان پر کھیلا جائے گا۔ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرنے اتری افغانستان کی ٹیم نے خراب شروعات کے باوجود 8 وکٹ کے نقصان پر 159 رن بنائے۔افغانستان کو صرف 3.1 اوور میں رحمان اللہ گرباز کی شکل میں پہلا جھٹکا لگا، جو بغیر کھاتہ کھولے پویلین لوٹ گئے۔ بھارت نے افغانستان کے خلاف منگل کو ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں کھیلا گیا دوسرا ٹی 20 میچ 7 وکٹ سے جیت لیا۔ اس فتح کے ساتھ ہی بھارتی ٹیم نے تین میچوں کی ٹی 20 سیریز میں 2-0 کی ناقابلِ شکست برتری حاصل کرلی ہے۔سیریز کا آخری مقابلہ 17 ستمبر کو اسی میدان پر کھیلا جائے گا۔ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرنے اتری افغانستان کی ٹیم نے خراب شروعات کے باوجود 8 وکٹ کے نقصان پر 159 رن بنائے۔افغانستان کو صرف 3.1 اوور میں رحمان اللہ گرباز کی شکل میں پہلا جھٹکا لگا، جو بغیر کھاتہ کھولے پویلین لوٹ گئے۔ابتدائی وکٹ گرنے کے بعد کپتان ابراہیم زدران نے صدیق اللہ اٹل کے ساتھ مل کر دوسرے وکٹ کے لیے 51 رن جوڑے اور ٹیم کو سنبھالنے کی کوشش کی۔تاہم زدران 37 رن بنا کر آؤٹ ہوئے، جس کے بعد افغان اننگز لڑکھڑا گئی۔ صورتحال یہاں تک پہنچ گئی کہ 100 رن کے مجموعی اسکور تک افغانستان کے 6 کھلاڑی پویلین لوٹ چکے تھے۔اس مشکل مرحلے میں تجربہ کار محمد نبی اور راشد خان نے محاذ سنبھالا۔دونوں نے ساتویں وکٹ کے لیے صرف 28 گیندوں میں 48 رن کی اہم شراکت قائم کی اور افغانستان کو ایک قابلِ مقابلہ اسکور تک پہنچا دیا۔ بھارت کی جانب سے نتیش ریڈی نے 3 وکٹ حاصل کیے اور انہیں 'پلیئر آف دی میچ' قرار دیا گیا۔ارشدیپ سنگھ نے 2 وکٹ لیے، جبکہ جسپریت بمراہ، اکشر پٹیل اور روی بشنوئی نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔160 رن کے ہدف کے تعاقب میں بھارتی ٹیم نے صرف 14.5 اوور میں 3 وکٹ کے نقصان پر کامیابی حاصل کرلی۔ابھیشیک شرما اور سنجو سیمسن نے اننگز کا آغاز کرتے ہوئے افغانستان کے گیند بازوں پر زبردست حملہ کیا۔ دونوں نے محض 38 گیندوں میں 88 رن کی طوفانی شراکت قائم کی۔ابھیشیک شرما 19 گیندوں پر 4 چھکوں اور 2 چوکوں کی مدد سے 39 رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔اس کے بعد سنجو سیمسن نے ایشان کشن کے ساتھ دوسرے وکٹ کے لیے 4 گیندوں میں 11 رن جوڑے۔ بھارت کو 99 رن کے اسکور پر سنجو سیمسن کی صورت میں دوسرا جھٹکا لگا، لیکن اس وقت تک وہ اپنی ٹیم کو فتح کے قریب پہنچا چکے تھے۔سنجو نے صرف 22 گیندوں پر 57 رن کی دھواں دھار اننگز کھیلی، جس میں 4 چھکے اور 7 چوکے شامل تھے۔سنجو کے آؤٹ ہونے کے بعد ایشان کشن نے کپتان شریئس ایئر کے ساتھ تیسرے وکٹ کے لیے 22 گیندوں میں 24 رن جوڑے۔شریئس ایئر 11 گیندوں پر 11 رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔اس کے بعد ایشان کشن اور تلک ورما نے ذمہ داری سنبھالی اور چوتھے وکٹ کے لیے 25 گیندوں میں 40 رن کی ناقابلِ شکست شراکت قائم کر کے بھارت کو آسان فتح دلا دی۔ایشان کشن نے 23 گیندوں پر 2 چھکوں اور 3 چوکوں کی مدد سے 38 رن بنائے، جبکہ تلک ورما 14 گیندوں پر 15 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ افغانستان کی جانب سے تینوں وکٹ راشد خان نے حاصل کیے، تاہم بھارتی بلے بازوں کے سامنے ان کی ٹیم 14.5 اوور میں ہی میچ گنوا بیٹھی۔

۲۴ رسال میں پہلی بار درجہ بندی کے ٹاپ ۱۰ ر سے 'بگ ۳' کا نام ندارد

۲۰۰۲ء سے جوکووچ، فیڈرر اور ندال میں سے کسی نہ کسی کھلاڑی کا نام ٹاپ۔۱۰ ر میں شامل رہا ہے، تازہ

درجہ بندی میں نوواک ۱۲ رویں مقام پر پہنچ گئے۔ نوواک جوکووچ کے تازہ ترین عالمی درجہ بندی میں نیچے کھسک جانے کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب 'بگ تھری' (راجر فیڈرر، رافیل ندال اور نوواک جوکووچ) میں سے کوئی بھی مردوں کی ٹینس رینکنگ کے ٹاپ۔۱۰ ر میں شامل نہیں ہے۔ان تینوں کھلاڑیوں میں صرف ۳۹ رسالہ جوکووچ ہی ایسے ہیں جو ابھی کھیل رہے ہیں۔یو ایس اوپن میں خراب کارکردگی کی وجہ سے وہ پانچویں پوزیشن سے کھسک کر بارہویں پوزیشن پر آ گئے ہیں۔اکتوبر ۲۰۰۲ء کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب جوکووچ، فیڈرر اور ندال میں سے کوئی بھی ٹاپ ۱۰ رکھلاڑیوں میں شامل نہیں ہے۔فیڈرر اور ندال بالترتیب ۲۰۲۲ء اور ۲۰۲۴ء میں ریٹائرمنٹ لے چکے ہیں۔راجر فیڈرر نے ۴۱ رسال اور ندال نے ۳۸ رسال کی عمر میں ٹینس کو خیر باد کہا تھا۔نوواک جوکووچ کو ۱۵ ردن پہلے یو ایس اوپن کے پہلے دور میں ماریانو ناوون نے شکست دی تھی۔ جوکووچ کے نام ۲۴ رگرینڈ سلیم خطاب درج ہیں جو رافیل ندال کے ۲۲ رٹائٹل سے ۲ ر اور راجر فیڈرر کے ۲۰ رخطاب سے ۴ ر زیادہ ہیں۔فیڈرر نے اکتوبر ۲۰۰۲ء میں پہلی بار ٹاپ ۱۰ ر میں جگہ بنائی اور ۲۰۱۶ء کے آخر تک وہیں بنے رہے۔رافیل ندال نے اپریل ۲۰۰۵ء میں پہلی بار ٹاپ ۱۰ ر میں جگہ بنائی تھی۔اسپین کے اس کھلاڑی نے ۲۰۲۳ء تک لگاتار ۹۱۲ رہفتے ٹاپ۔۱۰ ر میں رہنے کا ریکارڈ بنایا۔نوواک جوکووچ ۲۰۰۷ء میں ٹاپ ۱۰ ر میں داخل ہونے والے 'بگ تھری' کے آخری کھلاڑی تھے۔موجودہ رینکنگ میں یانک سنر، کارلوس الکاراز اور یو ایس اوپن کے چیمپئن الیگزینڈر زویریف ٹاپ ۳ ر میں شامل ہیں۔یو ایس اوپن کے فائنل میں پہنچنے والے بین شیلٹن ۵ ر درجے اوپر چڑھ کر چوتھے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔دریں اثنا، خواتین کی رینکنگ میں یو ایس اوپن کی چیمپئن ایلینا ریباکینا اپنے کریئر میں پہلی بار سرفہرست مقام پر پہنچ گئی ہیں۔انہوں نے آرینا سبالینکا کی جگہ لی جو لگاتار ۹۹ رہفتوں تک نمبر ایک پر رہی تھیں۔

رشبھ پنت اور ہاردک پانڈیا کو ونڈیز کے خلاف موقع ملنے کا امکان

ویسٹ انڈیز کے خلاف ۷ ر ستمبر سے شروع ہونے والی یکروزہ سیریز کیلئے دونوں کھلاڑیوں پر غور کیا جائے گا۔دھروجوریل بھی مضبوط دعویدار ہوں گے۔

ہندوستانی قومی سلیکشن کمیٹی ۱۶ ر ستمبر بروز بدھ جب ویسٹ انڈیز کے خلاف ہونے والی ون ڈے اور ٹی۔۲۰ سیریز کیلئے ٹیم کا انتخاب کرے گی تو وکٹ کیپر بلے باز رشبھ پنت اور فٹ ہو کر واپسی کرنے والے ہاردک پانڈیا کو شامل کئے جانے کے امکانات پر خصوصی طور پر غور ہوگا۔ویسٹ انڈیز کے خلاف ۷ ر ستمبر سے شروع ہونے والی ۳ ر ون ڈے میچوں کی سیریز کیلئے ہندوستانی ٹیم کے انتخاب میں روہت شرما پر بھی خاص توجہ رہے گی۔ اجیت آگرکر کی سربراہی میں سلیکشن کمیٹی کی یہ موجودہ مدت کی آخری میٹنگ ہے۔آگرکر میٹنگ کیلئے دہلی میں ہوں گے اور امکان ہے کہ وہ بورڈ حکام سے اس بات پر بھی تبادلہ خیال کریں گے کہ آیا ان کا معاہدہ ۲۰۲۷ء میں ہونے والے یک روزہ عالمی کپ تک بڑھایا جائے گا۔ ۲۰۲۷ء کے ون ڈے ورلڈ کپ میں ایک سال سے کچھ زیادہ وقت باقی ہے اور روہت شرما کا مستقبل اب بھی زیر بحث ہے۔روہت واضح کر چکے ہیں کہ وہ ورلڈ کپ کھیلنا چاہتے ہیں، تاہم گزشتہ جولائی میں انگلینڈ دورے کے دوران ان کے ون ڈے مستقبل پر سوال اٹھے تھے۔بعد میں بی سی سی آئی نے واضح کیا تھا کہ روہت ہندوستان کے ون ڈے منصوبوں کا حصہ رہیں گے۔ ہاردک پانڈیا کی مسابقتی کرکٹ میں واپسی ۲۰ ر ستمبر کو متوقع ہے کیونکہ انہیں پہلے ہی ۶ ر اکتوبر سے پڈوچیری میں آسٹریلیا 'اے' کے خلاف انڈیا 'اے' کی ۳ ر میچوں کی ون ڈے سیریز کیلئے منتخب کیا جا چکا ہے۔ویسٹ انڈیز کے خلاف ون ڈے میچوں کا آغاز ۷ ر ستمبر سے تروانت پورم میں ہوگا اور سلیکشن کمیٹی کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ پانڈیا ون ڈے میں ۱۰ ر اوور گیند بازی کرنے اور ۵۰ ر اوور تک فیلڈنگ کرنے کیلئے تیار ہیں یا نہیں۔اگر پانڈیا دستیاب نہیں ہوتے ہیں تو سلیکشن کمیٹی کیلئے تیز گیند بازی کرنے والے آل راؤنڈرز کی کمی مسئلہ بن سکتی ہے۔دوسرا آپشن نتیش کمار ریڈی ون ڈے سیریز کے دوران ایشین گیمز میں شرکت کیلئے جاپان میں ہوں گے۔تیسرے اور چوتھے آپشن سریانش شیڈگے اور وینکٹیش ایر فی الحال زخمی ہیں۔آئی پی ایل میں رشبھ پنت کی خراب کارکردگی کے باعث انہیں ٹیسٹ ٹیم کی نائب کپتانی سے ہاتھ دھونا پڑا اور ون ڈے ٹیم میں بھی جگہ نہیں ملی لیکن ایشان کشن کے جاپان میں ہونے کی وجہ سے اس باصلاحیت بائیں ہاتھ کے بلے باز کو ۱۵ ر رکنی ٹیم میں موقع مل سکتا ہے۔ان کے انتخاب کے باوجود کے ایل راہل یک روزہ ٹیم میں وکٹ کیپر کے طور پر پہلی پسند رہیں گے۔شریاس ایر کی عدم موجودگی میں راہل کو یک روزہ ٹیم کا نائب کپتان بھی بنایا جا سکتا ہے۔اگر پنت کو موقع نہیں ملتا تو سلیکٹرز دھروجوریل کو منتخب کر سکتے ہیں۔ایسی صورت میں پنت کو ایرانی کپ میں ریسٹ آف انڈیا کی کپتانی کرنے کیلئے کہا جا سکتا ہے۔ شریس ایر کے ایشین گیمز میں شامل ہونے کی وجہ سے کپتان شبھمن گل، روہت شرما اور وراٹ کوہلی کے بعد رتوراج گائیکواڑ کو چوتھے نمبر پر بلے بازی کا موقع مل سکتا ہے۔ یشسوی جیسوال ریزرو اوپنر ہوں گے جبکہ مڈل آرڈر کے ریزرو بلے باز رجت پاٹیدار ہوں گے۔ویسٹ انڈیز کے خلاف ون ڈے سیریز کے بعد گائیکواڑ اور پاٹیدار دونوں کے انڈیا 'اے' کی جانب سے کھیلنے کا امکان ہے۔

النصر نے لگاتار ۹۴ ر میچ میں گول کرنے کا عالمی ریکارڈ قائم کیا

رونالڈو کی قیادت میں سعودی فٹبال کلب نے ارجنٹائنا کے کلب ریور پلیٹ کا ۸۷ ر سال پرانا ریکارڈ توڑ دیا

کرسٹیانو رونالڈو کی قیادت میں سعودی عرب کے فٹبال کلب نے ارجنٹائنا

کے کلب ریور پلیٹ کا ۸۷ ر سال پرانا ریکارڈ توڑ دیا۔کرسٹیانو رونالڈو کی ٹیم النصر نے فٹبال کی دنیا میں ایک ایسا ریکارڈ قائم کر دیا ہے جسے اب کسی بھی ٹیم کے لئے توڑنا آسان نہیں ہوگا۔ سعودی پرو لیگ میں الخلیج کے خلاف ایک ایک سے ڈرا کے دوران گول کرتے ہوئے النصر نے لگاتار ۹۴ ر میچوں میں کم از کم ایک گول کرنے کا عالمی ریکارڈ اپنے نام کر لیا ہے۔ اس طرح ٹیم نے ارجنٹائنا کے لیجنڈری کلب ریور پلیٹ کا ۹۳ ر میچوں کا ریکارڈ توڑ دیا، جو انہوں نے ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۹ء کے درمیان بنا تھا۔النصر کا یہ تاریخی سلسلہ دسمبر ۲۰۲۳ء میں شروع ہوا تھا۔ تب ٹیم کو الہلال کے خلاف ۳۔صفر سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔اس کے اگلے ہی مقابلے میں النصر نے الریاض کو ۴۔ایک سے ہرایا اور پھر ٹیم نے لگاتار گول کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔الخلیج کے خلاف گزشتہ روز ۲۷ رویں منٹ میں عبداللہ الحمدان نے برابری کا گول داغ کر اس ریکارڈ پر مہر ثبت کر دی۔ ۲۷ ر سالہ فارورڈ کا یہ گول النصر کے لئے صرف ایک پوائنٹ بچانے والا گول نہیں تھا بلکہ کلب فٹبال کی تاریخ میں ٹیم کو نئی بلندیوں تک پہنچانے والا گول بھی بن گیا۔اس پورے ۹۴ ر میچوں کے سلسلے کے دوران رونالڈو النصر کے کپتان رہے ہیں۔ پرتگالی اسٹار نے ۲۰۲۳ء میں اس کلب میں شمولیت اختیار کی تھی اور تب سے سعودی پرو لیگ میں ۱۱۳ ر میچ کھیل چکے ہیں۔ ان مقابلوں میں ان کے نام ۱۰۵ ر گول ہیں۔ اگرچہ ریکارڈ بننے کے باوجود النصر الخلیج کے خلاف جیت درج نہیں کر سکا۔ ڈرا کے بعد ٹیم پوائنٹس ٹیبل پر تیسرے نمبر پر چلی گئی ہے۔ وہ الہلال سے ۲ ر اور الاتحاد سے ایک پوائنٹ پیچھے ہے۔ پرتگال کے اسٹار فارورڈ کرسٹیانو رونالڈو کے لئے لگاتار گول کرنے کا یہ سلسلہ نیا نہیں ہے۔ ریئل میڈرڈ کے ساتھ اپنے شاندار دور میں وہ اس ٹیم کا حصہ تھے جس نے اپریل ۲۰۱۶ء سے ستمبر ۲۰۱۷ء کے درمیان لگاتار ۷۳ ر میچوں میں گول کیا تھا۔ وہ ریکارڈ تمام مقابلوں کو ملا کر تھا جبکہ النصر کا نیا ریکارڈ ٹاپ لیول کی لیگ کے لگاتار میچوں کا ہے۔ ۴۱ ر سالہ رونالڈو کیلئے موجودہ سیزن بے حد خاص بھی ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اشارہ دیا ہے کہ ۲۰۲۶۔۲۷ء کا سیزن پروفیشنل فٹبال میں ان کا آخری سیزن ہو سکتا ہے۔ وہ سینئر سطح پر باضابطہ طور پر ایک ہزار گول پورے کرنے والے تاریخ کے پہلے فٹبالر بننے کی دوڑ میں ہیں۔ ان کے نام فی الحال ۹۷۹ ر گول ہیں۔

مس یونیورس انڈیا کی فائنلسٹ

اُمانگا کُماوت کی گوگل میں واپسی، دفتر میں گزرا دن دکھایا

مدھیہ پردیش کی نمائندگی کرتے ہوئے ٹاپ ۲۰ ر میں پہنچنے والی کلاؤڈ انجینئر نے

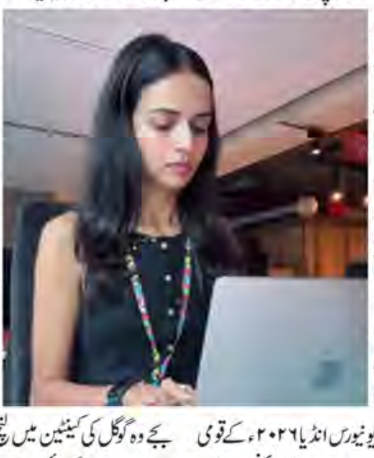

ریمپ کے چند ہفتوں بعد بنگلورو کے گوگل کیمپس میں معمول کی ملازمت سنبھالی؛ ایک منٹ کی ویڈیو میں جم، کام، لنچ اور چائے کا معمول دکھایا۔مس یونیورس انڈیا ۲۰۲۶ء کے مقابلے میں مدھیہ پردیش کی نمائندگی کر کے ٹاپ ۲۰ء تک پہنچنے والی اُمانگا کُماوت نے مقابلے کے چند ہفتوں بعد دوبارہ اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا رخ کر لیا ہے۔ بنگلورو میں گوگل کے ساتھ بطور کلاؤڈ انجینئر کام کرنے والی اُمانگا نے ۱۴ ر ستمبر کو ایک منٹ کی "Day in My Life" ویڈیو شیئر کی، جس میں انہیں دوبارہ دفتر جاتے، ورزش کرتے، کام کرتے اور کیمپس کی کینٹین میں کھانا کھاتے دیکھا جا سکتا ہے۔اُمانگا نے ۲۳ ر اگست کو جے پور میں منعقدہ مس یونیورس انڈیا ۲۰۲۶ء کے قومی فائنل میں حصہ لیا تھا۔ ۵۲ ر امیدواروں کے مقابلے میں وہ ٹاپ ۲۰ ر تک پہنچیں، جبکہ کیرالا کی کازیالزمیچیا نے قومی خطاب جیتا۔ میچیا نومبر میں پورٹو ریکو میں ہونے والے ۷۵ رویں مس یونیورس مقابلے میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گی۔مقابلے کے بعد اُمانگا نے ماڈلنگ یا شوبز کی جانب مستقل رخ کرنے کے بجائے گوگل کی اپنی ملازمت جاری رکھی۔ ان کی ویڈیو کا آغاز صبح تقریباً ۹:۳۰ ر بجے ہوتا ہے، جب وہ دفتر جانے کے لیے لباس کا انتخاب کرتی ہیں۔ وہ سیاہ ٹاپ اور سرخ پتلون پہن کر لیپ ٹاپ، بیگ اور ایئر بڈز کے ساتھ گوگل کیمپس روانہ ہوتی ہیں۔دفتر پہنچنے کے بعد ان کا پہلا پڑاؤ ڈیسک نہیں بلکہ کمپنی کا فٹنس سینٹر ہوتا ہے۔ تقریباً ۱۰:۳۰ ر بجے وہ ٹریڈمل پر ورزش کرتی ہیں، اس کے بعد اسٹریچنگ اور ٹانگوں کی ورزش کرتی نظر آتی ہیں۔مختصر سی تیاری کے بعد وہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔تقریباً ۱۲:۳۰ ر بجے اُمانگا لیپ ٹاپ کھول کر دستاویزات کا جائزہ لیتے ہوئے کام شروع کرتی ہیں۔ ان کی ویڈیو میں دفتر کے مختلف حصوں میں کام کرنے کی جھلک بھی ملتی ہے۔ دوپہر تقریباً ۲:۱۰ ر بجے وہ گوگل کی کینٹین میں لنچ کرتی ہیں، جہاں بریانی، پھل اور میٹھے سمیت متعدد چیزیں دستیاب دکھائی دیتی ہیں، تاہم اُمانگا نے نوڈل سوپ اور سبزیوں پر مشتمل نسبتاً ہلکا کھانا منتخب کیا۔ لنچ کے بعد وہ تقریباً ۳ ر بجے دوبارہ کام پر لوٹتی ہیں۔ شام ۴:۳۰ ر بجے وہ کیمپس کے ایک پرسکون حصے میں چلی جاتی ہیں، جہاں بڑی کھڑکیوں کے قریب بیٹھ کر لیپ ٹاپ پر کام جاری رکھتی ہیں۔

سارہ تندولکر کا دلکش انداز، بھابھی کے ساتھ دیئے پوز، مداحوں کو گنیش چترتھی کی مبارکباد

سارہ تندولکر نے منگل کی صبح انسٹاگرام پر تصاویر اور ویڈیوز شیئر کیں۔ان میں ان کے والد سچن تندولکر گھر میں گنپتی جی کی آرتی کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں

سارہ تندولکر نے منگل کی صبح انسٹاگرام پر تصاویر اور ویڈیوز شیئر کیں۔ان میں ان کے والد سچن تندولکر گھر میں گنپتی جی کی آرتی کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔تصاویر شیئر کرتے ہوئے سارہ نے لکھا، ''مودک، آرتی، لذیذ کھانا، خاندان، دوست اور بپا کے گھر میں موجود ہونے کا خاص احساس۔ گنیش چترتھی کی مبارکباد۔'' اگرچہ اس پوسٹ میں سارہ کی صرف ایک تصویر تھی، ملک بھر میں ان دنوں گنپتی اتسو کی دھوم ہے۔ عام لوگوں کے ساتھ ساتھ ملک کی کئی معروف شخصیات بھی یہ تہوار جوش و خروش کے ساتھ منا رہی ہیں۔ بھارت کے سابق کرکٹر سچن تندولکر نے بھی گھر میں گنپتی بپا کا استقبال کرتے ہوئے مداحوں کو تہوار کی مبارکباد دی۔ وہیں ان کی بیٹی سارہ تندولکر بھی گنپتی اتسو کے رنگ میں رنگی نظر آئیں۔ سارہ نے سوشل میڈیا پر اپنی کچھ تصاویر شیئر کی ہیں، جن میں انہوں نے اپنی بھابھی سانیا چنڈوک کے ساتھ بھی پوز دیے ہیں۔سارہ تندولکر نے منگل کی صبح انسٹاگرام پر تصاویر اور ویڈیوز شیئر کیں۔ان میں ان کے والد سچن تندولکر گھر میں گنپتی جی کی آرتی کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔تصاویر شیئر کرتے ہوئے سارہ نے لکھا، ''مودک، آرتی، لذیذ کھانا، خاندان، دوست اور بپا کے گھر میں موجود ہونے کا خاص احساس۔ گنیش چترتھی کی مبارکباد۔'' اگرچہ اس پوسٹ میں سارہ کی صرف ایک تصویر تھی، لیکن منگل کی شام انہوں نے ایک اور پوسٹ شیئر کر کے اپنا گنپتی لُک دکھایا، جس نے مداحوں کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی۔سارہ تندولکر نے اپنی کئی تصاویر شیئر کرتے ہوئے کیپشن میں ''گنپتی سیزن'' لکھا اور اس کے ساتھ ہاتھ جوڑنے والی علامت بھی بنائی۔ پہلی تصویر میں سارہ مسکراتے ہوئے پوز دیتی نظر آئیں، جبکہ دوسری تصویر میں وہ کیمرے کی جانب دیکھ کر پوز دے رہی ہیں۔تیسری تصویر میں بھی سارہ کیمرے کی طرف دیکھ کر پوز دیتی نظر آئیں، جبکہ چوتھی تصویر میں انہوں نے بپا کی جھلک دکھائی۔اس تصویر میں سچن تندولکر کی بیٹی گنپتی بپا کو نہارتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔پانچویں تصویر میں سارہ اکیلی نہیں بلکہ اپنی بھابھی سانیا چنڈوک کے ساتھ نظر آئیں۔ بھابھی اور نند کی اس جوڑی کو مداحوں نے بھی خوب پسند کیا۔سارہ کے گنپتی لُک نے خاص طور پر مداحوں کی توجہ حاصل کی۔ انہوں نے ساڑی کے ساتھ بھاری زیورات زیب تن کیے تھے۔ گلے میں ہار، کانوں میں جھمکے اور ہاتھوں میں چوڑیاں ان کے انداز کو مزید خوبصورت بنا رہی تھیں۔ سارہ نے بالوں میں گجرا بھی سجا رکھا تھا، جو ان کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔

''ٹشن'' کیوں فلاپ ہوئی تھی؟ ۱۸ ر سال بعد سیف علی خان نے فلم کی اصل کمی بتائی

بالی ووڈ اداکار سیف علی خان اور اکشے کمار کی جوڑی نے ۱۹۹۰ء کی دہائی میں ''میں کھلاڑی تو اناڑی'' جیسی کامیاب فلم سے ناظرین کے دلوں میں خاص جگہ بنائی تھی، لیکن بعد میں دونوں کی کئی فلمیں وہ کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔

بالی ووڈ اداکار سیف علی خان اور اکشے کمار کی جوڑی نے ۱۹۹۰ء کی دہائی میں ''میں کھلاڑی تو اناڑی'' جیسی کامیاب فلم سے ناظرین کے دلوں میں خاص جگہ بنائی تھی، لیکن بعد میں دونوں کی کئی فلمیں وہ کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔ ۲۰۰۸ء میں دونوں ایک بار پھر فلم ''ٹشن'' میں اکٹھے نظر آئے، جس میں کرینہ کپور بھی مرکزی کردار میں تھیں۔بالی ووڈ اداکار سیف علی خان اور اکشے کمار کی جوڑی نے ۱۹۹۰ء کی دہائی میں ''میں کھلاڑی تو اناڑی'' جیسی کامیاب فلم سے ناظرین کے دلوں میں خاص جگہ بنائی تھی، لیکن بعد میں دونوں کی کئی فلمیں وہ کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔ ۲۰۰۸ء میں دونوں ایک بار پھر فلم ''ٹشن'' میں اکٹھے نظر آئے، جس میں کرینہ کپور بھی مرکزی کردار میں تھیں۔ بڑے ستاروں، شاندار ایکشن، غیر ملکی لوکیشنز، اسٹائلش انداز اور مقبول موسیقی کے باوجود فلم باکس آفس پر توقعات کے مطابق کارکردگی دکھانے میں ناکام رہی۔تقریباً ۱۸ ر سال بعد سیف علی خان نے فلم کی ناکامی کے حوالے سے اپنی رائے بیان کی ہے۔سیف علی خان کے مطابق ''ٹشن'' کا مسئلہ بنیادی طور پر اس کی کہانی یا آئیڈیا سے زیادہ فلم کی حتمی شکل میں تھا۔ ایک پرانے انٹرویو میں سیف نے بتایا تھا کہ انہیں فلم کا اسکرپٹ پسند آیا تھا اور وہ اس منصوبے کے خیال سے کافی پُرجوش تھے، لیکن ان کے کردار کو فلم میں اس انداز میں پیش نہیں کیا گیا جیسا انہوں نے ابتدا میں تصور کیا تھا۔ ان کے مطابق فلم کی ایڈیٹنگ کے دوران ان کے کردار اور کئی حصوں میں خاصی تبدیلی کی گئی تھی۔سیف نے کہا تھا کہ فلم کو بہتر بنانے کے مقصد سے یہ تبدیلیاں کی گئیں، تاہم وہ اس نتیجے سے مایوس ضرور ہوئے تھے۔ سیف نے اس وقت یہ بھی اعتراف کیا تھا کہ اکشے کمار کے کردار کو فلم میں زیادہ طاقتور اور توجہ حاصل کرنے والے مکالمے دیے گئے تھے۔ ان کے بقول وہ جانتے تھے کہ اکشے کا کردار زیادہ مضبوط ہے، لیکن انہیں امید تھی کہ دونوں کرداروں میں بہتر توازن ہوگا۔سیف نے اس صورت حال کو فلم سازی کا حصہ قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ کبھی کچھ فیصلے آپ کے حق میں جاتے ہیں اور کبھی نہیں۔''ٹشن'' میں اکشے کمار نے بچن پانڈے، سیف علی خان نے جمی جبکہ کرینہ کپور نے پوجا کا کردار ادا کیا تھا۔انیل کپور بھی فلم میں اہم کردار میں شامل تھے۔ فلم کی ہدایت کاری وجے کرشنا آچاریہ نے کی تھی اور یہ ان کی بطور ہدایت کار پہلی فلم تھی۔ فلم میں ایکشن، کامیڈی، رومانس اور کرائم کو ایک ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ''ٹشن'' کی شوٹنگ کے دوران ہی سیف علی خان اور کرینہ کپور کی محبت کی کہانی شروع ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ فلم کے مقابلے میں دونوں کی حقیقی زندگی کی محبت کی داستان زیادہ مشہور ہو گئی۔ حال ہی میں اکشے کمار نے ''کون بنے گا کروڑ پتی ۱۸'' میں ''ٹشن'' کے سیٹ کا ایک دلچسپ واقعہ بھی سنایا، جب انہوں نے سیف کو صبح تقریباً ساڑھے چار بجے کرینہ کے کمرے سے باہر آتے دیکھا تھا۔سیف نے اس وقت مذاق میں کہا تھا کہ وہ دونوں جاگنگ کے لیے جا رہے تھے۔''ٹشن'' کے بارے میں اس وقت کے جائزوں میں بھی یہ بات سامنے آئی تھی کہ فلم ظاہری طور پر بہت اسٹائلش اور بڑے پیمانے پر بنائی گئی تھی، لیکن اس کی کہانی اور اسکرین پلے میں وہ مضبوطی نہیں تھی جو اتنی بڑی اسٹار کاسٹ والی فلم کے لیے ضروری تھی۔ ایک جائزے میں فلم کے ایکشن اور انداز کو حد سے زیادہ نمایاں قرار دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ صرف بڑے اداکار اور شاندار پرفارمنس کسی فلم کو کامیاب نہیں بنا سکتے، اگر اس کے پیچھے مضبوط اسکرپٹ موجود نہ ہو۔''ٹشن'' کے بعد اکشے کمار اور سیف علی خان نے ایک طویل عرصے تک ایک ساتھ کام نہیں کیا۔ اب ۱۸ ر سال بعد دونوں ''حیوان'' میں دوبارہ بڑے پردے پر نظر آئے ہیں۔ تاہم اس مرتبہ دونوں کا انداز بالکل مختلف ہے۔سیف فلم میں ایک نابینا مرکزی کردار شیام کا کردار ادا کر رہے ہیں، جبکہ اکشے کمار پرشورام کے منفی کردار میں دکھائی دے رہے ہیں۔ فلم کی ہدایت کاری پریہ درشن نے کی ہے اور یہ دونوں اداکاروں کو ایک بالکل مختلف ماحول میں دوبارہ آمنے سامنے لاتی ہے۔''ٹشن'' کی ناکامی نے جہاں اس وقت اکشے اور سیف کی جوڑی کی مقبولیت پر سوال کھڑے کیے تھے، وہیں دونوں اداکاروں نے بعد کے برسوں میں اپنی اپنی الگ شناخت قائم کی۔ سیف علی خان نے ''لو-اسٹوری، کردار پر مبنی اور تجرباتی سنیما'' کی طرف قدم بڑھایا جبکہ اکشے کمار نے کامیڈی، ایکشن، حب الوطنی اور فرنچائز فلموں کے ذریعے اپنی الگ جگہ بنائی۔ آج ''ٹشن'' کو صرف ایک ناکام فلم کے طور پر نہیں بلکہ سیف اور کرینہ کی محبت کی شروعات اور اکشے-سیف کی طویل فلمی شراکت کے ایک اہم باب کے طور پر بھی یاد کیا جاتا ہے۔ سیف علی خان اور اکشے کمار کی جوڑی نے فلم ''میں کھلاڑی تو اناڑی'' (1994ء) سے جو مقبولیت حاصل کی تھی، وہ بعد کی چند فلموں میں برقرار نہ رہ سکی۔ حال ہی میں سیف علی خان نے 18 سال بعد اس موضوع پر کھل کر بات کی ہے کہ ان کی فلمیں کیوں ناکام ہوئیں۔